طلبہ وطالبات اور عوام الناس کو دین سے روشناس کرنے کے لیے

المنیر
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT

مختصر

فہم دین کورس

جس میں آپ سیکھیں گے

☐ مسلمان کی بنیادی تین ذمہ داریوں کی تفصیلات

● دین سیکھنا ● دین پر عمل کرنا ● دین پھیلانا ● دیگر حقوق اور ذمہ داریاں ادا کرنا

☐ عقائد

ایمان کا تعارف اور 9 تقاضے، حسن خاتمہ اور سوء خاتمہ کے اسباب۔ ایمان کے شعبے، ایمان مفصل کی مکمل تشریح۔ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں کا تعارف، حقوق۔ وحی الٰہی کی اہمیت ضرورت، قرآن کریم کا تعارف، حقوق۔ حفاظت حدیث کی شکلیں۔ شریعت کے 4 بنیادی ماخذ کا تعارف۔ فقہ اور فقہاء کا تعارف، شکوک وشبہات کے جوابات۔ حضورؐ کے کمالات، خصوصیات، معجزات، حقوق، مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت، صحابہ، اہل بیت کا تعارف، فضائل حقوق۔ عقیدہ آخرت، علامات قیامت، مسئلہ تقدیر کا آسان حل۔ سنت بدعت کا فرق، بدعت کو پہچاننے کے 9 اصول

☐ عبادات

طہارت کی اہمیت، فضیلت، قسمیں۔ وضو، غسل، فضائل ومسائل مکمل طریقہ، مسح، تیمم معذور کی طہارت کے احکام۔ نماز، اہمیت فضائل ومسائل، مکمل مسنون طریقہ، نماز کی غلطیاں، اعادہ، سجدہ سہو کے مسائل۔ زکوٰۃ کی اہمیت، فضائل وفوائد حکمتیں۔ مسائل، حج وعمرہ کے فضائل، قسمیں مکمل طریقہ۔ روزہ واعتکاف، فضائل ومسائل

☐ معاملات آپس کے معاملات، ان کی قسمیں، احکام، بندوں کے حقوق کا تعارف، ان کی ادائیگی کے طریقے

☐ اخلاق

اخلاق کی فضیلت اہمیت، حکم اور حقیقت۔ اخلاق کے 7 رہنما اصول، اخلاق کے درجات، اخلاق کے بننے بگڑنے کی 4 جگہیں، پسندیدہ اور ناپسندیدہ اخلاق، اپنے اخلاق پہچاننے کے 4 طریقے

☐ معاشرت تعریف، اقسام، فوائد واحکام۔ حسن معاشرت اور سوء معاشرت کی شکلیں

☐ دعائیں

دعائیں، فضیلت واہمیت، معمولات دعا، حضور کی بیش بہا دعاؤں کو اپنے معمولات بنانے کا آسان طریقہ، 99 اسماء حسنیٰ

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

طلبہ وطالبات اور عوام الناس کو دین سے روشناس کرنے کے لیے

فہم دین کورس

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں }

- کتاب کا نام : فہم دین کورس
- مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
- طباعت : رجب المرجب 1443ھ/ فروری 2022ء
- ناشر : المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
- ای میل : admin@almuneer.pk
- ویب سائٹ : almuneer.pk
- فیس بک : AlMuneerOfficial
- یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	کچھ باتیں فہم دین کورس سے متعلق	10
2	کامیاب وژن ایسے بنائیں	16
	باب 1: دین سیکھنا	
3	سبق:1	27
4	**حصہ اول: عقائد/تعارف**	27
5	مسلمان کی تین بنیادی ذمہ داریاں	27
6	مذہب اسلام، ایک تعارف	27
7	عقائد کی حقیقت اور اسلامی عقائد کا امتیاز	28
8	ایمان کا تعارف اور ایمان کے 9 تقاضے	29
9	**حصہ دوم: عبادات/طہارت**	31
10	طہارکی اہمیت فضیلت	32
11	طہارت/ ناپاکی کی قسمیں	32
12	**حصہ سو: معاملات**	33
13	معاملات کی قسمیں	34
14	معاملات میں ظلم وعدل کی شکلیں	34
15	**حصہ چھارم: اخلاق**	34
16	اخلاق کے فضائل	34
17	**حصہ پنجم: معاشرت**	34
18	معاشرت کا تعارف	35
19	**حصہ ششم: دعائیں**	36
20	دعا کی فضیلت وہ اہمیت	36
21	معمولاتِ دعا: سونے جاگنے کی دعائیں	37
22	اسماء حسنیٰ	38
23	سبق:2	39
24	**حصہ اول: عقائد/ایمان کے شعبے**	39
25	تیس شعبے دل سے متعلق ہیں	39
26	سات شعبے زبان سے متعلق ہیں	39
27	چالیس شعبے اعضاء سے متعلق ہیں	39
28	چھ شعبے اپنے اہل سے متعلق ہیں	40
29	اٹھارہ شعبے عام لوگوں سے متعلق ہیں	40
30	**حصہ دوم: عبادات/وضو**	40
31	وضو کے فضائل، قسمیں اور مسنون طریقہ	40
32	وضو کے فرائض، سنتیں، مستحبات	42
33	وضو کے نواقض اور مکروہات	44
34	حدث اصغر (بے وضو ہونے) کے احکام	44
35	**حصہ سو: معاملات**	45
36	علماء ومشائخ کے حقوق	45
37	**حصہ چھارم: اخلاق**	45
38	اخلاق کی اہمیت اور حکم	45
39	**حصہ پنجم: معاشرت**	46
40	حسن معاشرت کے فوائد	46

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
41	**حصہ ششم : دعائیں**	47
42	کیا مانگنا چاہیے؟	47
43	معمولات دعا: پہننے اوڑھنے کی دعائیں	47
44	اسماء حسنیٰ	48
45	سبق:3	49
46	**حصہ ششم : عقائد/اللہ پر ایمان لانا**	49
47	کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت	49
48	اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے	51
49	اللہ تعالیٰ کی صفات	51
50	اللہ تعالیٰ کی تنزیہات	52
51	اسماء حسنیٰ کا مطلب اور فضیلت	52
52	اللہ تعالیٰ کے حقوق	52
53	**حصہ دوم : عبادات/مسح ،تیمم**	53
54	موزوں پر مسح کا حکم، شرائط، مدت اور طریقہ	54
55	پٹی پلستر پر مسح کا حکم اور شرائط	54
56	تیمم کا حکم اور شرائط	54
57	معذور کی تعریف اور حکم	55
58	**حصہ سوم : معاملات**	55
59	والدین کے انتقال کے بعد کے حقوق	56
60	اولاد کے حقوق	56
61	بہن بھائیوں کے حقوق	56
62	رشتہ داروں کے حقوق	56

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
63	**حصہ چھارم : اخلاق**	56
64	اخلاق کے بنیادی 7 رہنما اصول	56
65	(1) سب کا بھلا چاہنا	56
66	(2) جو اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا	57
67	(3) سب کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کرنا	57
68	(4) سب کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا	57
69	(5) سب کو قابل اہمیت سمجھنا	57
70	(6) معادی سوچ ہو مفادی نہ ہو	58
71	(7) محبت نفرت اللہ کے لیے ہونا	58
72	**حصہ پنجم : معاشرت**	58
73	سوء معاشرت کے نقصانات	58
74	**حصہ ششم : دعائیں**	59
75	کیا نہیں مانگنا چاہیے؟	59
76	معمولات دعا: کھانے پینے کی دعائیں	59
77	اسماء حسنیٰ	60
78	سبق:4	61
79	**حصہ اول : عقائد/فرشتوں پر ایمان لانا**	61
80	فرشتوں کا تعارف، تعداد اور حقوق	61
81	**حصہ دوم : عبادات/غسل**	62
82	غسل کی قسمیں، طریقہ	62

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
83	غسل کے فرائض سنتیں، مکروہات	64
84	**حصہ سوم: معاملات**	65
85	بیوی کے حقوق	65
86	شوہر کے حقوق	65
87	سسرالی رشتہ داروں کے حقوق	66
88	**حصہ چھارم: اخلاق**	66
89	اخلاق کے درجات کی پہلی تقسیم	66
90	اخلاق کے درجات کی دوسری تقسیم	67
91	اخلاق کے درجات کی تیسری تقسیم	67
92	**حصہ پنجم: معاشرت**	69
93	معاشرت کا شرعی حکم	68
94	**حصہ ششم: دعائیں**	70
95	کیسے مانگنا چاہیے؟	70
96	معمولات دعا: گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا	71
97	اسماء حسنیٰ	71
98	سبق:5	72
99	**حصہ اول: عقائد/کتابوں پر ایمان لانا**	72
100	وحی پر ایمان لانے کا مطلب	72
101	آسمانی کتابوں کا تعارف	72
102	قرآن کریم کے بارے میں اسلامی عقیدہ	73
103	قرآن کریم کے حقوق	73
104	حفاظت حدیث کی شکلیں	74
105	دین کے چار بنیادی ماخذ	74
106	**حصہ دوم: عبادات/نماز**	78
107	نماز کی اہمیت وفضیلت	78
108	نماز کی قسمیں، اوقات اور حکم	79
109	**حصہ سوم: معاملات**	80
110	عام مسلمانوں کے حقوق	80
111	**حصہ چھارم: اخلاق**	82
112	اخلاق حسنہ	82
113	**حصہ پنجم: معاشرت**	83
114	حسن معاشرہ اور سوء معاشرت کا شرعی حکم	83
115	**حصہ ششم: دعائیں**	86
116	کیسے مانگنا چاہیے؟	86
117	معمولات دعا: گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعائیں	86
118	اسماء حسنیٰ	87
119	سبق:6	88
120	**حصہ اول: عقائد/رسولوں پر ایمان لانا**	88
121	نبوت اور رسالت کا تعارف	88
122	انبیاءؑ کے بارے میں اسلامی عقیدہ	88
123	حضور ﷺ کے کمالات وخصوصیات	90
124	عقیدہ حیات النبی ﷺ کی وضاحت	92
125	عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت	92

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
126	صحابہ کرام کا تعارف وفضائل، حقوق	96
127	اہل بیت کا تعارف وفضائل	97
128	**حصہ دوم : عبادات/نماز**	98
129	نماز کی غلطیاں اوران کے احکام	98
130	**حصہ سوم : معاملات**	99
131	پڑوسیوں کے حقوق	99
132	یتیموں اور ضعیفوں کے حقوق	100
133	مہمان کے حقوق	100
134	دوستوں کے حقوق	100
135	**حصہ چھارم : اخلاق**	101
136	اخلاق سیئہ کی فہرست	101
137	**حصہ پنجم : معاشرت**	101
138	ملاقات کے آداب	101
139	**حصہ ششم : دعائیں**	102
140	کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟	102
141	معمولات دعا: تیمارداری اور تعزیت کی دعائیں	103
142	اسماء حسنیٰ	103
143	سبق:7	104
144	**حصہ اول : عقائد/آخرت پر ایمان**	104
145	موت، برزخ کی تفصیلات	104
146	قیامت کی حقیقت اور علامتیں	105
147	آخرت کی فکر پیدا کرنے کا طریقہ	108
148	**حصہ دوم : عبادات/نماز**	109
149	نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں	109
150	**حصہ سوم : معاملات**	112
151	غیر مسلموں کے حقوق	112
152	جانوروں کے حقوق	112
153	**حصہ چھارم : اخلاق**	113
154	اخلاق بننے اور بگڑنے کی جگہیں	113
155	**حصہ پنجم : معاشرت**	113
156	راستہ سواری کے آداب	113
157	**حصہ ششم : دعائیں**	114
158	کن کے لیے مانگنا چاہیے؟	114
159	معمولات دعا: رہنمائی کی دعائیں	115
160	اسماء حسنیٰ	116
161	سبق:8	117
162	**حصہ اول : عقائد/تقدیر پر ایمان**	117
163	تقدیر کی حقیقت اوراس کا آسان خلاصہ	117
164	تقدیر پر ایمان کے فوائد	118
165	**حصہ ششم : عبادات/زکوٰۃ، حج**	119
166	زکوٰۃ کی فضیلت، فوائد نہ دینے کے نقصانات	119
167	کس شخص پر کس مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے؟	120
168	زکوٰۃ کا نصاب	121
169	حج کے فضائل، شرائط اور قسمیں	121

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
170	عمرہ اور حج کا خلاصہ اور ترتیب	122
171	**حصہ سوم: معاملات**	123
172	مالی لین دین کرنے والوں کے حقوق	124
173	**حصہ چہارم: اخلاق**	125
174	اخلاق پہچاننے کے طریقہ	125
175	**حصہ پنجم: معاشرت**	126
176	گھر میں داخل ہونے کے آداب	126
177	کھانے پینے اور مجلس کے آداب	126
178	**حصہ ششم: دعائیں**	127
179	کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے	127
180	معمولات دعا: عافیت، شکر، خوشی، صبر کی دعائیں	127
181	اسماء حسنیٰ	128
182	سبق:9	129
183	**حصہ اول: عقائد/بدعات**	129
184	بدعت کی تعریف، شکلیں	129
185	بدعت کے نقصانات	131
186	**حصہ دوم: عبادات/روزہ، اعتکاف**	133
187	روزے کی فضیلت، وقت اور قسمیں	133
188	روزہ کے مسائل	133
189	اعتکاف کے فضائل	136
190	**حصہ سوم: معاملات**	140
191	اپنے نفس کے حقوق	140
192	**حصہ چہارم: اخلاق**	141
193	اخلاق کی دعائیں	141
194	**حصہ پنجم: معاشرت**	141
195	روزمرہ کے آداب	141
196	**حصہ ششم: دعائیں**	142
197	کب کن اوقات کن احوال میں مانگنا چاہیے؟	142
198	معمولات دعا: چند جامع دعائیں	144
199	اسماء حسنیٰ	144
	باب:2 دین پر عمل کرنا	
200	❑ ایک مسلمان اپنی زندگی ایسے سنوارے	146
201	❑ سو کر اٹھنا، بیت الخلا جانا	151
202	❑ غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک	153
203	❑ اعمال جمعہ	156
204	❑ ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنوارے	159
205	❑ مخالفین کے ساتھ آپ کے اخلاق کس درجے کے ہیں	162
206	❑ غلطیوں پر جذباتی ردعمل کے نقصانات سے ایسے بچیں	164
207	❑ تشخیص غصہ	168
208	❑ اکسیر غصہ	170
209	❑ والدین کی فرماں برداری/ نافرمانی کی تشخیص	172
210	❑ باادب بانصیب	175
211	❑ خود احتسابی فارم برائے والدین	178
212	❑ حیا اور پاکدامنی سے متعلق احتسابی جائزہ	180

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
213	❑ رمضان بہتر سے بہتر بنانے کے لیے رمضان سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے؟	182
214	❑ رمضان کے معمولات (برائے مرد حضرات)	186
215	❑ رمضان کے معمولات (برائے خواتین)	192
216	❑ اچھی صحبت اختیار کریں اور اچھے لوگوں سے محبت کریں	198
217	اچھی صحبت کا حکم ہے، بری صحبت کی ممانعت ہے	198
218	اچھی صحبت کے فوائد اور نتائج	199
219	کن صفات و عادات کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے؟	201
220	اچھی صحبت اختیار کرنے کی صورتیں	202
221	اچھے لوگوں سے محبت کریں نفرت نہ کریں	202
	باب:3 دین پھیلانا	
222	**فصل:1** دین پر عمل کرنے کے ساتھ دین پھیلانا بھی ہماری ذمہ داری ہے	205
223	**فصل:2** دین پھیلانے اور دین کی محنت کرنے کے فوائد	208
224	**فصل:3** دین پھیلانے کی ذمہ داری میں کوتاہی پر سخت ترین تنبیہات	210
225	**فصل:4** دین پھیلانے کی شکلیں	212

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	باب:4 آپ کی پریشانیاں اور اُن کا یقینی حل	
226	❑ قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں، آفتوں کے نازل ہونے کے 25 حقیقی اسباب	218
227	❑ قرآن وحدیث کی رشنی میں بلاؤں، آفتوں سے بچنے کے 8 مستند طریقے	222
228	(1) استغفار، توبہ	222
229	(2) تقویٰ، پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا	222
230	(3) صدقہ	223
231	(4) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کرنا	223
232	(5) آیتِ کریمہ کا کثرت سے ورد کرنا	224
233	(6) درود شریف کی کثرت کرنا	224
234	(7) دعاؤں کا اہتمام کرنا	225
235	(8) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا	228

فہم دین کورس اور اکابر کے تاثرات

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

جہاں تک میں اس مجموعے کو دیکھ سکا ہوں میرے خیال میں اس کورس کے مضامین کا انتخاب اور تفہیم و تعلیم کا اسلوب نہایت ہی عمدہ، سلیس، پُرمغز، جامع، دلکش اور تعلیمی نفسیات سے ہم آہنگ ہے، میری رائے میں یہ کورس ایسا مرتب اور مفید ہے کہ اگر ہر مسجد میں تعلیمِ بالغاں کے لیے نصاب کے طور پر رکھا جائے تو امید ہے کہ ایک نوجوان بلکہ مسلمان دین کی بنیادی ضروری معلومات سے آراستہ ہوجائے گا اور اسے اپنی عملی زندگی کو بہت مختصر وقت میں شریعت کے مطابق ڈھالنے میں مدد ملے گا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

حضرت مولانا مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ نے فہم دین کورس انتہائی جان فشانی سے بڑے سہل انداز میں مرتب کیا ہے، جس سے عصری اداروں میں زیرِ تعلیم طلباء کی اسلامی، ذہنی، فکری، نظریاتی تربیت ہوگی۔ ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی پاکیزہ اخلاق اور علوم نبوت کی طرف رغبت وشوق بھی حاصل ہوگا۔

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مفتی عبدالمنان صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

موصوف نے اور بھی قابل قدر مختصر کورسز مثلاً فہم دین کورس فہم قربانی کورس وغیرہ مرتب فرمائے ہیں، مولانا کا اسلوب تحریر بہت آسان اور عام فہم۔ یہ کورس لوگوں میں بہت مقبول ہیں، جن سے عوم کو خوب فائدہ ہورہا ہے مزید یہ کہ ائمہ وخطباء حضرات اپنے علاقوں میں حسبِ موقع دینی تعلیم اور تربیت کے لیے ان قابل قدر اور مختصر کورسز کا انتخاب بھی کرسکتے ہیں۔

کچھ باتیں فہم دین کورس سے متعلق

فہم دین کورس کا تعارف

(1) الحمد للہ کئی سالوں سے یہ معمول ہے کہ رمضان المبارک میں ظہر کی نماز کے بعد تمام معتکفین کے ساتھ ایک تفصیلی نشست ہوتی ہے۔ جس میں ان کو دین کے تمام شعبوں (عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق، دعائیں) سے متعلق بنیادی ضروری باتیں سکھائی جاتیں ہیں۔ ایام اعتکاف میں روزانہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ یہ نشست ہوتی ہے اور ہر نشست کے اختتام پر تمام معتکفین کے مختلف حلقے بنا دیئے جاتے ہیں جو کچھ سکھایا گیا ہے اس کے نوٹس ان کو دیدئے جاتے ہیں جس کا وہ آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں اور اسے یاد کرتے ہیں۔ آخری دن اس کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

اور 29 ویں شب میں ختم قرآن کے کے موقع پر امتیازی نمبرات لینے والوں میں انعامات تقسیم ہوتے ہیں۔

الحمد للہ یہ سلسلہ کافی مفید ثابت ہوا۔ نصاب میں حذف واضافہ تقدیم وتاخیر حسب ضرورت ہوتی رہی، مختلف مساجد وادارے بھی اس مجموعے کو معتکفین کے لیے 10 روزہ فہم دین کورس 40 روزہ فہم دین کورس میں بطور نصاب پڑھاتے رہے کئی سال تک پڑھانے کے بعد ارادہ ہوا کہ اس مجموعہ کو چھاپ دیا جائے۔ چنانچہ علماء کرام سے تفصیلی مشورہ کے بعد اس مجموعہ کو مزید جامع بنانے کے لیے کچھ ضروری اضافے کر کے اب طباعت کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔

(2) یہ کورس کل 9 اسباق پر مشتمل ہے دو ڈھائی گھنٹہ روزانہ پڑھایا جائے تو 9 کلاسوں میں اسے مکمل کرایا جاسکتا ہے۔

(3) ہر سبق میں دین کے تمام شعبوں (عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق) سے متعلق تفصیلات ہیں

(4) کوشش یہ کی گئی ہے کہ اس مجموعہ میں مواد زیادہ سے زیادہ ہو تفصیل وتشریح استاذ محترم حسب ضرورت خود کرلیں جس کے لیے رہنمائے اساتذہ بھی تیار کی جارہی ہے۔

(5) اس کورس کے مضامین کے تعارف کے لیے فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

(6) تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے کتاب کے آخر میں خود احتسابی پرچے لگائے گئے ہیں، دوران تعلیم ان پرچوں میں جو سنتیں اور معمولات ذکر ہیں وہ سمجھا کر طلبہ/ طالبات سے ان پر عمل کروایا جائے۔

● کامیاب وژن ایسے بنائیں

کورس کے شروع میں تیس اہم ایسے سوالات شامل کیے گئے ہیں جن کے ذریعہ کورس کرنے والوں کا ذہن؛

- اپنی زندگیوں کے رخ کو درست کرنے کی طرف متوجہ ہوگا
- ضرورت، خواہش اور مقصد کا فرق واضح ہوگا
- دین پر چلنے میں عموماً لوگوں کے ذہن میں جو خدشات ہوتے ہیں ان کا ازالہ ہوگا
- اونچے مقاصد کے لیے جینے کا ذہن بنے گا
- متوازن زندگی گزارنے کا طریقہ معلوم ہوگا
- اپنی خامیوں، کمیوں کا احساس اور انہیں دور کرنے کی فکر نصیب ہوگی

فہم دین کورس کا مقصد

- ہر مسلمان کے سامنے ضرورت، خواہش اور مقصد کے فرق کو واضح کر کے اونچے مقاصد کے لیے جینے پر آمادہ کرنا۔
- ہر مسلمان کو اس کی بنیادی چار ذمہ داریوں سے آگاہ کر کے اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ کرنا۔

  پہلی ذمہ داری: دین سیکھنا

  دوسری ذمہ داری: دین پر عمل کرنا

  تیسری ذمہ داری: دین پھیلانا

  چوتھی ذمہ داری: دیگر دنیاوی حقوق اور ذمہ داریاں پوری کرنا
- صحیح عقائد ونظریات پر جمانا، ہر قسم کی گمراہی اور غلط نظریات سے بچانا اور اس کے لئے مثبت انداز اختیار کرنا۔ یعنی صحیح عقائد پر اتنا اعتماد دلا دینا کہ پھر کسی کا باطل اور غلط نظریہ اور کسی قسم کا کوئی وسوسہ قابل قبول نہ رہے۔
- بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بہتر سے بہتر ہو جائے اس مقصد کے لیے عبادات کا تعارف، عبادات کے فضائل، مسائل اور طریقہ سمجھنا۔
- بندے کا تعلق اللہ تعالی کی مخلوق کے ساتھ اچھا ہو جائے اس کے لئے حقوق، اخلاقیات معاشرت کے احکام کی تفصیلات سے آگاہ کرنا
- امت کو ان کی ضرورت کا فرض عین علم سمجھانا یاد کرانا
- ہر مسلمان کو وحی الٰہی کی روشنی میں اچھی زندگی گزارنے والا بننے پر آمادہ کرنا

فہم دین کورس میں پڑھائے جانے والے مضامین کا اجمالی خاکہ

- عقائد: ایمان کا تعارف اور 9 تقاضے، حسن خاتمہ اور سوء خاتمہ کے اسباب۔ ایمان کے شعبے، ایمان مفصل کی مکمل تشریح۔

اللہ تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں کا تعارف، حقوق۔ وحی الٰہی کی اہمیت ضرورت، قرآن کریم کا تعارف، حقوق۔ حفاظت حدیث کی شکلیں۔ شریعت کے 4 بنیادی ماخذ کا تعارف۔ فقہ اور فقہاء کا تعارف، شکوک وشبہات کے جوابات۔ حضورؐ کے کمالات، خصوصیات، معجزات، حقوق، مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت، صحابہ، اہل بیت کا تعارف، فضائل حقوق۔ عقیدہ آخرت، علامات قیامت، مسئلہ تقدیر کا آسان حل۔ سنت بدعت کا فرق، بدعت کو پہچاننے کے 9 اصول

- عبادات: طہارت کی اہمیت، فضیلت، قسمیں۔ وضو غسل، فضائل ومسائل مکمل طریقہ، مسح، تیمم معذور کی طہارت کے احکام۔ نماز، اہمیت فضائل ومسائل، مکمل مسنون طریقہ، نماز کی غلطیاں، اعادہ، سجدہ سہو کے مسائل۔ زکوٰۃ کی اہمیت، فضائل وفوائد حکمتیں۔ مسائل، حج وعمرہ کے فضائل، قسمیں مکمل طریقہ۔ روزہ واعتکاف، فضائل ومسائل
- معاملات: آپس کے معاملات، ان کی قسمیں، احکام، بندوں کے حقوق کا تعارف، ان کی ادائیگی کے طریقے
- اخلاق: اخلاق کی فضیلت اہمیت، حکم اور حقیقت۔ اخلاق کے 7 رہنما اصول، اخلاق کے درجات، اخلاق کے بننے بگڑنے کی 4 جگہیں، پسندیدہ اور ناپسندیدہ اخلاق، اپنے اخلاق پہچاننے کے 4 طریقے
- معاشرت: تعریف، اقسام، فوائد واحکام۔ حسن معاشرت اور سوء معاشرت کی شکلیں
- دعائیں: دعائیں، فضیلت واہمیت، معمولات دعا، حضور کی بیش بہا دعاؤں کو اپنے معمولات بنانے کا آسان طریقہ، 99 اسماء حسنی

❑ کورس کی خصوصیات

- جامعیت: (1) دین کے پانچوں بنیادی عنوانات: عقائد، عبادات، معاملات اخلاق ومعاشرت سے متعلق بھرپور پُرمغز مواد موجود ہے۔

(2) ہر عنوان کے تحت اچھی خاصی معلومات ہیں جس کا کتاب دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(3) جزئیات کے بجائے اصول ذکر کیے گئے ہیں۔ جیسے: سبق نمبر 4 میں اخلاق کے بنیادی 7 رہنما اصول، سبق نمبر 9 میں بدعت کی پہچان کے اصول، سبق نمبر 6 میں نماز میں اعادہ، سجدہ سہوہ کے اصول، سبق نمبر 8 میں مسئلہ تقدیر کو سمجھنے کے اصول۔ وغیرہ وغیرہ

- آسان اسلوب: کورس میں اس بات کی کوشش کی گئی کہ انتہائی آسان اور سہل اسلوب ہو کہ ایک پڑھے لکھے سے لے کر ان پڑھ تک ہر ایک کے لیے اس کا سمجھنا آسان ہو۔

نیز کورس کے مندرجات کو سوال وجواب کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ تا کہ کورس پڑھنے والوں کے لیے بات کا اخذ کرنا اور

یاد کرنا آسان رہے۔

- **باحوالہ:** کورس میں اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کوئی بھی بات، مسئلہ بغیر حوالہ کے نہ ہو۔ چنانچہ کورس میں جابجا اس بات کی عکاسی ملے گی۔
- **تجربہ:** سالہاسال سے عوام الناس کو ضروریات کا دین سکھانے کے لیے یہ کورس مختلف جگہ پڑھایا جاتا رہا ہے۔
- **تربیتی جائزے:** چونکہ پڑھنے پڑھانے سے اصل مقصود محض معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ عملی زندگی کا سنورنا ہے۔اسی لیے کورس میں تربیتی جائزوں کے عنوان سے مختلف چارٹس کو کورس کا حصہ بنایا گیا۔جس سے مقصود یہ ہے کہ مجمع کو تربیتی امور میں جہاں ترغیب مل رہی ہو وہاں ان کو تربیت پر آنے کے لیے راہ بھی میسر آئے۔

❑ کورس کا دورانیہ

کورس میں کل 9 اسباق ہیں جو کہ 18 گھنٹے کے دورانیہ پر مشتمل ہیں، ہر سبق دو گھنٹے کا ہے۔اب ہر روز دو گھنٹے مجمع سے لے لیے جائیں یا ہفتہ میں دو دن یا صرف ایک دن دو گھنٹے لے لئے جائیں یا پھر باہمی مشورہ سے جو ترتیب بن سکے بنالیں۔

❑ کورس کرانے کا طریقہ

- **کورس کے شروع کرنے اور پڑھانے کا طریقہ**

(1) کسی بھی کورس کے شروع کرنے سے پہلے اس کے مناسب دن اور وقت کا تعین کریں۔

(2) کورس کے دورانیہ کا تعین کریں۔

(3) کورس کی ترویج اور تشہیر کریں (بذریعہ اشتہار، اختلاط، اعلان)۔

(4) شرکاء کے لیے ڈیکس، ورک بک اور قلم وغیرہ کا بندوبست کریں۔خواہ قیمتاً ہو۔

(5) وائٹ بورڈ کا استعمال کریں یا ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال کریں۔

(6) کورس میں لکھی جانے والی باتیں محض پڑھنی نہیں کہ استاد صرف عبارت خوانی کرے بلکہ کورس کو پڑھانا بھی ہے، سمجھانا بھی ہے ترغیب وتشویق کے ذریعے عمل پر بھی آمادہ کرنا ہے، ضروری باتیں یاد بھی کرانی ہیں۔

(7) شرکاء کی حاضری پُر کرنے کا اہتمام کریں۔

(8) شرکاء کے رابطہ نمبر محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔

(9) شرکاء سے سوالات تحریری وصول کریں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(10) باب **1** دین سیکھنا: اس باب کے مضامین کو درج ذیل ترتیب سے پڑھایا جائے:

- **حصہ عقائد:** میں ہر قسم کی گمراہی سے بچانے کے لیے کے 7 عنوانات بہت اہم ہیں ان کو خوب اچھی طرح پڑھایا جائے۔ (1) عقل کے بجائے وحی پر اعتماد (2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت (3) سنتوں (4) حدیثوں پر اعتماد (5) صحابہ کرام (6) فقہ فقہاء، ائمہ، مجتہدین (7) علماء کرام پر اعتماد۔
- **حصہ عبادات:** پڑھاتے وقت اصول سمجھانے کے ساتھ ساتھ اپنی طرف سے سوالات دے کر مشق بھی کرائی جائے۔
- **حصہ معاملات:** میں حقوق کی ادائیگی کا ذہن بنایا جائے۔ حقوق العباد میں اگر کوتاہی ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی کے ساتھ بندوں کی تلافی بھی ضروری ہے اس کے بارے میں بھی فکر مند کیا جائے اور اس کا طریقہ کار بھی بتا دیا جائے۔
- **حصہ اخلاق:** پڑھاتے وقت اخلاق کی بہتری کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے، عملی مشق کروائی جائے اور روزانہ کارگزاری لی جائے۔
- **حصہ معاشرت:** میں اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانے کا ذھن بنایا جائے یعنی ہر شخص کو ہر وقت ہر موقع پر یہ فکر ہو کہ میری ذات سے کسی کو کسی طرح کی بھی (جسمانی، مالی، ذہنی، قلبی) تکلیف نہ پہنچے اور روزانہ کارگزاری لی جائے۔
- **حصہ دعائیں:** میں یہ ذہن بنایا جائے کہ انسان کا کوئی کام غفلت کے ساتھ نہ ہو بلکہ اللہ کی یاد کے ساتھ ہو اس کے لیے وضو، اذان، نماز کے بعد کے مسنون اذکار۔ نیز صبح وشام کے مسنون اذکار اور موقع کی دعاؤں کا اہتمام کرایا جائے، اور ان دعاؤں کو یاد کرانے کی کوشش کی جائے۔ اور اہتمام سے روزانہ دعاؤں کے لیے وقت نکالنے کی ترغیب دیجائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سبق کے حصہ دعاء میں اسماء الحسنی کے عنوان کے تحت 7 اسماء حسنیٰ بھی دیئے جائیں گے ان کو بھی یاد کرانے کی کوشش کی جائے۔
- **باب 2 پر عمل کرنا اور باب 3 دین پھیلانا:** یہ عنوانات باب 1 کی طرح روزانہ کی بنیاد پر تھوڑا تھوڑا کر کے باقاعدہ پیریڈ مقرر کر کے پڑھائے جائیں۔ اور اگر وقت کم ہو روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو حسب سہولت وقت نکال کر بیانات کے ذریعہ ان مضامین کو سنا دیا جائے۔
- **یاد کرانے کا طریقہ کار:** یاد کرانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ پڑھاتے ہوئے مجمع سے بلوایا جائے۔ تھوڑا سا پڑھا کر دو دو کی جوڑی بنا کر دھروایا جائے پھر دھروانے کے بعد مجمع میں سے بھی دو چار افراد سے پوچھ لیا جائے۔ لیکن کسی سے پوچھنے میں اصرار نہ ہو بلکہ اس طرح پوچھا جائے کہ ہاں بھائی! کون بتائے گا؟ کون سنائے گا؟ پھر سبق کا تسلسل جاری رکھا جائے اور بہتر یہ ہے کہ کلاس کے آخر میں چند منٹ دیے جائیں کہ آج کا سبق آپس میں دہرالیں، یاد کرلیں۔ بہتر یہ ہے کہ کورس سب شرکاء کے پاس ہو۔

- **امتحان کا طریقہ:** کورس کا مواد مجمع کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے اس سلسلے میں ہر تین سبق کے بعد امتحان یا کم از کم تمام اسباق ختم کرنے کے بعد امتحان کا نظم بنانا مفید ہے، اب امتحان تحریری بھی ہو سکتا ہے اور زبانی بھی، کچھ تحریری اور کچھ زبانی بھی۔ مثلاً دعائیں اور اسمائے حسنیٰ زبانی سن لیے جائیں اور باقی کا تحریری امتحان لے لیا جائے۔
- **اختتام، سند اور انعام کا طریقہ:** کورس کے مکمل ہونے کے بعد اختتامی تقریب کا اہتمام کر لیا جائے جس میں اہل محلہ اور دیگر احباب کو جمع کیا جائے۔ کسی مشہور عالم دین کو اس میں مدعو کیا جائے۔ اس تقریب کا تلاوت اور حمد و نعت سے آغاز کیا جائے اور اس کے بعد حاضرین مجلس کے سامنے کورس اور اس میں پڑھائے گئے مضامین کا اجمالی تعارف سامنے آئے، نیز انتہائی مختصر طور پر کورس کے شرکاء اپنے دلی جذبات اور کورس میں شرکت سے ہونے والا فائدہ بیان کریں، اس کے بعد وہ عالم دین بیان کریں، اور بیان کے بعد ان کے ہاتھوں سے انعام اور اسناد کی تقسیم ہو، ممکن ہو تو اکرام کی ترتیب بنائی جائے۔ تقریب کے اختتام پر مزید افراد کے نئے کورس اور آئندہ ہونے والی نشستوں میں شرکت کے لیے ارادے کروائے جائیں۔ رجسٹریشن کی ترتیب کہاں کب ہوگی یہ سمجھایا جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غم، فکر، حکمت، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بندہ

منیر احمد

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ کراچی

کامیاب وژن ایسے بنائیں

(✔) کا نشان لگا کر واضح کریں

(1) کیا ہمیں اپنے/اپنوں کے بہترین، کامیاب مستقبل (کیریئر) کی فکر پہلے ہی سے کرنی چاہئے۔

بہت زیادہ ❑ کسی قدر ❑ نہیں ❑

(2) جس مستقبل (کیریر) کو بہترین بنانے کی فکر پہلے سے کرنی چاہئے وہ صرف موت سے پہلے کا زمانہ ہے۔ ❑

موت اور موت کے بعد کا زمانہ بھی اس میں شامل ہے۔ ——— ❑

(3) انسان کو اپنے اور اپنوں کے کس مستقبل کے بارے میں زیادہ فکر مند رہنا چاہئے دنیا کا مستقبل ——— ❑

آخرت کا (فجر 24-عنکبوت 63) ——— ❑

وجہ بتائیں:____

آپ کس مستقبل کے بارے میں زیادہ فکر مند ہیں۔ دنیا کے ❑ آخرت کے ❑

دنیا اور آخرت کے تقابل کے آپ کی ترجیحات کیا ہوتی ہیں۔ دنیا ❑ آخرت ❑

کبھی دنیا کبھی آخرت ❑

(4) آپ کو کونسی موت پسند ہے کونسی ناپسند

● **کامیاب موت:** اگر ابھی آپ کو موت آجائے تو کیا آپ اپنی زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے یہ کہہ سکیں گے کہ "واقعی میں خوب جیا میں نے بامقصد زندگی بسر کی۔ جی ہاں ❑ جی نہیں ❑

● **موت کے وقت توبہ:** توبہ کی قبولیت ان کے لیے نہیں جو برے کام کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت کا وقت آ کھڑا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کر لی ہے، اور نہ ان کے لیے ہے جو کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (انبیاء:17)

● یہ (ایمان لانے کے لیے) اس کے سوا کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا تمہارا پروردگار خود آئے، یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں؟ (حالانکہ) جس دن تمہارے پروردگار کی کوئی نشانی آ گئی، اس دن کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے لیے کارآمد نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو، یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی نیک عمل کی کمائی نہ کی ہو۔ (لہٰذا ان لوگوں سے) کہہ دو کہ: اچھا، انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ (الانعام:158)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **توبہ والی موت:** اللہ نے توبہ قبول کرنے کی جو ذمہ داری لی ہے وہ ان لوگوں کے لیے جو نادانی سے کوئی برائی کر ڈالتے ہیں، پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا بھی ہے، حکمت والا بھی۔ (نساء:17)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **حسرت/معصیت کی موت:** یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آکھڑی ہوگی تو وہ کہے گا کہ: میرے پروردگار! مجھے واپس بھیج دیجیے۔ تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ کر آیا ہوں، اس میں جا کر نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہی بات ہے جو وہ زبان سے کہہ رہا ہے، اور ان (مرنے والوں) کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے۔ جو اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ان کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے (مومنون:100-99)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **حسرت کی موت:** تو اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اس وقت سمجھ آنے کا موقع کہاں ہوگا؟ وہ کہے گا کہ: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیج دیا ہوتا۔ (الفجر:23-24)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **ذلت واذیت کی موت:** اور اگر تم دیکھتے (تو وہ عجیب منظر تھا) جب فرشتے ان کافروں کی روح قبض کر رہے تھے، ان کے چہروں اور پشت پر مارتے جاتے تھے (اور کہتے جاتے تھے کہ) اب جلنے کے عذاب کا مزہ (بھی) چکھنا (انفال:50)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **غفلت کی موت:** اور موت کی سختی سچ مچ آنے ہی والی ہے۔ (اے انسان) یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا۔ اور صورت پھونکا جانے والا ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہوگا، اور ایک گواہی دینے والا۔ حقیقت یہ ہے کہ تو اس واقعے کی طرف سے غفلت میں پڑا ہوا تھا، اب ہم نے تجھ سے وہ پردہ ہٹا دیا

ہے جو تجھ پر پڑا ہوا تھا۔ چنانچہ آج تیری نگاہ خوب تیز ہوگئی ہے۔(ق:22-19) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **غفلت کی موت:** خبردار! جب جان ہنسلیوں تک پہنچ جائے گی۔ اور (تیمارداروں کی طرف سے) کہا جائے گا کہ: ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور انسان سمجھ جائے گا کہ جدائی کا وقت آ گیا۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ تو اس دن تمہارے پروردگار ہی کی طرف روانگی ہوگی۔ اس کے باوجود انسان نے نہ مانا، اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ حق کو جھٹلایا اور منہ موڑ لیا۔ پھر اکڑ دکھاتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا۔ بربادی ہے تیری، ہاں بربادی ہے تیری۔ پھر سن لے کہ بربادی ہے تیری، ہاں بربادی ہے تیری۔ (قیامۃ:26-35) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **کامیاب ترین موت:** پھر اگر وہ (مرنے والا) اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہو۔ تو (اس کے لیے) آرام ہی آرام ہے، خوشبو ہی خوشبو ہے، اور نعمتوں سے بھرا باغ ہے۔ (واقعۃ:88-89) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **کامیاب موت:** اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ تو (اس سے کہا جائے گا کہ) تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے کہ تم دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ (واقعۃ:90-91) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **ناکامی کی موت:** اور اگر وہ ان گمراہوں میں سے ہو جو حق کو جھٹلانے والے تھے۔ تو (اس کے لیے) کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے۔ اور دوزخ کا داخلہ ہے۔ (واقعۃ:92-94) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **بے خوفی اور خوشخبری کی موت:** (دوسری طرف) جن لوگوں نے کہا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر بیشک فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اتریں گے کہ: نہ کوئی خوف دل میں لاؤ، نہ کسی بات کا غم کرو، اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (حم السجدہ:30) پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● (البتہ نیک لوگوں سے کہا جائے گا کہ) اے وہ جان جو (اللہ کی اطاعت میں) چین پا چکی ہے۔ اپنے پروردگار کی طرف اس طرح لوٹ کر آ جا کہ تو اس سے راضی ہو، اور وہ تجھ سے راضی۔ اور شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● **کامل اسلام والی موت:** اور اسی بات کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، اور یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو) کہ: اے میرے بیٹو! اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب فرما لیا ہے، لہٰذا تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلم ہو۔ کیا

اس وقت تم خود موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا تھا۔ جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ ان سب نے کہا تھا کہ: ہم اسی ایک خدا کی عبادت کریں گے جو آپ کا معبود ہے اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کا معبود ہے۔ اور ہم صرف اسی کے فرمان بردار ہیں۔ (البقرۃ:132-133)

پسندیدہ موت ❑ ناپسندیدہ ❑

● **شہادت کی موت:** اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو، دراصل وہ زندہ ہیں مگر تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا۔ (البقرۃ:154) پسندیدہ موت ❑ ناپسندیدہ ❑

● **پاکیزہ اور سلامتی والی موت:** اور (دوسری طرف) متقی لوگوں سے پوچھا گیا کہ: تمہارے پروردگار نے کیا چیز نازل کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: خیر ہی خیر اتاری ہے۔ (اسی طرح) جن لوگوں نے نیکی کی روش اختیار کی ہے، ان کے لیے اس دنیا میں بھی بہتری ہے، اور آخرت کا گھر تو ہے ہی سراپا بہتری، یقیناً متقیوں کا گھر بہترین ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ بسنے کے لیے وہ باغات جن میں وہ داخل ہوں گے، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہاں جو کچھ وہ چاہیں گے، انھیں ملے گا۔ متقی لوگوں کو اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کہ: سلامتی ہو تم پر! جو عمل تم کرتے رہے ہو، اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (نحل:30-32)

پسندیدہ موت ❑ ناپسندیدہ ❑

● **غیر پاکیزہ موت:** جن کی روحیں فرشتوں نے اس حالت میں قبض کیں جب انھوں نے اپنی جانوں پر (کفر کی وجہ سے) ظلم کر رکھا تھا۔ اس موقع پر لوگ بڑی فرمان برداری کے بول بولیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے۔ (ان سے کہا جائے گا) کیسے نہیں کرتے تھے؟ اللہ کو سب معلوم ہے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ لہٰذا اب ہمیشہ جہنم میں رہنے کے لیے اس کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، کیونکہ تکبر کرنے والوں کا یہی برا ٹھکانا ہے۔ (نحل:28-29) پسندیدہ موت ❑ ناپسندیدہ ❑

● **قابلِ رشک موت:** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اس کی موت پر روتے ہیں۔ پسندیدہ موت ❑ ناپسندیدہ ❑

چنانچہ کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ) (نہ آسمان رویا، نہ زمین اور نہ ان کو مہلت دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے نجات دی) (ترمذی:3255)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

● ہجرت کی موت: اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلے، پھر اسے موت آ پکڑے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے پاس طے ہو چکا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (النساء:100)

پسندیدہ موت ☐ ناپسندیدہ ☐

(5) کیا یہ کہنا صحیح ہے جیسی زندگی ویسی موت۔ ہاں ☐ نہیں ☐

(6) جو موت تو کلمہ والی ایمان والی چاہتا ہے لیکن زندگی ایمان داری دیانت داری والی پسند نہیں کرتا تو اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ ____________________

(7) آپ آخرت میں اپنے آپ کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں؟

(1) مقربین/سابقین بالخیرات (حضور کے پڑوسیوں) کی فہرست میں: ☐ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں، وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے وہی ہیں جو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں۔ وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔ شروع کے لوگوں میں سے بہت سے۔ اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے۔ سونے کے تاروں سے بنی ہوئی اونچی نشستوں پر۔ ایک دوسرے کے سامنے ان پر تکیہ لگائے ہوئے۔ سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے۔ ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔ جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا، اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے۔ اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو ان کا دل چاہے۔ اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔ یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنت میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ (الواقعۃ:26-10)

● پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھے چلے جاتے ہیں۔ (فاطر:32)

● حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتا تھا اور آپ ﷺ کے

استنجا اور وضو کے لیے پانی لایا کرتا تھا آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا مانگ ۔تو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ میں نے عرض کیا بس یہی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے معاملہ میں سجود کی کثرت کے ساتھ میری مدد کر۔(مسلم:226)

(2) اصحاب یمین/مقتصدین (عام جنتی) کی فہرست میں: ❑ اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا۔ (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں۔ اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں۔ اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں۔ اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور ڈھیر سارے پھلوں میں۔ جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی۔ اور اونچے رکھے ہوئے فرشوں میں۔ یقین جانو، ہم نے ان عورتوں کو نئی اٹھان دی ہے۔ چنانچہ انھیں کنواریاں بنایا ہے۔ (شوہروں کے لیے) محبت سے بھری ہوئی، عمر میں برابر۔ (الواقعۃ:33-27)

● پھر ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو درمیانے درجے کے ہیں۔ (فاطر:32)

(3) اصحاب شمال/ظالمین (جہنمی) کی فہرست میں: ❑ اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں، کیا بتائیں بائیں ہاتھ والے کیا ہیں ۔ وہ ہوں گے تپتی ہوئی لو میں، اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھویں کے سائے میں۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا، نہ کوئی فائدہ پہنچانے والا۔ یہ لوگ اس سے پہلے بڑے عیش میں تھے۔ یہ لوگ اس سے پہلے بڑے عیش میں تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے، تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اور کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادوں کو بھی؟ (الواقعۃ:41-48)

● پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ (فاطر:32)

(8) جو کسی چیز کو پانے کی تمنا اور ارادہ ظاہر کرے لیکن اس کے لیے تیاری بالکل نہ کرے تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اس کو اس چیز کی تمنا اور طلب ہے ہی نہیں (توبہ:46 ترمذی رقم:2459 ابن ماجہ رقم:4260) ❑ یا ایسا کہنا صحیح نہیں ❑

(9) کیا آپ کو پتہ ہے کہ مقرب بننے یا اصحاب یمین بننے کیلئے کون کونسے اعمال کرنے پڑتے ہیں اور کونسے چھوڑنے پڑتے ہیں۔

ہاں ❑ نہیں ❑

وضاحت کریں:____

____

(10) لوگوں کی زندگی کے مختلف مقاصد/ خواہشات اور تمنائیں ہوتی ہیں جنہیں پانے کیلئے وہ دن رات محنت کرتے ہیں، آپ کی تمنائیں کیا ہیں؟

- خوب پیسہ ہو ☐ ماہانہ کتنی آمدنی ہو ____________
- اپنا مکان ہو ☐ کتنا بڑا ____ کہاں ہو ____ کتنے ہوں ____________
- بیوی ہو/ شوہر ہو ☐ کیسی ہو/ کیسا ہو ____________

آپ زندگی میں اپنے آپ کو/ اپنی اولاد کو کس عہدہ/ منصب پر دیکھنا چاہتے ہیں ____________

- سواری ہو ☐ کتنی ہوں ____ کیسی ہوں ____________
- گھومنے کے اعتبار سے کیا تمنا ہے ____________
- کوئی اور تمنا اور مقصد ہو تو بتائیں ____________

____

____

(11) دنیا میں حضرت محمد ﷺ سے زیادہ کامیاب ہستی کوئی ہوسکتی ہے۔ ہاں ☐ نہیں ☐

(12) حضرت محمد ﷺ کی کامیابی کی وجہ کیا تھی

- مال کی کثرت ہاں ☐ نہیں ☐
- بڑا عالیشان گھر ہاں ☐ نہیں ☐
- دنیاوی بادشاہت ہاں ☐ نہیں ☐
- زندگی کے اونچے مقاصد ہاں ☐ نہیں ☐

(13) حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے مقاصد کیا تھے؟ ____________

____

(14) ضرورت، خواہش اور مقصد کے فرق کو واضح کریں ____________

(15) کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ حضور کی زندگی کے مقاصد میں آپ کی اتباع کرے گا وہ اتنا ہی کامیاب انسان ہے چاہے اس کے پاس مال و دولت نہ ہو وہ غریب فقیر ہی ہو۔ جی ہاں ❑ نہیں ایسا کہنا صحیح نہیں ❑

وضاحت______________________

(16) کیا آخرت کی تیاری فکر اور آخرت کی زندگی کو اپنا مقصد بنانے کی وجہ سے انسان کا دنیاوی کیریر اور مستقبل تباہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ جی ہاں ❑ نہیں بلکہ بہتر ہو جاتا ہے (نحل/97۔انفال/24) ❑

کوئی اور بات ہو تو وہ لکھیں:______________________

(17) ایک شخص کو کاروبار میں وقتی طور پر کچھ نقصان اٹھانا پڑا (یا اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا کہ وقتی نقصان میں نتیجتاً اسے فائدہ نظر آ رہا تھا) لیکن بعد میں اسے فائدہ ہوا۔ تو وقتی نقصان کی وجہ سے اسے ناکام کہا جائے گا ❑

یا بعد کے فائدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے کامیاب قرار دیا جائے گا۔ ________ ❑

● (اعراف:128۔ ہود 49۔ زخرف:35۔ طہ:132۔ یوسف:90۔ نور:52 طلاق:2 مسند احمد رقم:20739)

● ایک ڈاکو نے خوب پیسے لوٹے اور ان پیسوں پر چند دن خوب مزے کیے لیکن پھر اسے سزائے موت ہوگئی اسکو کامیاب کہا جائے گا۔ جی ہاں ❑ نہیں ❑

(18) خالد/ خالدہ کے پاس اسباب راحت (بنگلہ، دولت وغیرہ) بہت ہیں لیکن اس کی زندگی میں راحت نہیں سکون نہیں۔ راشد/ راشدہ کے پاس اسباب راحت بہت کم ہیں لیکن اس کی زندگی میں سکون اور راحت ہے تو کامیاب کون ہے؟

خالد/ خالدہ ☐ راشد/ راشدہ ☐

(19) کیا یہ ضروری ہے کہ جس شخص کے پاس اسباب راحت (دولت، پیسہ، کوٹھی، بنگلہ وغیرہ) زیادہ ہوں اس کے پاس راحت اور سکون بھی زیادہ ہو اور جس کے پاس اسباب راحت کم ہوں اس کے پاس سکون اور راحت بھی کم ہو۔

ہاں ☐ نہیں ☐

(20) آپ کس زندگی کو ترجیح دیں گے/ دیں گی جس میں اسباب راحت زیادہ ہوں ☐

جس میں راحت اور سکون زیادہ ہو ______________ ☐

(21) کیا یہ کہنا صحیح ہے جتنا دین اتنا سکون جتنی بے دینی اتنی بے سکونی (رعد:28) جی ہاں ☐ جی نہیں ☐

(22) آپ جان مال، وقت، صلاحیتوں کے استعمال میں توازن رکھتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کا اور اللہ کے دین کا حق، بندوں کا حق اپنا حق سب کا خیال رکھتے ہیں)۔ ______________ جی ہاں ☐ نہیں ☐ بہت کمزوری ہے ☐

(22/1) آپ دین سیکھنے کیلئے یومیہ کتنا وقت نکالتے ہیں: ______________

(22/2) آپ دین سکھانے/ پھیلانے کیلئے یومیہ کتنا وقت/ مال نکالتے ہیں: ______________

- کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک مسلمان پر کس علم کا سیکھنا فرض عین ہے، اور کیا سیکھنا فرض کفایہ ہے، اور کیا سیکھنا صرف بہتر ہے

____

(22/3) آپ تعلقات (ماں باپ/ بیوی بچے/ عزیز واقارب، پڑوسی) نبھانے کیلئے وقت/ مال نکالتے ہیں۔

جی ہاں ☐ نہیں ☐ بہت کمزوری ہے ☐

- کیا آپ کو ماں باپ، بیوی بچوں، عزیز واقارب، ماتحتوں مالکان کے حقوق کا پتہ ہے ______________

____

(22/4) اگر آپ کے بارے میں لوگوں سے مندرجہ ذیل باتیں پوچھی جائیں تو لوگوں کے جواب کیا ہوں گے؟

(1) آپ لوگوں کیلئے جانی، مالی، ذہنی اذیت کا باعث بنتے ہیں۔ نہیں ☐ کسی قدر ☐ بہت زیادہ ☐

(2) لوگوں کی اذیت برداشت کرتے ہیں۔ نہیں ☐ کسی قدر ☐ بہت زیادہ ☐

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) اذیت اور تکلیف دینے والوں سے بھی اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ نہیں ☐ کسی قدر ☐ بہت زیادہ ☐

(23) آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا کیسا تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ خراب ☐ بس واجبی سا ☐ بہت اچھا ☐

(24) آپ کی عبادات کی نوعیت کیا ہے۔

فرائض میں بھی کوتاہی ہے ☐ فرائض ہوجاتے ہیں ☐ نوافل کا بھی اہتمام ہوتا ہے ☐

(25) عبادات میں طبیعت نہیں چلتی حکم سمجھ کر کرنا پڑتا ہے ☐ طبیعت اور شوق سے ادا ہوتی ہیں ☐

(26) عبادات کرتے ہوئے کیا آپ بہت جلدی اکتاہٹ کا شکار تو نہیں ہوجاتے، آپ تسلسل کے ساتھ کتنی دیر عبادات کر سکتے ہیں ____________________

(27) گناہوں سے بچتا ہوں ہوجائے تو فوراً توبہ کرتا ہوں ☐ نہیں کمزوری ہے ☐

لایعنی (بے فائدہ کام) سے بہت بچتا ہوں ☐ کچھ کمزوری ہے ☐ بہت کمزوری ہے ☐

(28) کیا آپ کو 24 گھنٹے کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا دھیان (صفت احسان/ عادت کو عبادت بنانا) حاصل ہے۔

ہاں الحمدللہ ☐ بہت تھوڑا ☐ کوشش میں ہوں ☐

کیا کوشش کرتے ہیں ____________________

____

____

(29) زندگی کے چھوٹے بڑے کاموں میں رجوع الی اللہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

بہت زیادہ ☐ بہت کم ☐ کسی قدر ☐

کس طرح رجوع الی اللہ کرتے ہیں ____________________

____

(30) آپ اپنی ذاتی ضروریات (جان، صحت، قوت، ذہنی یکسوئی) کیلئے وقت/ مال نکالتے ہیں۔

جی ہاں ☐ نہیں ☐ بہت کمزوری ہے ☐

باب:1

دین سیکھنا

9اسباق: عقائد،عبادات،معاملات،اخلاق،معاشرت،دعائیں

سبق:1

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

حصہ اول: عقائد/تعارف

مذہب اسلام، ایک تعارف

سوال: دین یا مذہب کسے کہتے ہیں؟

جواب: دین یا مذہب لغت میں اس ''طریقہ اور قانون'' کو کہتے ہیں جس کی پیروی کی جائے چاہے وہ درست ہو یا غلط اور اصطلاح شریعت میں دین/ مذہب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وہ طریقہ ہے جس کو بندہ اپنے اختیار سے اپنا کر حقیقی کامیابی اور فلاح پا جائے۔

سوال: ہمارا مذہب کیا ہے؟

جواب: ہمارا دین اور مذہب اسلام ہے، یہی وہ مذہب ہے جو انسان کی نجات اور کامیابی کا ضامن ہے، دینِ اسلام جیسی جامعیت، کمال اور جاذبیت کسی دوسرے مذہب میں نہیں، یہی مذہب ساری دنیا کے لیے تا قیامت کامیابی کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب مقبول نہیں، جس نے اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب اپنایا، وہ دنیا اور آخرت کے خسارہ اور ناکامی کے علاوہ اللہ کے غیظ وغضب کا مستحق ہوا۔

سوال: دین اسلام کیا ہے؟

جواب: دین اسلام عقیدے اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے جن چیزوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، اُن کا دل میں یقین جمانا اور زبان سے اظہار اور اقرار اور اپنی زندگی کو اُس کے مطابق گزارنے کا نام مذہبِ اسلام ہے۔

سوال: اسلام کے جامع اصلاحی نظام پر روشنی ڈالیں۔

جواب: اسلام کا اصلاحی نظام چار چیزوں پر مشتمل ہے:

(1) عقائد (2) عبادات (3) معاملات (4) اخلاق

خالق سے ذہنی وقلبی تعلق سے متعلق ہدایات کا نام عقائد ہے

خالق سے جسمانی اور مالی تعلق سے متعلق ہدایات کا نام عبادت ہے

باہم انسانوں میں یا انسانوں اور دوسری مخلوقات میں جو علاقہ و رابطہ ہے، اس کی حیثیت سے جو احکام ہم پر عائد ہیں، اگر ان کی حیثیت محض قانون کی ہے تو اس کا نام معاملات ہے۔

اور اگر ان کی حیثیت قانون کی نہیں بلکہ روحانی نصیحتوں اور برادرانہ ہدایتوں کی ہے تو اس کا نام اخلاق ہے۔

قرآنِ پاک کی اصطلاح میں پہلے تعلقات کی مضبوطی اور استحکام کا نام ایمان ہے اور دوسرے تیسرے اور چوتھے کی بجا آوری کا نام عملِ صالح ہے اور ان ہی دونوں کے مجموعہ پر کامل نجات کا انحصار ہے۔ (ماخوذ از سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانیؒ)

● عقائد کی حقیقت اور اسلامی عقائد کا امتیاز

سوال: عقیدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: عقیدہ کے لفظی اور لغوی معنیٰ ''باندھنے'' کے ہیں۔

شریعت کی اصطلاح میں دین و مذہب سے متعلق وہ نظریات جو دل میں جما لیے جائیں، وہ عقیدہ کہلاتے ہیں۔

سوال: اسلام بھی عقائد کی اہمیت بیان کرتا ہے اور دیگر مذاہب بھی لیکن اسلام کس حیثیت سے عقیدہ کو اہمیت دیتا ہے اور دیگر مذاہب کس حیثیت سے فرق واضح کریں۔

جواب: توراۃ میں بعض عقیدوں کا ذکر ہے مگر ایمان کی حقیقت اور اس کی اہمیت کی تعلیم سے وہ خالی ہے، انجیل میں ایمان کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے مگر اخلاق کی سچائی، اعمال کی راستی اور دل کے اخلاص کے لیے نہیں بلکہ معجزوں اور کرامتوں کے ظاہر کرنے کے لیے اور خوارق عادت پر قدرت اور اختیار پانے کے لیے۔ اس کے برخلاف فلسفہ یونان کے بہت سے پیروؤں اور ہندوستان کے بہت سے مذہبوں نے محض ذہنی جولانی، مراقبہ، تصور، دھیان اور علم کو انسان کی نجات کا ذریعہ قرار دیا اور اخلاق و عمل سے کوئی تعرض نہیں کیا، عیسائیوں، زردشتیوں اور برہمنوں نے عقائد کو یہ وسعت دی اور ان کی ایسی تفصیل کی کہ وہ سرتاپا خیالی فلسفہ بن گئے، جس سے تصوریت عملیت پر غالب آ گئی اور انسانوں کے قوائے عمل سرد ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم نے علم و عمل، تصور اور فعل، عقلیت اور عملیت میں لزوم ثابت کیا مگر اصلی زور انسان کی عملیت پر صرف کیا اور عقائد کے اتنے ہی حصہ کا یقین و اقرار ضروری قرار دیا جو دل کی اصلاح کرے اور عمل کی بنیاد، اخلاق و عبادات کی اساس قرار پا سکے، عقائد کی فلسفیانہ الجھاؤ اور تصورات و نظریات کی تشریح و تفصیل کر کے عملیت کو برباد نہیں کیا۔

● ایمان کا تعارف اور ایمان کے 9 تقاضے

سوال: ایمان اور اسلام کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان کے اصل معنیٰ کسی کے اعتبار اور اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں اور دین کی خاص اصطلاح میں ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر ایسی حقیقتوں کے متعلق جو ہمارے حواس اور آلات ادراک کے حدود سے ماوراء ہوں جو کچھ بتلائیں اور ہمارے پاس جو علم اور جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائیں ہم ان کو سچا مان کر اس میں ان کی تصدیق کریں اور اس کو حق مان کر قبول کرلیں۔ (معارف الحدیث:1/ 49)

اور اس تصدیق کا زبان سے اظہار و اقرار کرنا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق گزارنا ''اسلام'' کہلاتا ہے، لہٰذا ایمان وہ بنیاد ہے جس پر مذہب اسلام کی عمارت قائم ہے اس کے بغیر صرف زبان سے اقرار کرنا منافقت ہے، چنانچہ ایمان کے بغیر (اللہ تعالیٰ کے یہاں) نہ اسلام معتبر ہے اور نہ عملِ صالح کا کوئی اعتبار ہے۔

سوال: مسلمان ہونے کے لیے کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت جبرئیلؑ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر چند سوالات اُمّت کی تعلیم کے لیے کیے تھے جس میں ایک سوال ایمان کے بارے میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں کلمۂ شہادت کے علاوہ، وہ بنیادی باتیں بیان فرمائی تھیں جن کی تصدیق کرنا ایمان کے لیے ضروری ہے اور وہ باتیں ایمانِ مفصل میں جمع کردی گئی ہیں۔

ایمانِ مفصل یہ ہے:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر کہ ہر خیر و شر اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر۔

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات یا عبادت میں کسی دوسرے کو شریک بنانا شرک کہلاتا ہے، جیسے ہندو بہت سے خدا مانتے ہیں، عیسائی حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی خدا مانتے ہیں۔

صفات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کسی دوسرے کیلئے ثابت کرنا، جیسے کسی پیر فقیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اولاد دے سکتا ہے یا بارش برسا سکتا ہے۔

اسی طرح عبادت میں شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی عبادت کے لائق سمجھنا، جیسے قبر کو یا پیر کو

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

عبادت کے طور پر سجدہ کرنا، اللہ کے سوا کسی پیر کے نام کی منت مانگنا یا کسی نبی یا ولی کے نام کا روزہ رکھنا وغیرہ۔

سوال: کفر کیا ہے؟

جواب: جن باتوں کی تصدیق اور اقرار ایمان کے لئے ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دینا کفر ہے، جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کا انکار کر دے، یا کسی پیغمبر کو نہ مانے، تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔ (حاشیہ:1)

سوال: ایمان کے 9 تقاضے کیا کیا ہیں؟

جواب:

پہلا تقاضہ: ایمان کی اہمیت کو پہچاننا

معاشرہ کا سدھار انسان کے اچھے کردار اور اعمال سے ہے اور اچھے اعمال کی بنیاد ایمان ہے ایمان ویقین کے بغیر نہ اچھے کاموں کی توفیق ملتی ہے نہ اچھے کاموں کو قبولیت ملتی ہے نہ اچھے کاموں پر جنت ملتی ہے۔ (حاشیہ:2)

دوسرا تقاضہ: اپنے ایمان کے بارے میں ہمیشہ فکر مند رہنا ڈرتے رہنا

اس لیے کہ:

(1) ایمان کا محل دل ہے اور دل ایک حالت پر نہیں رہتا

(2) صحابہ کرام بھی اپنے ایمان کے بارے میں فکر مند رہتے تھے

(3) خاتمہ کا کسی کو پتہ نہیں (حاشیہ:3)

تیسرا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان کے چھن جانے اور سوء خاتمہ کا خطرہ ہے ان سے بہت زیادہ بچنے کا اہتمام کرنا

درج ذیل چیزیں ایسی ہیں جن سے ایمان کے چھن جانے اور برے خاتمہ کا خطرہ ہے۔

(1) عقیدے کی خرابی (2) ایمان کا ضعف (3) گناہوں پر اصرار

(4) اعمال صالحہ پر نہ جمنا/عدم استقامت (تفصیل کے لیے دیکھیں: مجالس الابرار، مجلس:9 حاشیہ:4)

چوتھا تقاضہ: جن چیزوں سے ایمان خراب اور بوسیدہ ہو جاتا ہے ان سے بھی بچنے کا اہتمام کرنا

ان چیزوں سے ایمان خراب ہو جاتا ہے:

(1) غصہ (2) ظلم (3) بدکلامی (4) فحش گوئی (5) دوسروں کے خلاف زبان درازی (6) جھوٹ (7) زنا (8) چوری (9) شراب نوشی (10) قتل وغارت گری (11) خیانت (12) نفاق (حاشیہ:5)

پانچواں تقاضہ: جن اعمال سے ایمان پر استقامت/حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے ان کا خصوصی اہتمام کرنا

مندرجہ ذیل اعمال ایسے ہیں جن سے ایمان پر استقامت اور حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے

(1) ایمان سے متعلق مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں (2) مسواک کا اہتمام کریں

(3) اذان کے بعد کی دعاوسیلہ کا اہتمام کریں (4) باجماعت مسجد میں نماز کا اہتمام کریں

(5) ایمان کی نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے (6) ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کریں (حاشیہ:6)

چھٹا تقاضہ: جن اعمال سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، بڑھتا ہے دلوں میں راسخ ہوتا ہے ان کا بھی اہتمام کرنا

(1) کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر کریں

(2) کلمہ/ ایمانیات کی حقیقت کو خوب سوچیں اس کی دعوت دیں اس کی دعوت کو سنیں

(3) اللہ تعالیٰ کی کائناتی اور شرعی آیات ونشانیوں پر نظر کرنا

(4) کثرت طاعات (عبادات) کا اہتمام کریں

(5) موت کی یاد اور قرآن کی آیات کی تلاوت اور ان میں غور وفکر کرنے کا اہتمام کریں (حاشیہ:7)

ساتواں تقاضہ: ایمان کے شعبوں کو پہچاننا اور ان میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کرنا

تفصیل کے لیے دیکھیں سبق:2 حصہ عقائد

آٹھواں مطالبہ: ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کی کوشش کرنا

ایمان کی حلاوت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل تین کام کرنے پڑیں گے؟

(1) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

(2) اللہ کے بندوں سے اللہ کے لیے محبت

(3) اسلام پر پختگی (مشکوۃ، رقم:8 حیات المسلمین: روح چہارم)

نواں مطالبہ: ایمان خود بھی سیکھنا دوسروں کو بھی اس کی ترغیب اور دعوت دینا (حاشیہ:8)

سوال: کمال ایمان کی کیا علامت ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا سب محبتوں پر غالب ہونا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

□ **حصہ دوم: عبادات/طہارت**

سوال: طہارت کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

جواب: طہارت اسلام کا طرۂ امتیاز ہے اور طہارت بہت سے عبادات کے لیے لازمی شرط ہے۔ نیز طہارت دین کا اہم شعبہ ہے اور بذات خود مطلوب ہے، طہارت ونظافت کا اہتمام کرنے سے انسان کو طبی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، صفائی ستھرائی حفظانِ صحت میں معین ومددگار ثابت ہوتی ہے۔ (حاشیہ:9)

احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔

ایک روایت میں ہے:

جو شخص پاکی کی حالت میں سوتا ہے، فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم:1144)

ایک اور روایت میں ہے:

جو شخص اپنے گھر، آنگن اور استعمال کی چیزوں کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتا ہے تو اس سے فقر وتنگ دستی دور ہوتی ہے، اور غنا ومالداری نصیب ہوتی ہے۔ (کنز العمال، رقم:25999)

جو طہارت اور پاکیزگی کا اہتمام نہ کرے اس کے لیے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

چنانچہ حدیث میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ یا مدینہ کے ایک باغ سے گزرے، وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی، جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، ور کسی بڑی چیز میں نہیں ہو رہا ہے، پھر فرمایا: کیوں نہیں (بڑا گناہ ہے)، ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (کھجور کی ایک ہری) ٹہنی منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: امید ہے کہ جب تک وہ نہ سوکھیں ان کا عذاب ہلکا رہے۔

(بخاری، الوضوء من الکبائر أن لا یستتر من بوله، رقم:216، الموسوعة الفقهية الكويتيه، استبراء، فقرہ:8)

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں اگرچہ پیشاب کا ذکر ہے لیکن انسان کو تمام نجاستوں ہی سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اس میں کسی قسم کی لاپرواہی نہیں کرنے چاہئے، یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، استنزاہ، فقرہ:4)

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

جس گھر میں جنبی ناپاک شخص ہو، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد رقم:227)

طہارت/ ناپاکی کی قسمیں:

سوال: طہارت اور ناپاکی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ناپاکی دو طرح کی ہوتی ہے:

(1) حکمی ناپاکی (نظر نہ آنے والی) جیسے: بے وضو ہونا

(2) حقیقی ناپاکی (نظر آنے والی) جیسے: جسم پر کسی نجاست کا لگا ہوا ہونا۔

پھر حکمی ناپاکی دو طرح کی ہے:

1) چھوٹی ناپاکی (حدث اصغر) جس میں وضو/تیمم واجب ہوتا ہے۔

2) بڑی ناپاکی (حدث اکبر) جس میں غسل/تیمم واجب ہوتا ہے۔ جیسے: جنبی، حیض ونفاس سے پاک ہونی والی عورت

باطنی طہارت: طہارت حقیقیہ، حکمیہ کے علاوہ ایک اور طہارت ہے جس کو باطنی طہارت کہا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا کہ دل ودماغ گناہ اور اس کے خیالات سے، پیٹ حرام کھانے سے پاک ہو، کمائی پاک ہو۔ ان کی تفصیلات کتاب الاخلاق میں دیکھیں۔

❑ **حصہ سوم: معاملات**

سوال: ایک انسان اپنے معاملات کا اخلاقی جائزہ کیسے لے؟

جواب: اللہ تعالی نے ہمیں معاملات میں ظلم ونا انصافی سے منع کیا ہے اور عدل وانصاف احسان وایثار کا حکم دیا ہے بس اب یہ دیکھ لیا جائے کہ ہمارے معاملات ظلم ونا انصافی والے ہیں یا عدل واحسان وایثار والے ہیں۔

سوال: (1) ظلم ونا انصافی والے معاملات (2) عدل وانصاف والے معاملات (3) احسان وایثار والے معاملات ہر ایک کا حکم بتایئے۔

جواب:

(1) ظلم ونا انصافی والے معاملات:

ظلم ونا انصافی والے معاملات کی وجہ سے آدمی فاسق وگنہگار ہوجاتا ہے، ایسے معاملات آخرت میں پکڑ کا باعث بنیں گے، بسا اوقات دنیا میں بھی اس کا انجام بہت برا نکلتا ہے۔

(2) عدل وانصاف والے معاملات:

عدل وانصاف والے معاملات آخرت میں نجات کا باعث ہوں گے، ایسے معاملات کے دنیا میں بھی اچھے اثرات ونتائج نکلتے ہیں لوگوں کا اعتماد بڑھتا ہے جو کاروبار میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔

نیز معاملات میں ظلم وناانصافی سے بچنا عدل وانصاف کرنا واجب ہے۔

(3) احسان وایثار والے معاملات:

احسان وایثار والے معاملات آخرت میں بے پناہ ترقی اجر وثواب کا ذریعہ ہیں معاملات میں احسان وایثار شرعاً اگرچہ واجب نہیں، واجب تو صرف ظلم نہ کرنا اور عدل کرنا ہے۔

- لیکن حقیقت یہ ہے کہ معاملات میں عدل وانصاف سے صرف نجات ملتی ہے اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی انسان کاروبار کرے اور نتیجہ میں اسے صرف اس کا اصل سرمایہ واپس مل جائے کوئی نفع نہ ہو اور احسان وایثار ایسا ہے جیسے کوئی کاروبار کرے اور نتیجہ میں اسے اصل سرمایہ بھی واپس ملے اور نفع بھی ہو۔

لہٰذا ایمان والوں کو چاہیے کہ معاملات میں صرف عدل وانصاف پر اکتفاء وقناعت نہ کریں بلکہ احسان وایثار سے کام لیں۔

معاملات میں ظلم وعدل کی شکلیں

سوال: ظلم اور عدل کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ظلم کا مطلب ہے کسی کے حق میں ناحق تصرف کرنا حد سے گزر جانا اور عدل کہتے ہیں مستحق کو اس کا واجبی حق دینا۔

سوال: واضح کریں کن معاملات کو ظالمانہ معاملات کہا جائے گا؟ اور کون سے معاملات عدل وانصاف والے معاملات کہلائیں گے؟

جواب: حق والے کو حق نہ دینا یا پورا نہ دینا، بروقت نہ دینا، رلا رلا کے دینا، تڑپا تڑپا کے دینا ظالمانہ معاملہ ہے، حق والے کو حق پورا پورا بروقت دینا عدل وانصاف والا معاملہ ہے۔

سوال: ظلم وناانصافی والے معاملات سے بچنے کے لئے ایک مسلمان کو کن کن باتوں کا اہتمام کرنا ہوگا؟

جواب: (1) ہر حق والے کا حق پہچاننا (2) پھر اس کو پورا پورا ادا کرنا (3) بروقت ادا کرنا

(4) اگر کسی کی حق تلفی ہوگئی ہے تو اس کا حق ادا کرنا یا شرعی طریقہ کے مطابق معافی تلافی کروانا۔

(مزید تفصیلات کے لیے دیکھیں: مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات)

حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق کی فضیلت بیان کریں

جواب:

- حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (جامع الاصول، رقم: 1980)

- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (جامع الاصول، رقم:1976)

- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (جامع الاصول، رقم:1977)

- قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اچھے اخلاق''۔ (البیہقی فی شعب الایمان)

- حضرت عائشہؓ کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

صاحب ایمان (یعنی جو عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے سچا مومن ہو وہ) بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفلی نمازیں پڑھتے ہوں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہوں۔ (جامع الاصول، رقم:1974)

حصہ پنجم: معاشرت

سوال: مُعَاشَرَت کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُعَاشَرَت، عِشْرَت سے ہے، عشرت کا مطلب ہوتا ہے اختلاط، صحبت تو مُعَاشَرَت کا مطلب ہوا مل جل کر رہنا، باہمی زندگی گزارنا۔

سوال: مُعَاشَرَت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مُعَاشَرَت کی دو قسمیں ہیں

(1) حُسْنِ مُعَاشَرَت (2) سُوءِ مُعَاشَرَت

سوال: حُسْنِ مُعَاشَرَت اور سُوءِ مُعَاشَرَت کی تعریف کریں؟

جواب: حُسْنِ مُعَاشَرَت: کا مطلب ہے کہ آدمی کا ایسا طرزِ زندگی اختیار کرنا جسمیں اس کی ذات سے کسی کو کسی قسم کی اذیت نہ ہو، اور کسی قسم کی اذیت کا مطلب یہ ہے کہ

نہ بدنی اذیت ہو جیسے: مار پیٹ

نہ مالی اذیت ہو جیسے: کسی کا حق دبا لینا

نہ ذہنی اذیت ہو جیسے: کسی کو اپنے کسی بھی عمل سے ذہنی کوفت میں مبتلا کرنا

نہ عزتِ نفس سے متعلق ہو جیسے: کسی کی تحقیر، غیبت وغیرہ کرنا

اور اگر غلطی سے کبھی کسی کو اذیت پہنچ جائے تو فوراً معافی مانگ لینا اور معافی مانگنے میں کوئی عار محسوس نہ کرنا۔

سوءِ مُعَاشَرَت: ایسا طرزِ زندگی اختیار کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو خواہ کسی بھی قسم کی ہو۔

(خطبات حکیم الامت: بتغییر: 7/111_نظرۃ النعیم: سُوءُ المُعَامَلَۃِ)

❑ حصہ ششم: دعائیں

● فضیلت واہمیت

رمضان المبارک کے ہر شب و روز میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (جہنم) کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لیے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (صحیح کنوز السنۃ النبویۃ: باب الصیام، رقم 26)

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم کی جس کو اللہ تعالیٰ شانہ بادل سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا (اگرچہ کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ (ترمذی: رقم 3522)

اللہ تعالیٰ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔ (جامع الاحادیث: رقم 1906)

ایک مرتبہ رمضان المبارک کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں، دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ (الترغیب: رقم 1490)

رمضان کی ہر رات میں ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے، ''کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ (الترغیب: رقم 1500)

ایک حدیث میں ہے کہ تم رمضان میں چار کام زیادہ کرو۔ دو کاموں (کلمہ طیبہ اور استغفار) سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو، اور دو کام ایسے ہیں جن سے تمہیں چھٹکارا نہیں (یعنی ان کاموں کی تمہیں ضرورت ہے) جن دو باتوں کے بغیر تمہیں چارہ نہیں وہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہے۔ لہٰذا دعائیں خوب کی جائیں خصوصاً افطاری کے وقت اور رات کے آخری پہر میں۔ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم 1887)

● **معمولات دعا**

ایک مسلمان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام دعاؤں کو یاد کرنا مشکل ہے لیکن ان دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان میں کچھ دعاؤں کو موقع محل کے اعتبار سے دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیں ان کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً:

(1) اذان، وضو اور نماز کے بعد کے اذکار ہمارا کتابچہ ''اذان وضو اور نماز کے بعد کے مسنون اذکار'' سے دیکھ کر پڑھنے کا اہتمام کریں۔

(2) صبح شام کے مسنون اذکار کتابچہ ''صبح شام کے مسنون اذکار اور دعائیں'' سے پڑھنے کا معمول بنائیں۔

(3) روزانہ اہتمام سے ایک وقت مخصوص کر کے تضرع وزاری سے دعائیں مانگیں، اور اس کا دورانیہ بڑھاتے رہیں۔

اور جن مواقع میں بار بار کتاب دیکھ کر پڑھنا مشکل ہو تو ان مواقع کی دعاؤں کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً:

(1) سونے جاگنے کی دعائیں
(2) بیت الخلاء جانے اور وہاں سے نکلنے کی دعائیں
(3) پہننے اوڑھنے کی دعائیں
(4) کھانے پینے کی دعائیں
(5) گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعائیں
(6) عیادت اور تعزیت کی دعائیں
(7) استخارہ اور ہدایت کی دعائیں
(8) مدد اور استقامت کی دعائیں
(9) مغفرت کی دعائیں
(10) عافیت، شکر اور صبر کی دعائیں

نوٹ: ہر سبق میں روزمرہ موقع محل کی مناسبت سے مختصر دعائیں دی جائیں ان کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔

سونے جاگنے کی دعائیں

{1} سوتے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى (بخاری، رقم: 6314) اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

{2} نیند میں ڈر جائے یا برا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے۔

{3} سو کر اٹھنے کے بعد کی دعا

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری، رقم: 6324) سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

بیت الخلاء

{4} بیت الخلا جانے کی دعا

أَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث۔ (بخاری، رقم:6322)

اے اللہ! میں ناپاک جنوں (مذکر و مؤنث) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

{5} بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَذْھَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِی۔ (سنن ابن ماجہ، رقم:301)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی۔

● اسماءِ حسنیٰ 1

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ		
اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ
بے حد رحم کرنے والا	بڑا مہربان	حقیقی بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ
ہر عیب سے پاک ذات	سلامتی والا	امن دینے والا
اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ
پوری نگہبانی فرمانے والا	سب پر غالب	سب سے زبردست
اَلْمُتَکَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	
بہت بڑائی والا	پیدا فرمانے والا	

سبق:2

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/ ایمان کے شعبے

سوال: کامل مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: کامل مسلمان اسے کہتے ہیں جس میں ایمان کے تمام شعبے موجود ہوں۔ وہ شعبے مندرجہ ذیل ہیں:

تیس شعبے دل سے متعلق ہیں:

(1) اللہ پر ایمان لانا۔ (2) یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز حادث (نو پید) اور مخلوق ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔ (4) جس کسی سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرنا اور جس کسی سے بغض کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرنا۔ (5) فرشتوں پر ایمان لانا۔ (6) سب کتابوں پر ایمان لانا۔ (7) پیغمبروں پر ایمان لانا۔ (8) اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت کرنا۔ (9) قیامت کے دن پر ایمان لانا۔ (10) دوزخ کا یقین کرنا۔ (11) جنت کا یقین کرنا۔ (12) تقدیر پر ایمان لانا۔ (13) قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ (14) اخلاص۔ (15) توبہ۔ (16) توکل کرنا۔ (17) تواضع۔ (18) حیاء۔ (19) خوف۔ (20) امید۔ (21) صبر۔ (22) شکر۔ (23) عہد کا پورا کرنا۔ (24) مخلوق پر رحمت وشفقت۔ (25) خود پسندی کا ترک کرنا۔ (26) بدخواہی کا ترک کرنا۔ (27) حسد کا ترک کرنا۔ (28) کینہ کا ترک کرنا۔ (29) غصہ کا ترک کرنا۔ (30) حب دنیا کا ترک کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: فہم عبادات قلبیہ)

سات شعبے زبان سے متعلق ہیں:

(1) کلمہ توحید کا پڑھنا۔ (2) قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ (3) ذکر کرنا۔ (4) دعا کرنا۔ (5) علم سیکھنا۔ (6) علم سکھانا۔ (7) لغو اور ممنوع کلام سے بچنا۔

چالیس شعبے اعضاء سے متعلق ہیں۔

ان میں سے سولہ خود انسان کی اپنی ذات سے متعلق ہیں:

(1) طہارت حاصل کرنا (اس میں بدن، کپڑوں، جگہ کی طہارت، وضو کرنا، غسل کرنا، جنابت سے، حیض سے، نفاس سے سب کچھ داخل ہو گیا۔) (2) بدن چھپانا نماز اور غیر نماز میں۔ (3) نماز کا قائم کرنا (اس میں فرض، نفل وقضاء سب آ گیا۔)

(4) جنازہ کی تجہیز وتکفین وتدفین۔(5) روزہ (فرض ہو یا نفل۔)(6)اعتکاف (شب قدر کا تلاش کرنا بھی اس میں آ گیا۔) (7) صدقہ (اس میں زکوٰۃ، صدقہ فطر، کھانا کھلانا، اکرامِ مہمان سب داخل ہے۔)(8) حج وعمرہ۔(9) قربانی کرنا۔(10) نذر پوری کرنا۔(11) قسم کا خیال رکھنا۔(12) کفارہ ادا کرنا۔(13) معاملات میں سچائی اختیار کرنا اور غیر شرعی معاملات سے بچنا۔(14) قرضہ ادا کرنا۔(15) سچی گواہی ادا کرنا اور اس کو پوشیدہ نہ رکھنا۔ (16) اپنے دین کو بچانے کے لیے کہیں چلے جانا (اس میں ہجرت بھی آ گئی۔)

چھ اپنے اہل سے متعلق ہیں:

(1) والدین کی خدمت کرنا اور ان کو ایذاء نہ دینا۔(2) رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔(3) نکاح سے عفت و پاکدامنی حاصل کرنا۔(4) اولاد کی پرورش کرنا۔(5) اہل وعیال کے حقوق ادا کرنا (اس میں نوکر خدمت گزار سے نرمی ولطف کرنا بھی آ گیا۔)(6) مالکان کی اطاعت کرنا۔

اٹھارہ عام لوگوں سے متعلق ہیں:

(1) مسلمانوں کی جماعت کی اطاعت کرنا۔(2) حکام کی اطاعت کرنا۔(3) حکومت سے عدل کرنا۔(4) نیک کام میں مدد دینا۔(5) نیک بات بتلانا۔(6) بری بات سے منع کرنا۔(7) جہاد کرنا، اس میں سرحد کی حفاظت بھی آ گئی۔(8) لوگوں میں اصلاح کر دینا، اس میں خوارج اور باغیوں کے ساتھ قتال کرنا بھی داخل ہے کیونکہ فساد کا دفع کرنا اصلاح کا سبب ہوتا ہے۔ (9) مال کو اس کے موقع میں صرف کرنا، اس میں فضول خرچی سے بچنا بھی آ گیا۔(10) امانت ادا کرنا، اس میں خمس نکالنا بھی داخل ہے۔(11) خوش معاملگی۔(12) لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا۔(13) ایذاء دینے والی چیز جیسے کانٹا ڈھیلا راہ سے ایک طرف کرنا، ہٹا دینا۔(14) کسی حاجت مند کو قرض دینا۔(15) پڑوسی کی خاطر داری کرنا۔(16) سلام کا جواب دینا۔ (17) چھینکنے والے کو جواب دینا یعنی جب الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔(18) لہو و باطل سے بچنا۔

(فروع الایمان، حضرت تھانویؒ)

❑ حصہ دوم: عبادات/ طہارت/ وضو

سوال: طہارت حکمی کی پہلی قسم وضو کے فضائل بیان کریں۔

جواب: وضو نصف ایمان ہے۔ وضو کا حکم پچھلی شریعتوں میں بھی تھا، وضو سے ظلمت وکدورت ختم ہو کر روحانیت اور نورانیت پیدا ہو جاتی ہے، وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر اپنی امت کو اعضاء وضو کی نورانیت سے پہچان لیں گے، ہمیشہ وضو کی پابندی کرنا کامل ایمان کی نشانی ہے اور مکمل اہتمام کے ساتھ وضو کرنا کمال اسلام کی نشانی ہے، وضو

درجات بلند ہونے اور دوگنے اجر کا ذریعہ ہے۔

سوال: کب وضو کرنا فرض اور واجب ہوتا ہے کب سنت اور، مستحب ہوتا ہے، اور کب وضو کرنا مکروہ ہوتا ہے؟

جواب:

- **فرض وضو:** ان عبادات کے لیے وضو فرض ہے:

1) نماز کے لیے: خواہ نماز کوئی بھی ہو، فرض ہو یا نفل، نماز جنازہ ہو یا کوئی اور۔ 2) سجدہ تلاوت کے لیے۔

- **واجب وضو:** ان عبادات کے لیے وضو کرنا واجب ہے:

1) طواف کے لیے۔ خواہ طواف فرض ہو یا واجب ہو یا نفل۔ (ترمذی:3/284)

2) قرآن مجید چھونے کے لیے۔ (کویتیہ، مصحف:4، شامیہ:1/89)

- **سنت وضو:** ان اعمال کے لیے وضو کرنا سنت ہے:

سونے کے لیے وضو کرنا سنت ہے۔ جو باوضو سوتا ہے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے۔ (مسلم:4/2018، کویتیہ، وضو:3)

- **مستحب وضو:** ان اعمال کے لیے وضو کرنا مستحب ہے:

1) قرآن کریم کی تلاوت کے لیے
2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے
3) اذان واقامت کے لیے
4) علم دین پڑھنے کے لیے
5) وقوف عرفہ کے لیے
6) صفا مروہ کے درمیان سعی کے لیے
7) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری کے لیے
8) جنبی آدمی کا کھانے پینے کے لیے
9) دوبارہ بیوی کے قریب جانے کے لیے
10) ہر وقت باوضو رہنے کے لیے۔

- **مکروہ وضو:** وضو پر وضو کرنا مکروہ ہے جبکہ دونوں وضو کے درمیان مجلس تبدیلی نہ ہوئی ہے اور نہ ہی پہلے وضو سے کوئی عبادت ادا کی ہو۔ (کویتیہ، تجدید:2)

سوال: وضو کرنے کا مکمل طریقہ بیان کریں

جواب: قبلہ رخ ہو کر صاف ستھری اونچی جگہ پر بیٹھیں تاکہ پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر نہ پڑیں۔

نیت کریں اور بسم اللہ والحمد للہ پڑھیں۔

دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئیں۔

سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر تین بار کلی اور مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کرلیں اگر روزہ دار نہ ہوں تو غرارہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائیں اور اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کریں تاکہ حلق میں پانی نہ چلا جائے۔

سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور الٹے ہات سے اچھی طرح ناک صاف کریں لیکن روزے دار نرم گوشت سے اوپر پانی نہ لے جائے۔

دونوں ہاتھ میں پانی لے کر چہرے کو تین بار اس طرح دھوئیں کہ چہرہ کہیں سے بھی خشک نہ رہے یعنی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک پورا چہرہ دھوئیں اور ڈاڑھی کا خلال کریں، ڈاڑھی اگر گھنی ہو تو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری نہیں اور اگر گھنی نہ ہو تو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رہے چہرہ دھوتے وقت پانی زور سے منہ پر نہ ماریں۔

پہلے سیدھے پھر الٹے ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین تین بار اچھی طرح دھوئیں، گھڑی یا انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اس کو ہلالیں پھر ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں۔

ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھیں اور ہتھیلیوں سمیت گدی تک لے جائیں اور پھر واپس لوٹائیں، شہادت کی انگلی سے کانوں کے اندر کا مسح کریں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہر کا مسح کریں اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں گلے اور گدی کا مسح نہ کریں۔

پہلے سیدھے اور پھر الٹے پیر کو تین مرتبہ ٹخنوں سمیت الٹے ہاتھ سے ملیں اور اچھی طرح دھوئیں پھر الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال کریں، خلال سیدھے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور الٹے پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

سوال: وضو کے فرائض، سنتیں اور مستحبات کیا کیا ہیں؟ نیز کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:

(1) وضو کے فرائض 4 ہیں:

(1) ایک مرتبہ پورے چہرے کو دھونا، چہرے کی حد پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دورے کان کی لو تک ہے۔ (کویتیہ، وضو: 51-49)

(2) ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(3) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (4) ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

- **دھونے کا مطلب:** اعضاء وضو کو اس طرح تر کیا جائے کہ کم از کم ان سے کچھ قطرے پانی ٹپک جائے۔ (درمختار: 1/95)

چنانچہ گیلا ٹیشو پیپر، اسپرے وغیرہ سے وضو اس وقت درست ہوگا کہ جب پانی کے کچھ قطرے بھی ٹپک جائے۔

- **دھونے اور مسح میں رکاوٹ نہ ہونا:** اعضاء وضو کے دھونے میں یہ بھی ضروری ہے کہ بدن پر ایسی کوئی چیز نہ ہو جو کھال تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنے۔ (کویتیہ، وضو: 39)

چنانچہ پینٹ، ناخن پالش، تہہ دار مہندی، لپ اسٹک وغیرہ کو وضو کرتے وقت ہٹانا ضروری ہوگا، ورنہ وضو نہ ہوگا۔

● **چہرے کی حد میں اگنے والے بالوں کا حکم:** چہرے پر موجود بال جیسے مونچھوں، ابروں اور بچہ ریش، اور داڑھی وغیرہ کے بال اگر گنجان ہے تو صرف ظاہری حصہ دھونا فرض ہے، کھال تک پانی پہچانا ضروری نہیں، اور اگر گنجان نہ ہو بلکہ نیچے کھال نظر آتی ہو تو کھال تک پانی پہچانا ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ (کویتیہ، لحیۃ:15، درمختار:1/101)

(2) وضو کی سنتیں 18 ہیں:

(1) نیت کرنا (درمختار:1/105)
(2) بسم اللہ پڑھنا (کویتیہ، وضو:88)
(3) دونوں ہاتھوں کو کلائی تک دھونا (کویتیہ، وضو:90)
(4) مسواک کرنا (کویتیہ، وضو:103)
(5) کلی کرنا (کویتیہ، وضو:91)
(6) ناک میں پانی ڈالنا (کویتیہ، وضو:92)
(7) ناک جھاڑنا (کویتیہ، وضو:93)
(8) داڑھی کا خلال کرنا (کویتیہ، وضو:100)
(9) ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا (کویتیہ، التخلیل:2)
(10) پورے سر کا مسح کرنا (کویتیہ، وضو:94)
(11) کانوں کا مسح کرنا (کویتیہ، وضو:98)
(12) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا (کویتیہ، وضو:114)
(13) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (کویتیہ، التخلیل:2)
(14) ہر عضو کو تین بار دھونا (کویتیہ، وضو:102)
(15) ہر عضو کے خشک ہونے پہلے دوسرا دھونا (کویتیہ، وضو:85)
(16) ہر عضو کو مل کر دھونا (کویتیہ، وضو:87)
(17) وضو کے بعد دعا کا پڑھنا (کویتیہ، وضو:118)
(18) اعضاء وضو میں ترتیب کا خیال رکھنا (کویتیہ، وضو:86)

(3) وضو کے مستحبات 14 ہیں:

(1) ہر عضو دائیں جانب سے شروع کرنا (کویتیہ، وضو:106)
(2) قبلہ رخ ہونا (کویتیہ، وضو:108)
(3) بلند جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا (کویتیہ، وضو:109)
(4) پاک جگہ پر وضو کرنا (کویتیہ، وضو:110)
(5) وضو کرنے میں کسی دوسرے مدد نہ لینا (کویتیہ، وضو:111)
(6) گردن کا مسح کرنا (کویتیہ، وضو:114)
(7) انگوٹھی اور بالی وغیرہ کو وضو کرتے وقت حرکت دینا (کویتیہ، وضو:108)
(8) ہر عضو کو اس کی ابتداء سے دھونا یا مسح کرنا جیسے چہرے کو پیشانی کے بالوں سے دھونا شروع کرنا (کویتیہ، وضو:114)
(9) وضو کے درمیان بغیر ضرورت کے بات چیت سے گریز کرنا (کویتیہ، وضو:115)
(10) ہر عضو کو دھوتے وقت اس عضو کی مخصوص دعا کا پڑھنا (کویتیہ، وضو:117)
(11) وضو کے بعد ہاتھوں سے پانی کو نہ جھاڑنا (کویتیہ، وضو:120)

(12) برتن سے وضو کرنے کی صورت میں وضو سے فارغ ہونے کے بعد اس کے بچے ہوئے پانی پینا (کویتیہ، وضو:121)

(13) وضو سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعات نفل پڑھنا (کویتیہ، وضو:122)

(14) ہر عضو کو دھوتے وقت اور سر کا مسح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا (کویتیہ، وضو:89)

(4) وضو کے نواقض:

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں وضو کے نواقض کہتے ہیں:

(1) پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے کوئی بھی چیز نکل آئے، چاہیے ایسی چیز ہو جو عام طور سے نکلتی ہو جیسے پیشاب، پاخانہ، ریح وغیرہ، یا اسی چیز ہو جو عام طور سے نہیں نکلتی ہو جیسے پتھر، کیڑا وغیرہ (کویتیہ، وضو:140)

(2) پیشاب و پاخانہ کے مقام کے علاوہ بقیہ جسم کے جس حصہ سے بھی نجاست نکلے آئے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے بہنے والا خون، پیپ، منہ بھر کر قے۔

البتہ اگر جسم سے نکلنے والی چیز نجس نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے تھوک، ناک کی رینٹ، پسینہ، آنسوں۔ (کویتیہ، وضو:141)

(3) ایسے اعمال جس کا نجاست سے تعلق نہیں لیکن اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے:

1) بے ہوش ہو جانا۔ (کویتیۃ، وضوء:148) 2) پاگل ہونا۔ (کویتیۃ، وضوء:149)

3) نشے میں ہونا (کویتیۃ، وضوء:150) 4) لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونا۔

5) رکوع اور سجدے والی نماز میں زور سے ہنسنا۔

(5) وضو کے مکروہات 8 ہیں:

(1) وضو میں اعضاء دھوتے وقت زور سے پانی مارنا (کویتیۃ، وضوء:129)

(2) ضرورت سے زائد پانی کا استعمال کرنا (کویتیۃ، وضوء:131)

(3) بلا ضرورت اتنے کم پانی سے وضو کرنا کہ اعضاء وضو سے پانی تک نہ ٹپکے (کویتیۃ، وضوء:130)

(4) تین بار سر کا مسح کرنا (کویتیۃ، وضوء:133) (5) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (کویتیۃ، وضوء:134)

(6) مسجد کے صحن میں وضو کرنا (کویتیۃ، وضوء:135) (7) وضو کے مستحبات کو چھوڑنا (کویتیۃ، وضوء:138)

(8) وضو کے دوران دنیوی گفتگو کرنا (کویتیۃ، وضوء:115)

- حدث اصغر (بے وضو ہونے) کے احکام

بے وضو ہونے کی حالت میں درج ذیل کام کرنا ناجائز ہے۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1) ہر قسم کی نماز پڑھنا۔(کویتیہ،حدث:22)
(2) طواف کرنا۔(کویتیہ،حدث:25)
(3) بغیر غلاف یا کپڑے کے قرآن کریم چھونا(کویتیہ،حدث:26)
(4) سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر ادا کرنا

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: علماء ومشائخ کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) فقہائے مجتہدین، علمائے محدثین، اساتذہ ومشائخ طریقت اور دینی کتابوں کے مصنفین کے لیے دعائے خیر کرتے رہنا۔

(2) شرعی قاعدہ کے مطابق ان کا اتباع کرنا۔

(3) جو ان میں زندہ ہوں ان سے تعظیم اور محبت سے پیش آنا، ان سے بغض ومخالفت نہ کرنا۔

(4) حسب وسعت ان حضرات کی مالی خدمت کرنا۔

سوال: والدین، دادا، دادی، نانا، نانی اور سوتیلی والدہ کے حقوق کون کون سے ہیں؟

جواب: (1) ان کو تکلیف نہ دینا اگرچہ ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہو۔

(2) قولاً وفعلاً ان کی تعظیم کرنا۔

(3) جائز امور میں ان کی اطاعت کرنا۔

(4) اگر ان کو حاجت ہو تو مال سے ان کی خدمت کرنا اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔(حقوق الاسلام، حضرت تھانویؒ)

❑ حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق کی اہمیت، حکم بیان کریں۔

جواب: انسان صرف جسم کا نام نہیں بلکہ انسان جسم اور روح کے مجموعہ کا نام ہے، جسم کی طرح روح بھی کبھی صحتمند اور کبھی بیمار ہوتی ہے۔ دل اور روح کے بننے اور بگڑنے کی بڑی اہمیت ہے۔ اگر دل کی دنیا صحیح ہے، اس کا نظام ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے، اس میں صحیح خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ صحیح جذبات جنم لیتے ہیں، تو انسان صحت مند ہے اور اگر اس کا نظام گڑبڑ ہے تو انسان کی ظاہری زندگی کا نظام بھی گڑبڑ ہو جاتا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حقیقت کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اس طرح بیان فرمایا تھا:

> خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔(جامع الاصول، رقم:8133)

دل کے سنورنے اور بگڑنے کا کیا مطلب ہے؟ وہ کن چیزوں سے سنورتا اور کن چیزوں سے بگڑتا ہے؟ اس کی بیماریاں کیا ہیں؟ اور ان کا علاج کیسے کیا جاسکتا ہے؟ تو اس کو یوں سمجھئے کہ جس طرح ظاہر بدن کبھی تندرست ہوتا ہے کبھی بیمار، اور تندرستی قائم رکھنے کے لیے غذا ہوا وغیرہ سے تدبیر کی جاتی ہے، بیماریوں کو دفع کرنے کے لیے دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے، اسی طرح انسان کے باطن کی تندرستی کی تدبیر اپنے خالق و مالک کو پہچاننا اس کا ذکر و شکر اور اس کے احکام کی اطاعت ہمہ وقت کرنا ہے، اس کی بیماری اللہ کی یاد سے غفلت اس کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔

یہ دل کی بیماریاں، کفر، شرک، نفاق، حسد، کینہ، تکبر، نخوت، حرص، بخل، حب جاہ، حب مال، غرور وغیرہ ہیں۔

اور تندرستی یہ ہے کہ اپنے مالک حقیقی حق تعالیٰ کو پہچانے تمام نفع نقصان، تکلیف راحت کا مالک اس کو سمجھے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، کوئی تکلیف پیش آئے تو صبر سے کام لے، تمام معاملات میں اللہ پر بھروسہ کرے، اس کی رحمت کا امیدوار اور عذاب سے ڈرتا ہے، اس کی رضا جوئی کی فکر میں رہے، اور صدق واخلاق کے ساتھ تمام احکام بجالائے۔ (دل کی دنیا:12)

ان باطنی امراض سے نجات حاصل کرنے کا مکمل علاج قرآن کریم ہے: شریعت کے احکام جسم اور روح دونوں سے متعلق ہیں اسلام کے جو احکام ہماری ظاہری زندگی سے متعلق ہیں وہ علم فقہ کا موضوع ہیں، اور جو احکام ہمارے باطن کی پوشیدہ دنیا سے تعلق رکھتے ہیں وہ علم تصوف میں بیان کیے جاتے ہیں۔ (دل کی دنیا:9)

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: حُسنِ مُعَاشَرَت کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: حُسنِ مُعَاشَرَت کے فوائد درج ذیل ہیں:

(1) حُسنِ مُعَاشَرَت اللہ کی خوشنودی اور رضا کا سبب ہے

(2) حُسنِ مُعَاشَرَت کی وجہ سے آدمی لوگوں کی نگاہ میں قابل عزت مقام حاصل کرتا ہے

(3) حُسنِ مُعَاشَرَت کی وجہ سے باہمی محبتیں بڑھتی ہیں جو پرسکون زندگی کا سبب بنتی ہیں

(4) حُسنِ مُعَاشَرَت کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد بڑھتا ہے

(5) حُسنِ مُعَاشَرَت کی وجہ سے بڑے گناہوں (مثلاً بدگمانی، غیبت وغیرہ) سے انسان بچ جاتا ہے

(6) حُسنِ مُعَاشَرَت کی وجہ سے گھروں، خاندانوں، اداروں، جماعتوں میں اتحاد اتفاق کی فضا قائم ہوتی ہے

(7) حُسنِ مُعَاشَرَت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ لوگ اچھی مُعَاشَرَت اختیار کرنے والے کے قریب آتے ہیں اس سے ملنا جلنا پسند کرتے ہیں اور ایسے شخص کے لیے حدیث میں بشارت آئی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگئی؟ (سنو میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں کے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔

(ترمذی: رقم:2488)

فائدہ: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں (معارف الحدیث)

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کیا مانگنا چاہیے؟**

(1) دینی ضرورت ہو یا دنیاوی، ہمارے بس میں ہو یا نہ ہو، پھر دنیاوی اعتبار سے چھوٹی ضروری ہو یا بڑی، سب اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتے ہیں اور اللہ ہی سے مانگنا چاہیے۔ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (جامع الاصول، رقم:2135)

(2) جامع دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2131)

(3) منقول اور ماثور دعا مانگنی چاہیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب آداب الدعاء)

(4) عافیت کی دعائیں خصوصی طور پر مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2352)

(5) جنت الفردوس کی دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:7199)

(6) ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اللہ سے رہنمائی، مدد، آسانی اور شر سے حفاظت مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:7592، 9315)

- **معمولاتِ دعا**

پہننے اوڑھنے کی دعائیں:

{6} لباس اتارنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ — اللہ کے نام سے۔

{7} لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (ابوداؤد:4023)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

{8} نیا لباس پہننے کی دعا

الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي۔ (ترمذی:3560)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں حسن و جمال پیدا کرتا ہوں۔

المیزان ٹرسٹ تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MIRZA TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{9} آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

{10} مسلمان کو نئے کپڑے پہنے دیکھیں تو یہ دعا دیں

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔(ابو داؤد، رقم:4020) تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اور دے۔

● اسماء حسنیٰ

اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ
ٹھیک ٹھیک بنانے والا	صورت بنانے والا	گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ
سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	سب کچھ عطا کرنے والا	بہت روزی دینے والا
اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
سب کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والا	سب کچھ جاننے والا	تنگی کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	
فراخی کرنے والا	پست کرنے والا	

سبق:3

عقائد　عبادات　معاملات　اخلاق　معاشرت　دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/ اللہ پر ایمان لانا

سوال: کلمہ طیبہ اور اس کا ترجمہ بتائیں؟

جواب:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔)

سوال: کلمہ طیبہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: کلمہ طیبہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے طریقوں پر عمل کریں۔

سوال: کلمہ شہادت اور اس کا ترجمہ بتائیں؟

جواب:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال: کلمہ شہادت میں ہم کس بات کی گواہی دیتے ہیں؟

جواب: اس کلمے میں ہم دو باتوں کی گواہی دیتے ہیں۔

(1) توحید　(2) رسالت

سوال: توحید کی وضاحت کریں۔

جواب: کلمہ کا پہلا جز لا الہ الا اللہ میں دو چیزیں ہیں: (1) نفی یعنی مخلوق سے الوہیت کی نفی (2) اثبات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت کا اثبات۔ اور الٰہ کہتے ہیں ایسی ذات کو جو کسی کی محتاج نہ ہو، سب اس کے محتاج ہوں پس اب لا الٰہ الا اللہ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسا کوئی نہیں جو بے نیاز ہو اور سب اُس کے محتاج ہوں۔

سب سے بے نیازی تو اللہ تعالیٰ کے لیے شروع سے ہمیشہ موجود ہونا اور آئندہ بھی ہمیشہ کے لیے موجود ہونا ثابت کرتی ہے کیونکہ ان صفات میں سے کسی ایک کا بھی پایا نہ جانا حدوث کو لازم کرتا ہے اور ہر حادث محدِث کا محتاج ہے لہٰذا ان صفات کی

خدا کے لیے ضروری نہ ہونے کی صورت میں وہ بھی محدِث کا محتاج ہوگا۔

اسی طرح اس سے یہ بھی لازم آیا کہ اللہ کی ذات تمام نقائص اور عیوب سے پاک ہو اور نقائص سے منزہ ہونے میں سُننے دیکھنے اور بولنے کا ضروری ہونا بھی شامل ہے اس لیے کہ اگر خدا کے لیے یہ صفات ضروری نہ ہوں تو نقائص کے ساتھ متصف ہوگا اور اُس چیز کی طرف جو اُس سے ان نقائص کو دور کرے محتاج ہوگا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خدا کا کوئی حکم یا کام کسی غرض کی وجہ سے نہ ہو بلکہ بلاغرض ہو کیونکہ اگر خدا کے لیے بے غرض ہونا ضروری نہ ہو تو جس چیز سے اُس کی غرض پوری ہو اُس کی طرف محتاجی لازم آئے گی۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ممکنات میں سے کسی چیز کا کرنا یا نہ کرنا اُس کی لیے ضروری نہ ہو ورنہ خدا کی ان کاموں کی طرف احتیاج لازم آئے گی تا کہ اُن کو کر کے کمال حاصل کرے اور جمیع ماسوا کے جناب باری تعالیٰ کی طرف محتاج ہونے سے اس کے لیے علم، ارادہ، قدرت اور حیات واجب ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر یہ صفات اس کے لیے واجب نہ ہوں تو وہ دنیا کی ہر شے پیدا کرنے سے عاجز ہوگا۔

اسی طرح اُس سے وحدانیت بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر خداوندِ عالم یکتا نہ ہو کہ بلکہ اس کے ساتھ اُس کا کوئی شریک اور ہو تو دونوں کے عجز کی وجہ سے کوئی شے ان کی طرف محتاج نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف تمام ماسوا کی احتیاج سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام عالم حادث ہے۔ کیونکہ اگر عالم کی کوئی شے بھی قدیم ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوتی اور اللہ کی حاجتمند نہ ہوتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اور اسی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مخلوق میں کسی طرح کا کچھ اثر نہیں ہے کیونکہ مخلوقات میں سے اگر کسی چیز میں بھی کچھ اثر ذاتی ہوتا تو یقیناً وہ اثر اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حاجتمند نہ ہوتا۔

اب اس تقریر کی رو سے گویا جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا نہ کوئی واجب الوجود ہے نہ قدیم اور باقی رہنے والا ہے اور نہ کوئی ممکنات کے پیدا کرنے پر اللہ کے سوا قادر ہے اور نہ کوئی غیر متناہی معلومات کا اللہ کے سوا جاننے والا ہے اور نہ کوئی نقائص سے پاک ہے اور نہ کوئی اپنے تمام کاموں اور حکموں میں اللہ کے سوا بے غرض ہے اور نہ کوئی اللہ کے سوا مخلوق میں کچھ اثر کر سکتا ہے۔

اسی طرح وہ تمام صفات جو خدا کے لیے ضروری یا جائز یا اس کے حق میں محال ہیں کوئی اس کا شریک نہیں۔

(مجالس الابرار، مجلس:13، ص:130-31)

سوال: اللہ جل شانہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب:

- **اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے**

اللہ تعالیٰ قدیم ہے اورازلی ہے وہ ہمیشہ ہمیش سے ہے۔ اس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی پہلے نہ تھا پھر پیدا ہوگیا چنانچہ قرآن پاک میں ہے: هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ یعنی وہ اللہ تعالیٰ اول حقیقی ہے کہ اس کے لیے ابتداء نہیں اور آخر حقیقی بھی ہے کہ اس کے لیے کوئی انتہا نہیں ہے۔

- **اللہ تعالیٰ کی صفات**

صفت حیات: اللہ تعالیٰ حی ہیں یعنی زندہ ہیں اور صفت حیات ان کے لیے ثابت ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے: هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یعنی وہ زندہ ہے اور ہر چیز کا قائم رکھنے والا ہے۔

صفت سمع: یعنی اس کو شنوائی اور سننے کا وصف حاصل ہے۔ وہ تمام مخلوق کی بیک وقت دعا اور آواز کو سنتا ہے اور ایک بات کا سننا اس کو دوسری بات کے سننے سے مانع نہیں ہوتا اور عالم کی مختلف زبانیں اس کو اشتباہ میں نہیں ڈالتیں وہ بیک لحظہ پرندوں کے چہچہانے اور پہاڑوں کے اندر کیڑوں کے بھنبھنانے اور صاف چکنے پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آواز اور دریا میں مچھلیوں کی آوازیں سنتا ہے حتیٰ کہ مچھر اور چیونٹی کی باریک نسوں میں جب خون دوران کرتا ہوا ایک بند اور جوڑ سے منتقل ہوکر دوسری جوڑ کی طرف جاتا ہے تو وہ اس خون کے چلنے کی آواز کو صاف سنتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی آیا ہے: اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یعنی اللہ تعالیٰ سننے والا اخبردار ہے۔

صفت بصر: یعنی اس کو وصف بصارت حاصل ہے کہ جس کے سبب ہر چیز کو دیکھتا ہے خواہ کوئی چیز اندھیرے میں ہو خواہ اجالے میں خواہ نزدیک ہو خواہ دور ہو خواہ دن میں ہو خواہ رات میں ہو خواہ کتنی ہی چھوٹی ہو خواہ بڑی سب کو ہر وقت بلا تفاوت یکساں دیکھتا ہے کسی وقت میں کوئی شے اس سے چھپی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اس صفت کا ذکر کئی آیات میں آیا ہے۔ مثلاً اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ یعنی اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

صفت علم: وہ علم والا ہے جس سے آسمانوں اور زمین کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوا ہے اور ہوگا ان سب باتوں کو پوری تفصیلات کے ساتھ ازل ہی میں جان لیا تھا کہ فلاں وقت فلاں شخص یہ کام کرے گا اور فلاں وقت میں یہ کچھ ہوگا یہاں تک کہ اگر ساتویں آسمان پر یا تحت الثریٰ میں مچھر اپنے پر کو ہلائے یا کوئی شخص اپنے دل میں کسی طرح کا وسوسہ لائے وہ بھی اس کو معلوم ہے۔

صفت ارادہ ومشیت: غرض عالم کی کوئی چیز اللہ کے ارادہ اور مشیت سے باہر نہیں ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ ملائکہ اور شیاطین اور جن اور انس میں جو ارادہ ہے وہ اسی کا پیدا کردہ ہے۔ مخلوق کا ارادہ اللہ کے ارادے اور مشیت کے ماتحت ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا:

وَمَا تَشَآؤُنَ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ (تکویر:29)

تم خدائے رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے ہو۔

صفت قدرت: اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ کسی راہ سے وہاں عجز کا گزر نہیں ہے قرآن پاک میں ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) وہ موجود کو معدوم (ختم) اور معدوم کو موجود کرسکتا ہے۔

● **اللہ تعالیٰ کی تنزیہات**

پہلی تنزیہ: وہ کسی کا کسی چیز میں محتاج نہیں اپنی ذات اور صفات اور کسی کام میں وہ کسی کا محتاج نہیں کیونکہ اس کی ذات اور صفات کے سوا سب عالم (یعنی ماسوا اللہ) میں داخل ہے اور کل عالم اس کا محتاج ہے اور اس کا بنایا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ‌ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ۔ (فاطر:15)

یعنی اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہ ہر چیز سے بے پرواہ (یعنی اپنی ذات وصفات میں غیر محتاج) ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔

دوسری تنزیہ: اس کی ذات اور صفات کو کبھی فنا اور تغیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كُلُّ شَىۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ۔ (قصص:88) یعنی اس کی ذات کے سوا ہر شے فانی اور ہلاک ہونے والی ہے۔ لہٰذا اس کی ذات مع صفات ہمیشہ باقی رہے گی۔ نیز فرمایا: وَيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ۔ (رحمن:27) یعنی اللہ جلال اکرام والا ہمیشہ باقی رہے گا۔

تیسری تنزیہ: کوئی چیز اس پر واجب نہیں ہے۔ وجوب سے حق تعالیٰ کے اختیار کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ وہ کون ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم کرسکے۔

سوال: اسمائے حسنیٰ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نام دو طرح کے ہیں: ذاتی اور صفاتی۔ خود اللہ تو ذاتی نام ہے جبکہ دیگر تمام نام صفاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو اسمائے حسنیٰ کہتے ہیں۔

سوال: اسمائے حسنیٰ یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(معارف الحدیث: 5/60 بحوالہ: بخاری ومسلم)

یاد کرنے کے لیے ان شاء اللہ ہر سبق میں حصہ دعائیں کے تحت دس اسمائے حسنیٰ دیئے جائیں گے۔ ان اسماء کو اہتمام سے یاد کرنے کی کوشش کریں۔

سوال: بندہ کے ذمہ اللہ جل شانہ کے کون کون سے حقوق ہیں؟

جواب: (1) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق قرآن وحدیث کے موافق اپنا عقیدہ رکھنا۔

(2) عقائد، اعمال و معاملات اور اخلاق میں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوں ان کو اختیار کرنا اور جو ان کو ناپسند ہوں اسے ترک کردینا۔ (گناہ کی تفصیلات کے لے دیکھیں: ایمانیات: 105، فہم عبادات قلبیہ، توبہ)

(3) اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے۔

(4) کسی سے محبت یا بغض رکھنا یا کسی کے ساتھ احسان کرنا یا نہ کرنا یہ سب اللہ جل شانہٗ کے لیے ہو۔

❑ حصہ دوم: عبادات/طہارت/مسح، تیمم، معذور کے احکام

سوال: موزوں پر مسح کرنے کا حکم بیان کریں۔

جواب: افضل تو پیروں کا دھونا ہے تاہم موزوں پر مسح کرنا بھی چند شرائط اور مخصوص مدت کے لیے جائز ہے، کیونکہ موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں احادیث مشہور اور 80 زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں، جن میں دس صحابہ عشرہ مبشرہ ہیں۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 4)

سوال: موزوں پر مسح کن شرائط کے ساتھ جائز ہے؟

جواب: آٹھ شرائط کے ساتھ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے:

(1) مسح کرنے والا بے وضو ہو، حالت جنابت میں نہ ہو۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 7)

(2) جب وضو ٹوٹے تو اس سے پہلے موزے مکمل طہارت (باوضو) کی حالت میں پہن چکا ہو۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 8)

(3) پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر دونوں موزوں کے ظاہری حصہ (پاؤں کے اوپر کا حصہ) پر مسح کرنا ضروری ہے۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 10)

(4) موزوں کا پاک ہونا۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 8)

(5) موزے اس طرح کے ہوں کہ وضو میں جتنے پیر کو دھونا ضروری ہے۔ موزہ کم از کم اتنا ضرور ہو کہ پیر کو ڈھانپ لے۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 8)

(6) پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 8)

(7) اتنے موٹے ہوں کہ پانی کے پاؤں تک پہنچنے میں رکاوٹ بنیں۔ (کویتیہ، مسح علی الخفین: 8)

(8)ان دونوں کو پہن کر مسلسل ایک فرسخ (3 شرعی میل ،تقریبا5.5 کلومیٹر) کے بقدر چلنا ممکن ہو۔(کویتیہ،مسح علی الخفین:8)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کی مدت کتنی ہے؟

جواب: مسافر کے لیے مدت مسح تین دن تین راتیں ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔(مسلم:1/232)

مسح کی مدت کا اعتبار اس وقت سے کریں گے جس وقت وضوٹوٹ جائے ،نہ موزے پہننے کے وقت سے۔(تفہیم الفقہ:2/62)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں موزے کے اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے اگلے حصہ پر رکھے پھر ان دونوں کو پنڈلیوں کی جانب ٹخنوں کے اوپر کھینچ کر لے جائے۔(کویتیہ،مسح علی الخفین:10)

سوال: کن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (1)ہر وہ چیز جس سے وضوٹوٹ جاتا ہے اس سے مسح بھی ختم ہوجاتا ہے۔

(2)موزوں کی مدت ختم ہونے سے پہلے پاؤں کا اکثر حصہ موزے کے پھٹنے کی وجہ سے یا اتارنے کی وجہ سے باہر آجائے۔

(3)مسح کی مدت ختم ہوجائے۔اس صورت میں اگر پہلے سے وضو ہوتو صرف پیر دھونا کافی ہے مکمل وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

(4)موزے میں پانی کا داخل ہونا۔

سوال: پٹی پلستر پر مسح کن شرائط کے ساتھ جائز ہے؟

جواب: پٹی پلستر پر درج ذیل شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے:

(1)کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو یا زخمی ہو اور اسے پانی سے دھونے میں تکلیف ہوتی ہو،اور مسح کرنے سے بھی نقصان ہوتا ہو۔

(2)اعضا صحیحہ بہت تھوڑے نہ ہو جیسے صرف ایک ہاتھ یا ایک پیر،اگر ایسا ہوتو پھر تیمم لازم ہوگا۔(کویتیہ،الجبیرۃ:5)

سوال: تیمم کا حکم بیان کریں۔

جواب: تیمم کا حکم قرآن کریم اور احادیث طیبہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔اور تیمم امتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے۔(کویتیہ،تیمم:4)

سوال: تیمم کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: تیمم صحیح ہونے کی 9 شرائط ہیں:

(1)نیت کا ہونا: پاکی حاصل کرنے ،نماز پڑھنے یا کسی بھی عبادت مقصودہ ادا کرنے کی نیت کرے۔

(2)عذر کا ہونا: پانی نہ ہو یا بہت دور ہو یا قریب میں تو ہو لیکن کم ہو یا خریدنے کے لیے پیسے نہ ہو یا پانی استعمال کرنے سے معذور ہو۔(کویتیہ،تیمم:14)

(3)ایسی چیز سے تیمم کرنا جو زمین کی جنس میں سے ہو (4)ہتھیلیوں کے اندرونی حصوں کا زمین پر دومرتبہ مارنا

(5) چہرے اور ہاتھوں پر مکمل طور پر مسح کرنا (6) ایسی چیز کا لگا ہوا نہ ہونا جو مسح کے لیے مانع ہو (تفہیم الفقہ :2/65)

(7) مسلمان ہونا (کویتیہ، تیمم:6) (8) حیض ونفاس سے پاک ہونا (کویتیہ، تیمم:6)

(9) مٹی کا پاک ہونا (کویتیہ، تیمم:6)

سوال: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (1) ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹ جائے گا۔ (کویتیہ، تیمم:33)

(2) پانی کے مل جانے سے جب کہ استعمال کرنے پر قدرت بھی ہو یا معذور کے پانی استعمال کرنے پر قادر ہونے سے۔ (کویتیہ، تیمم:33)

سوال: معذور کی تعریف بیان کریں۔

جواب: شریعت مطہرہ کی نظر میں ہر وہ شخص معذور ہے جسے کوئی ایسا عذر لاحق ہو جس کے ہوتے ہوئے اس کا وضو برقرار نہیں رہتا اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے۔

سوال: آدمی معذور کب شمار ہوگا؟

جواب: جب اس کو اتنا وقت بھی نہیں ملتا جس میں یہ اپنے وضو سے (جس میں صرف فرض اعضاء دھوئے جائیں) فرض یا واجب نماز (جو بہت لمبی نہ ہو) ادا کر سکتا ہو۔ (کویتیہ، عذر:8، الدر:1/305، عمدۃ الفقہ :1/266)

سوال: آدمی کب تک معذور شمار ہوگا؟

جواب: ایک نماز کے پورے وقت میں وہ عذر ضرور پایا جائے۔ (الدر المختار:1/305)

اور اگر کسی نماز کا مکمل وقت پاکی کی حالت میں گزر گیا تو ایسا شخص شریعت کی نظر میں معذور ہونے سے نکل جائے گا۔ (کویتیہ، عذر:8، الدر:1/305)

سوال: معذور کا حکم بیان کریں۔

جواب: وہ ہر نماز کے وقت آنے پر ایک دفعہ وضو کر لے، اور اس وضو سے فرض، واجب، سنت، قضاء وغیرہ نمازیں، تلاوہ وغیرہ سب جائز ہے بشرطیکہ اس کے علاوہ کوئی دوسری ناقض وضو چیز نہ پائی جائے۔ اور جب نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس شخص کا وضو خود بخود ختم ہو جائے گا۔ (کویتیہ، عذر:7، شامیۃ :1/305-306)

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: والدین کے انتقال کے بعد ان کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: (1) ان کے لیے دعائے مغفرت ورحمت کرتے رہنا، نوافل اور صدقات مالیہ کا ثواب ان کو پہنچانا۔

(2)ان کے ملنے والوں کے ساتھ رعایت مالی، خدمت بدنی اور حسن اخلاق سے پیش آنا۔

(3)ان کے ذمہ جو قرضہ ہو اس کو اداء کرنا۔(4)کبھی کبھی ان کی قبروں کی زیارت کرتے رہنا۔

سوال: اولاد کے حقوق کون کون سے ہیں؟

جواب: (1) نیک بخت عورت سے نکاح کرے تاکہ اچھی اولاد ہو۔

(2) بچپن میں محبت کے ساتھ ان کی پرورش کرنا کیونکہ اولاد کو پیار کرنے کی بھی فضیلت آئی ہے بالخصوص لڑکیوں سے تنگ دل نہ ہونا، ان کی پرورش کرنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے اگر انا کا دودھ پلانا پڑے تو بااخلاق اور دیندار انا کو تلاش کرے کیونکہ دودھ کا اثر بچہ کے اخلاق میں آتا ہے۔

(3)ان کو علم دین و ادب سکھلانا۔

(4) جب نکاح کے قابل ہوں تو ان کا نکاح کردینا، اگر لڑکی کا شوہر مرجائے تو نکاح ثانی ہونے تک اس کو اپنے گھر آرام سے رکھنا، اس کے ضروری اخراجات برداشت کرنا۔

سوال: بہن، بھائی کے حقوق کیا کیا ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ بڑا بھائی باپ کی طرح ہے، اس سے پتہ چلا کہ چھوٹا بھائی اولاد کی طرح ہے، لہٰذا ان کے حقوق بھی والدین اور اولاد جیسے ہیں، اسی طرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کے بھی حقوق ہیں۔

سوال: رشتہ داروں کے کچھ حقوق بیان کریں؟

جواب: (1) محرم رشتہ دار اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی کوئی قدرت نہ رکھتے ہوں تو بقدر کفایت ان کے نان ونفقہ کی خبر گیری ضروری ہے۔

(2) کبھی کبھی ان سے ملتے رہنا۔ (3)ان سے تعلق ختم نہ کرنا بلکہ اگر ان سے کوئی تکلیف بھی پہنچے تو اس پر صبر افضل ہے۔

❑ حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق کے بنیادی اصول کیا کیا ہیں؟

جواب: اخلاق کے بنیادی رہنما اصول 7 ہیں:

(1) سب کا بھلا چاہنا

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

> دین سراپا خیر خواہی ہے لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ فرمایا اللہ کے لیے، اس کی کتاب لے لیے، مسلمانوں کے آئمہ (حکمرانوں) اور عام مسلمانوں کے لیے۔ (جامع الاصول، رقم:4794)

(2) جو اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔ (جامع الاصول، رقم:23)

(3) سب کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کی بنیاد پر معاملہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رحم کرنے والوں (اور ترس کھانے والوں) پر بڑی رحمت والا خدا رحم کرتا ہے، تم زمین پر رہنے بسنے والی اللہ کی مخلوق پر رحم کرو آسمان والا تم رحم کرے گا، رحم رحمٰن سے مشتق (نکلا) ہے، جس نے اس کو جوڑا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) جوڑے گا اور جس نے اس کو توڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔ (جامع الاصول، رقم:2615)

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی نہیں کرے گا۔ (جامع الاصول، رقم:9375)

(4) سب کے ساتھ احسان کی بنیاد پر معاملہ کرنا/لوگوں کے لیے گنجائش نکالنا اور لچک پیدا کرنا

قرآن کریم میں ہے:

وَأَحسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔ (البقرۃ:195)

اور احسان کرو، بے شک اللہ محبت رکھتا ہے احسان کرنے والوں سے

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ ۔ (مجادلۃ:11)

گنجائش پیدا کر دیا کرو اللہ تمہارے لیے وسعت پیدا کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم معاف کرو تمہارے ساتھ بھی معافی کا معاملہ کیا جائے گا۔ (مسند احمد، رقم:2233)

(5) سب کو قابل اہمیت اور قابل عزت سمجھنا/فرق مراتب کا خیال رکھنا

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کو دیکھ کر (غلبہ شوق و مسرت سے) ارشاد فرمایا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے، (لیکن) مومن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابل بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کی بھی قابل احترام بنایا ہے اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ (رواہ طبرانی فی المعجم الکبیر)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کا لحاظ کرکے برتاؤ کیا کریں۔(مقدمہ صحیح مسلم)

(6)معادی سوچ ہو مفادی نہ ہو/ لینے کے بجائے دینے کا جذبہ رکھنا

حدیث میں آتا ہے:

ایک شخص نے (بارگاہ رسالت میں) حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے کہ میں جب اس کو اختیار کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کریں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو (یعنی دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہو، اس کی فضولیات سے اعراض کرو اور امور آخرت کی طرف متوجہ رہو، اگر تم ایسا کروگے تو تم اس چیز سے نفرت کرنے والے ہوگے، جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور اس کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا، اور اس چیز کی طرف رغبت نہ کرو جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ ودولت) لوگ تم سے محبت کریں گے۔(مشکوٰۃ، رقم:1113)

(7)محبت نفرت، لینا دینا سب اللہ کے لیے ہونا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بندہ کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ بغض وعداوت ہے جو اللہ کے لیے ہو۔(جامع الاصول، رقم:4780)

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: سُوءِ مُعاشَرَت کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب: سُوءِ مُعاشَرَت کے نقصانات درج ذیل ہیں:

(1)سُوءِ مُعاشَرَت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

(2)سُوءِ مُعاشَرَت کی وجہ سے انسان نہ صرف یہ کہ لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے بلکہ لوگ اپنی مجالس میں اس کا ذکر برے الفاظ سے کرتے ہیں۔

(3)سُوءِ مُعاشَرَت کی وجہ سے چونکہ دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے جو دلوں میں نفرتوں، کدورتوں، رنجشوں کا باعث بن کر زندگی کو بے سکون کردیتی ہے۔

(4)سُوءِ مُعاشَرَت کی وجہ سے بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے جو مختلف پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

(5)انسان کی سُوءِ مُعاشَرَت دوسروں کے بڑے گناہوں کا سبب بنتی ہے۔ اس طرح کہ سُوءِ مُعاشَرَت سے دلوں میں کدورت اور رنجشیں پیدا ہوتی ہیں جو غیبتوں اور چغلیوں کا سبب بنتی ہیں۔

(6) سُوءِ مُعاشَرَت کی وجہ سے گھروں، خاندانوں، اداروں، جماعتوں میں اختلاف کی فضا قائم ہوتی ہے آپس میں توڑ ہوتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ سُوءِ مُعاشَرَت سے دلوں میں کدورتیں آتی ہیں، اب دلوں میں پہلی جیسی صفائی باقی نہیں رہتی۔ اور آپس کے اتحاد اتفاق کا بنیادی مدار دلوں کی صفائی ہی پر ہے۔

(7) سُوءِ مُعاشَرَت کا ایک نقصان یہ ہے کہ لوگ ایسے شخص سے دور ہوجاتے ہیں، اس سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتے، اس کے شر سے بچنے کے لیے۔ اور حدیث میں ایسے شخص کے لیے سخت وعید آئی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے

(ایک دن) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آنے دو، وہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے پھر جب وہ شخص آ کر بیٹھا تو آپ ﷺ نے اس سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کی اور مسکرا کر اس سے باتیں کرتے رہے جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس کے بارے میں ایسا ایسا کہا تھا (یعنی یہ فرمایا تھا کہ وہ شخص اپنی قوم کا برا آدمی ہے) مگر آپ ﷺ نے اس سے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات فرمائی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کرتے رہے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ کو فحش گو کب پایا؟ (یادرکھو) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک درجہ کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا جس کو لوگ اس کی برائی کے ڈر سے چھوڑ دیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس کی فحش گوئی سے ڈر کر (لوگ اس سے اجتناب کریں) (بخاری 8/15 مسلم 2/432)

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کیا نہیں مانگنا چاہیے؟**

(1) محال اور ناممکن کی دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب آداب الدعاء)

(2) گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (ترمذی:3303) (3) موت یا مصیبت کی دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول:1028)

(4) اپنی اولاد وغیرہ کے لیے بد دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2134، ابوداود، رقم:1532)

(5) اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پانے کی دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2353)

- **معمولاتِ دعا**

کھانے پینے کی دعائیں

{11} کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ۔ (مستدرك حاكم، رقم:7163) میں اللہ کے نام اور اللہ کی برکت کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں)

اور اگر بھول جائیں تو یہ پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ (ابوداؤد، رقم:3767) شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر (کھاتا ہوں)

{12} کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (ابوداؤد،رقم:3850)

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

{13} دسترخوان اٹھانے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا۔ (ابوداؤد:3849)

اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سارا صاف ستھرا بابرکت شکر ہے، ایسا شکر نہیں جو ایک بار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جائے اور اس کی حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو حمد کے لائق ہے۔

{14} دودھ پینے کی دعا

أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (ابن ماجہ،رقم:3322)

اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما

{15} کسی کے گھر دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ (مسلم،رقم:5262)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔

{16} روزہ افطار کرنے کی دعا

أَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد،رقم:2358)

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● اسماء حسنیٰ

الرَّافِعُ	المُعِزُّ	المُذِلُّ
بلند کرنے والا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا
السَّمِيعُ	البَصِيرُ	الحَكَمُ
سب کچھ سننے والا	سب کچھ دیکھنے والا	اٹل فیصلے کرنے والا
العَدلُ	اللَّطِيفُ	الخَبِيرُ
سراپا عدو انصاف	باریک بین	ہر بات سے باخبر اور آگاہ
الحَلِيمُ	العَظِيمُ	الغَفُورُ
نہایت بردبار	بڑی عظمت والا	بہت بخشنے والا

سبق:4

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/فرشتوں پر ایمان لانا

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ مخلوق ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں، یہ کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، جس کام میں لگادیے گئے ہیں، اسی میں لگے رہتے ہیں، یہ نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں نہ سوتے ہیں، یہ نہ مرد ہیں اور نہ عورت۔ ایک مؤمن کے لیے جس طرح بن دیکھے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نورانی مخلوق فرشتوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: کیا فرشتے انسانی شکل یا دوسری شکل میں آسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ اپنی شکل کے علاوہ کسی دوسری شکل میں ظاہر ہو جائیں، چنانچہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت لوطؑ کے قصّوں میں مذکور ہے کہ فرشتے انسانی شکل میں ان کے پاس آئے تھے۔

سوال: فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم۔

سوال: کیا فرشتوں کے نام بھی ہیں؟

جواب: جی ہاں! فرشتوں کے نام بھی ہیں، چند نام اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بھی بتائے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(1) حضرت جبرئیلؑ (2) حضرت میکائیلؑ (3) حضرت اسرافیلؑ (4) حضرت عزرائیلؑ

(5) حضرت مالکؑ (6) حضرت رضوانؑ (7) منکر نکیرؑ (8) ہاروت و ماروتؑ

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمّہ کام لگا رکھے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بہت سے کام سپرد کیے ہیں مثلاً حضرت جبرئیلؑ کو (جو تمام فرشتوں کے سردار ہیں) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس وحی لے جانے کی ذمہ داری سپرد فرمائی ہے اور اللہ کے حکم سے بندوں کی ضروریات پوری کرنا بھی انہی کے سپرد ہے اور حضرت میکائیلؑ بارش برسانے اور سبزہ لگانے پر مامور ہیں اور حضرت اسرافیلؑ

قیامت کے دن صور پھونکیں گے، جبکہ حضرت عزرائیلؑ روح قبض کرنے پر ماٗمور ہیں اسی طرح جنت اور جہنم کی دربانی پر بھی فرشتے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت پر بھی کچھ فرشتوں کو مامور فرمایا ہے، جو ''حَفَظَہ'' کہلاتے ہیں اور بعض فرشتے انسان کے نامۂ اعمال لکھنے پر مقرر ہیں، جن کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے، پھر کچھ فرشتے عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

سوال: اسلام نے فرشتوں پر ایمان لانے کی جو تعلیم دی ہے اس کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

جواب: اس کے دو بنیادی مقاصد ہیں:

(1) ایک یہ کہ اسلام سے پہلے بت پرست اقوام اور دوسرے اہلِ مذاہب میں ان فرشتوں کو خدائی کا جو مرتبہ دیا گیا تھا، اس غلط عقیدہ کو مٹا کر یہ حقیقت ظاہر کی جائے کہ ان کی حیثیت بے اختیار محکوم بندہ کی ہے جب تک اس کی وضاحت نہ ہوتی، کلمۂ توحید کی تکمیل ممکن نہ تھی۔

(2) دوسرا مقصد یہ ہے کہ مادہ کی خاصیتیں دیکھ کر مادہ پرست جو ان مادی خاصیتوں اور طبیعتوں کی بالذات کارفرمائی کا یقین کرتے ہیں، اس کا ازالہ کیا جائے، کیونکہ یہی پتھر ان کی ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے اور بالآخر خدا کے انکار تک ان کو لے جاتا ہے، درحقیقت ان مادی خاصیتوں اور طبیعتوں پر روحانی اسباب مسلط ہیں۔ جو خدا کے حکم سے اس کے مقررہ اصول کے مطابق نظامِ عالم کو چلا رہے ہیں، مادہ اور اس کی خاصیتیں بالذات موثر نہیں، بلکہ کوئی دوسرا ہے جو ان کو موثر بناتا ہے، اس عقیدہ سے مادیت کا بت ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جاتا ہے۔ (سیرت النبیؐ: 4/312)

سوال: فرشتوں کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) ان کے وجود کا اعتقاد رکھنا۔ (2) ان کو گناہوں سے پاک سمجھنا۔

(3) جب ان کا نام آئے تو ''علیہ السلام'' کہنا۔

(4) مسجد میں بدبودار چیز کھا کر جانے سے یا مسجد میں ہوا خارج کرنے سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس سے احتیاط کرنا۔

(5) تصویر رکھنے اور بلا ضرورت شرعی کتا پالنا، جھوٹ بولنا، جنابت میں پڑا رہنا یا بلا ضرورت شرعی یا طبعی برہنہ ہونا خواہ تنہائی میں ہو، ان سب سے احتیاط کرنا۔ (حیات المسلمین: روح نہم)

❑ حصہ دوم: عبادات/طہارت/غسل

سوال: کب غسل کرنا فرض، کب سنت اور کب مستحب ہوتا ہے؟

جواب:

- فرض غسل: بعض دفعہ غسل کرنا فرض ہوتا ہے، ایسے غسل میں بلاوجہ تاخیر کرنا گناہ ہے۔ جیسے کہ جنابت، حیض ونفاس کے بعد۔ اسی طرح مرنے والے بندے کو بھی غسل دینا (کویتیہ، غسل: 5)

● سنت غسل: بعض مرتبہ غسل کرنا سنت ہوتا ہے کرلے تو ثواب ہے نہ کرے تو گناہ نہیں جیسے:

(1) جمعہ کا غسل۔ (کویتیہ،صلاۃ الجمعہ:38،شامی:1/168)

(2) عید کی نماز سے پہلے غسل۔ (کویتیہ،صلاۃ العیدین:17،شامی1/168)

(3) احرام باندھنے سے پہلے غسل۔ (کویتیہ،احرام:108،شامی1/169)

(4) حج کرنے والے شخص کے لیے عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل۔ (تفہیم الفقہ:47،شامی:1/169)

● مستحب غسل: بعض دفعہ غسل کرنا مستحب ہوتا ہے۔ جیسے کہ

(1) سخت آندھی کے موقع پر (2) تاریکی چھانے کی صورت میں

(3) خوف اور گھبراہٹ کے وقت (4) نیا کپڑا پہننے سے پہلے

(5) عام محفل میں جانے کے لیے (6) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے

(7) خسوف (چاند گرہن) کسوف (سورج گرہن)، استسقاء (بارش کے لیے) کی نماز کے لیے غسل

(8) کافر مسلمان ہوجائے اور جنابت کی حالت میں نہ ہو ورنہ غسل فرض ہے۔ (کویتیہ،غسل:22)

(9) سفر سے واپسی پر (10) استحاضہ والی عورت کا خون رکنے کے بعد

(11) جس شخص کا جنون ختم ہوجائے یا بے ہوشی اور نشہ ختم ہوجائے اس کے لیے غسل کرنا

(12) حجامہ کرانے کے بعد (13) میت کو غسل دینے کے بعد

(14) 15 شعبان کی رات (15) مکہ میں داخل ہوتے وقت (شامی:1/169، تفہیم الفقہ:2/48)

(16) عرفہ کی رات میں (17) منی میں کنکریاں مارنے کے لیے غسل

(18) مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے (19) حج میں طواف زیارت سے پہلے غسل

(20) مدینہ میں داخل ہونے کے وقت (21) 10 ذی الحجہ کو طلوع فجر کے بعد غسل

سوال: غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے، چاہے ہاتھ اور استنجا کی جگہ پر ناپاکی ہو یا نہ ہو، پھر جسم کے جس حصے پر ناپاکی لگی ہوئی ہو اس کو دھوئے، پھر وضو کرے، استعمال شدہ پانی نالی وغیرہ میں بہہ جاتا ہو اور نہانے کی جگہ پر نہ ٹھہرتا ہو تو پاؤں بھی دھولیں، پانی اگر وہیں جمع ہوجاتا ہو تو وضو کریں لیکن پاؤں نہ دھوئیں۔
وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر سیدھے کندھے پر تین مرتبہ اور الٹے کندھے پر تین مرتبہ اس طرح پانی ڈالے کہ سارے جسم پر پانی بہہ جائے اور بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے، کان اور ناف میں خیال کرکے پانی پہنچانا چاہیے اگر پانی نہیں

پہنچے گا تو غسل نہیں ہوگا۔ غسل کرنے سے وضو بھی ہو گیا وضو کی ضرورت نہیں۔

غسل کے بعد تولیے سے اپنا بدن پونچھ لیں اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کریں اور وضو کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکیں پھر دونوں پاؤں دھوئیں۔

سوال: غسل کے فرائض، سنتیں اور مکروہات کیا کیا ہیں؟

جواب:

- **غسل میں تین فرض ہیں:**

(1) منہ بھر کر کلی کرنا، اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا یعنی منہ میں پانی لیکر اچھی طرح گھمانا۔ (کویتیہ، غسل:25)

(2) ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا۔ (کویتیہ، غسل:25)

(3) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ جسم میں بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔ (کویتیہ، غسل:24)

- **غسل کی 4 سنتیں ہیں:**

(1) نیت کرنا کہ وہ طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کر رہا ہے۔ (کویتیہ، غسل:23)

(2) غسل شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ (کویتیہ، غسل:29)

(3) سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (کویتیہ، غسل:31)

(4) اگر بدن یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہو تو غسل کرنے سے پہلے نجاست دھونا۔ (کویتیہ، غسل:31)

(5) غسل کرنے سے پہلے مسنون طریقے سے وضو کرنا۔ اگر کسی ایسی نشیبی جگہ میں کھڑے ہو کر غسل کر رہا ہے جہاں پانی جمع ہو رہا ہو تو پھر وضو میں ابھی پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دھوئے۔ (کویتیہ، غسل:32)

(6) اپنے پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (کویتیہ، غسل:35)

(7) سب سے پہلے اپنے سر پر پانی ڈالنا پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالنا پھر پورے بدن پر پانی بہانا۔ (کویتیہ، غسل:37)

(3) جسم کو ملنا۔ (4) غسل کا سنت طریقہ جو اوپر بیان کیا ہے اس کے مطابق غسل کرنا۔

- **غسل کے 3 مکروہات ہیں:**

(1) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (2) ستر کھلے ہونے کی حالت میں بغیر ضرورت بات کرنا۔

(3) پانی بہت زیادہ استعمال کرنا یا بہت کم استعمال کرنا۔

سوال: غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

جواب: غسل 4 چیزوں سے فرض ہوتا ہے:

(1) احتلام کا ہوجانا (نیند میں منی کا نکلنا) (2) جاگتے میں منی کا شہوت سے نکلنا۔

(3) صحبت کرنا، چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ (4) عورت کا حیض/ نفاس سے پاک ہونا۔

مسئلہ: جس پر غسل واجب ہو اور وہ غسل سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے ہاتھ منہ دھوئے اور کلی کرے پھر کھائے پیے۔

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اس کے لیے قرآن کریم پڑھنا یا ہاتھ لگانا اور مسجد میں جانا جائز نہیں البتہ اللہ تعالی کا نام لینا، ذکر و اذکار کرنا جائز ہے۔

وضاحت: پیشاب کی جگہ سے پیشاب کے علاوہ تین چیزیں نکلتی ہیں:

(1) منی: وہ گاڑھا پانی جو ہمبستری کرنے کے بعد یا شہوت کی وجہ سے کود کر نکلتا ہے اور اس کے بعد جوش ٹھنڈا ہوجاتا ہے اس کے نکلنے سے غسل فرض ہوجاتا ہے۔

(2) مذی: وہ چکنا پانی جو جوانی کے جوش کے وقت نکلتا یہ اور اس کے نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا اور زیادہ ہوجاتا ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(3) ودی: وہ چکنا پانی جو پیشاب کرنے کے بعد نکلتا ہے اس سے بھی وضو ٹوٹتا ہے غسل فرض نہیں ہوتا۔

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: میاں، بیوی کے حقوق کیا کیا ہیں؟

جواب: شوہر کے ذمہ یہ حقوق ہیں:

(1) اپنی وسعت کے مطابق بیوی کے خرچہ کا اہتمام کرنا۔

(2) اس کو دینی مسائل سکھلانا اور نیک عمل کی تاکید کرتے رہنا۔

(3) اس کو اپنے محرم رشتہ داروں سے وقتاً فوقتاً ملنے دینا۔

(4) اس کی غلطیوں پر اکثر صبر و سکوت کرے، اگر کبھی سزا دینے کی ضرورت ہو تو زیادہ سختی نہ کرے۔

بیوی کے ذمہ یہ حقوق ہیں:

(1) شوہر کی گنجائش سے زیادہ فرمائش نہ کرے۔ (2) اس کا مال بلا ضرورت خرچ نہ کرے۔

(3) اس کی اطاعت اور ادب و خدمت پورے طریقہ سے بجالائے البتہ غیر شرعی کام میں اس کی اطاعت نہ کرے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) اس کے رشتہ داروں سے سختی نہ کرے کہ جس سے شوہر کو رنج پہنچے، بالخصوص شوہر کے والدین کے ساتھ ادب وتعظیم سے پیش آئے۔

سوال: سسرالی عزیزوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: ان سے بھی تعلق ہوتا ہے، اس لیے ان سے بھی تعلقات میں رعایت اور احسان، اخلاق کا اہتمام کرے۔

❑ حصہ چہارم: اخلاق

● اخلاق کے درجات کی پہلی تقسیم

سوال: اخلاق کے درجات کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: اخلاق کے تین درجات ہیں (1) انصاف (2) احسان (3) ایثار

(1) عدل وانصاف والے اخلاق:

عدل وانصاف والے اخلاق آخرت میں نجات کا باعث ہوں گے، ایسے اخلاق کے دنیا میں بھی اچھے اثرات ونتائج نکلتے ہیں لوگوں کا اعتماد بڑھتا ہے۔ (مجالس الابرار: مجلس 69، کویتیة، ثواب، فقرة: 8)

نیز ظلم وناانصافی سے بچنا عدل وانصاف کرنا واجب ہے۔

(2-3) احسان وایثار والے اخلاق:

احسان وایثار والے اخلاق آخرت میں بے پناہ ترقی اجر وثواب کا ذریعہ ہیں اخلاق میں احسان وایثار شرعاً اگرچہ واجب نہیں، واجب تو صرف ظلم نہ کرنا اور عدل کرنا ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر، وابو نعیم فی الحلیة وھو حدیث حسن، الجامع الصغیر: 1/358)

نیز اخلاق میں احسان اس لیے بھی کرنا چاہیے کہ عدل وانصاف تو فرض ہے اور احسان نفل ہے اور اللہ تعالی کا ضابطہ یہ ہے کہ بندہ سے فرائض کی ادائیگی میں جو کمی ہوجاتی ہے تو اگر بندہ کے پاس نوافل بھی ہوں تو ان نوافل سے فرائض کی کمی کی تلافی کردی جاتی ہے۔

لہٰذا اخلاق میں بھی انسان کو فرائض (یعنی عدل وانصاف) کے ساتھ نوافل (یعنی احسان وایثار) کا بھی ذخیرہ رکھنا چاہیے۔

نمبر شمار	ایثار والے اخلاق کے درجے	کیفیت
1	سب سے اعلی اخلاق	اپنی ضرورت قربان کردینا دوسروں کی خواہش کی وجہ سے
2	اس سے کم	اپنی ضرورت قربان کردینا دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے
3	اس سے کم	اپنی خواہش قربان کردینا دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے

4	اس سے کم	اپنی خواہش قربان کر دینا دوسروں کی خواہش کی وجہ سے
5	اخلاق کا دھوکہ اخلاق نہیں	اپنی کسی دنیاوی غرض کی وجہ سے مندرجہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کرنا

نمبر شمار	عدم ایثار کے درجے	کیفیت
1	سب سے اعلیٰ درجہ کی بد اخلاقی	دوسروں کی ضرورت کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے
2	اس سے کم	دوسروں کی خواہش کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے
3	اس سے کم	دوسروں کی خواہش قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے
4	اس سے کم	دوسروں کی ضرورت قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے

● اخلاق کے درجات کی دوسری تقسیم

پہلا درجہ: دوسروں کو اذیت نہ دینا

دوسروں کو تکلیف نہ دینے والا سب سے بہتر انسان ہے، اپنی ذات سے دوسروں کو تکلیف نہ دینا صدقہ ہے کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم تکلیف نہ پہنچاؤ، دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا اس بڑھ کر کوئی پرہیز گاری نہیں

دوسرا درجہ: دوسروں کی اذیت برداشت کرنا

قرآن کریم میں ہے:

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (الشوریٰ:43)

اور جو شخص صبر کرلے اور معاف کردے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکلیف کو برداشت کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ان کی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے۔ (جامع الاصول، رقم:4639)

تیسرا درجہ: اذیت دینے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سب سے بڑی فضیلت یہ کہ جو تم سے توڑے اس سے جوڑو، جو تمہیں نہ دے اس کو دو، اور جو تمہیں برا بھلا کہے اس سے درگزر کرو۔ (مسند احمد۔ رقم:15618)

● اخلاق کے درجات کی تیسری تقسیم

پہلا درجہ: دوسروں کو اپنی ذات (مال، جان، وقت، صلاحیتوں) سے فائدہ پہنچانا

دوسرا درجہ: دوسروں کے ساتھ ملکر فائدہ پہنچانا

تیسرا درجہ: دوسروں کو اپنے تعلقات سے فائدہ پہنچانا

(1) سفارش کر کے (2) دعا دے کر

چوتھا درجہ: دوسروں کو اپنے بول سے فائدہ پہنچانا

(1) تسلی دے کر (2) حوصلہ افزائی کر کے (3) اچھا مشورہ دے کر

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: حُسنِ مُعاشَرَت اور سُوءِ مُعاشَرَت کا شرعی حکم کیا ہے؟ شریعت ان کو کیا اہمیت دیتی ہے؟

جواب: حسنِ مُعاشَرَت سے لوگوں کو راحت ملتی ہے اور جن چیزوں سے لوگوں کو راحت ملتی ہے شریعت میں لوگوں کو اس کا حکم دیا گیا ہے، اس کی ترغیب دی گئی ہے، اس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

سُوءِ مُعاشَرَت سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور جن چیزوں سے، کاموں سے، رویوں سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے شریعت میں اس سے منع کیا گیا ہے، اس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ بطورِ نمونہ چند مثالیں یہ ہیں؛

(1) قرآن کریم میں آتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ (مجادلة:11)

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کے لیے گنجائش پیدا کرو، تو گنجائش پیدا کر دیا کرو، اللہ تمہارے لیے وسعت پیدا کرے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ، تو اٹھ جاؤ، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں۔

(2) ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۔(النور:27)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو، اور ان میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو۔

دیکھیں ان آیات میں اپنے متعلقین کی راحت کی رعایت کا کس طرح حکم فرمایا ہے۔

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی دو دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔(مسلم: رقم:838)

دیکھیں اس حدیث میں ایک معمولی کام سے صرف اس وجہ سے کہ بدتہذیبی ہے، اور دوسروں کو اچھا نہیں لگے گا اسی لیے منع فرمادیا۔

(4) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اس درخت میں سے پہلے لہسن کھالے پھر فرمایا لہسن اور پیاز کھالے تو وہ شخص ہم لوگوں کہ پاس مسجد میں داخل نہ ہو کیونکہ فرشتے ایسی چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(نسائی: رقم:711)

دیکھیں اس خیال سے کہ دوسروں کو معمولی سی تکلیف ہوگی اسی لیے اس سے منع فرمادیا۔

(5) ابوشریح کعبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے ایک دن رات تو اس کا جائزہ ہے اور تین دن ضیافت ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں وہ کسی کے پاس اتنا ٹھہرے کہ ان کو تکلیف ہو۔ (بخاری: رقم:1088)

دیکھیں اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوا کہ کوئی ایسا کام بھی نہ کریں جس سے کسی دوسرے کے دل کو تکلیف ہو۔

(6) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جب دسترخوان بچھ جائے تو کوئی بھی نہ اٹھے یہاں تک کہ دسترخوان اٹھالیا جائے اور کوئی بھی (خصوصاً) میزبان اپنا ہاتھ نہ روکے اگرچہ سیر ہو چکے۔ یہاں تک کہ باقی ساتھی کھانے سے فارغ ہوں اور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کھاتا رہے (یا اگر کھا نہ سکے تو عذر ظاہر کردے کہ مجھے اشتہاء نہیں) کیونکہ آدمی (اگر پہلے ہاتھ روک لے تو اس) کی وجہ سے اس کا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اس کو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

(ابن ماجہ: رقم:176)

دیکھیں اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوا کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے دوسرا آدمی شرما جائے، بعض آدمی طبعی طور پر مجمع میں کسی چیز کے لینے میں شرم محسوس کرتے ہیں اور ان کو اچھا نہیں لگتا یا ان سے مجمع میں کوئی چیز مانگی جائے تو ان کو مجمع میں منع کرنا اچھا نہیں لگتا شرم کی وجہ سے، ایسے شخص کو مجمع میں نہ کوئی چیز دیں اور نہ اس سے کوئی چیز لیں۔

(7) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں اپنے والد حضرت عبداللہ کے قرضہ کے بارے میں گفتگو کے لیے حضور اکرم ﷺ کے پاس گئے پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا کہ کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں میں کیا؟ گویا کہ آپ کو یہ ناگوار ہوا۔ (جب تک کہ نام معلوم نہ ہو جائے) (ابوداود: رقم:1775)

دیکھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات صاف صاف کریں تا کہ دوسرے لوگ سمجھ سکیں، ایسی طرح بات (گول مول کر کے) نہ کریں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو اور وہ الجھن میں پڑ جائیں۔

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے لیے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اسے پسند نہیں کرتے۔ (ترمذی: رقم:669)

دیکھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خاص ادب وتعظیم یا کوئی خاص خدمت جو کسی کے مزاج کے خلاف ہو اس کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرے چاہے اپنی خواہش ہو جی چاہتا ہو، مگر دوسرے کی خواہش کو اس پر مقدم رکھے۔ بعض لوگ جو بعض خدمات میں اصرار کرتے ہیں وہ بزرگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کیسے مانگنا چاہیے؟**

(1) حرام سے بچتے ہوئے دعا مانگنی چاہیے۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(2) کچھ نہ کچھ صدقہ کے بعد دعا مانگنی چاہیے۔ (بخاری، رقم:1044)

(3) باوضو ہو کر دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:6173) (4) قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:6014)

(5) سائل کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2106 تا 2110)

(6) اول وآخر حمد اور درود پڑھنا چاہیے۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(7) اسماء حسنی کے ذریعہ دعا مانگنی چاہیے، اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگنی چاہیے۔ (''معارف القرآن'' از مفتی محمد شفیع:129/4)

(8) اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے۔ (مستدرک علی صحیح للحاکم، رقم:2482)

(9) پہلے اپنے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2123)

(10) دعا کے الفاظ تین بار کہنے چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2132)

- **معمولاتِ دعا**

گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا

{17} گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ۔ (ابوداؤد،رقم:5096)

اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لیکر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا۔

{18} گھر سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔(ابوداؤد،رقم:5095)

میں اللہ ہی کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

{19} سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔(ترمذی،رقم:3446)

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اُس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے

- **اسماء حسنیٰ**

الشَّكُوْرُ	العَلِیُّ	الكَبِیْرُ
قدردان،تھوڑے پر بہت دینے والا	بہت بلند و بالا	بہت بڑا
الحَفِیْظُ	المُقِیْتُ	الحَسِیْبُ
سب کی حفاظت کرنے والا	سب کی روزی پیدا کر کے پہنچانے والا	سب کے لیے کافی ہو جانے والا
الجَلِیْلُ	الكَرِیْمُ	الرَّقِیْبُ
بڑے اور بلند مرتبے والا	بہت کرم کرنے والا	بڑا نگہبان
المُجِیْبُ	الوَاسِعُ	الحَكِیْمُ
قبول فرمانے والا	وسعت و کشادگی والا	بڑی حکمتوں والا

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سبق:5

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

سوال: دین اور وحی کے متعلق لوگوں کو جو شکوک وشبہات ہوتے ہیں، جو دین سے دوری کا باعث بنتے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

جواب: اس کی بنیادی دو وجوہات ہیں:
(1) ہدایت کی سچی طلب کا نہ ہونا (2) شکوک وشبہات کے ازالہ کی فکر نہ کرنا۔(حاشیہ:10)

سوال: آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جس طرح اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر اور فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح ان تمام کتابوں پر بھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر نازل فرمائی ہیں، یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ یہ کتابیں بھی سچی ہیں، چنانچہ اگر کوئی شخص ان آسمانی کتابوں پر یا ان میں سے کسی ایک پر ایمان نہ لائے گا تو کافر ہو جائے گا۔

سوال: کون کونسی کتابیں کن کن پیغمبروں پر اتاری گئیں؟

جواب: حضرت آدمؑ سے لے کر ہمارے نبی پاک ﷺ تک اللہ تعالیٰ نے بہت سی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے ہیں، جیسے تورات حضرت موسیٰؑ پر، زبور حضرت داؤدؑ پر، انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن کریم حضرت محمد ﷺ پر اس کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی کتابیں انبیاء پر اتاری گئیں، جنہیں ''صحیفے'' کہا جاتا ہے مثلاً دس صحیفے حضرت آدمؑ پر، پچاس صحیفے حضرت شیثؑ پر، تیس صحیفے حضرت ادریسؑ پر اور دس یا تیس صحیفے حضرت ابراہیمؑ پر۔

سوال: کیا یہ کتابیں (تورات، زبور اور انجیل وغیرہ) تا حال اپنی اصلی تعلیمات کے ساتھ موجود ہیں؟

جواب: چونکہ قرآن کریم کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی، اس لیے یہ کتابیں تحریف سے محفوظ نہ رہ سکیں، وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے ان میں اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق تحریف کر ڈالی، اس لیے ہمارا عقیدہ ان کُتب کے بارے میں یہ ہونا چاہیے کہ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائی تھی، بعد کے زمانے میں ان میں تحریف ہوگئی اور قرآن کریم کے نازل ہونے کے بعد ان کُتب کی پیروی جائز نہیں۔

سوال: قرآن کریم کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب : قرآن کریم کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ سے تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا نازل فرمایا، قرآن کریم ایسا معجزہ ہے کہ جس کی نظیر قیامت تک کوئی نہیں بنا سکتا، قرآن کریم نے پہلی تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کردیے ہیں، قرآن کریم قیامت تک کے انسانوں کے لیے راہِ ہدایت، دستورُ العمل اور ضابطۂ حیات ہے، قرآن کریم میں بہت سے احکام اجمالاً یا تفصیلاً بیان کیے گئے ہیں پھر ان کی تشریح رسول اللہ نے اپنے قول وعمل (حدیث وسنت) سے فرمائی ہے اور قرآن کریم کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق احکام بتائے ہیں، ان سب کو ماننا اور ان سب پر عمل کرنا لازم ہے۔

قرآن کریم میں قیامت تک تحریف نہیں ہوسکتی کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے، یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآن کریم اسی طرح موجود ہے، جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا تھا، اس کے زبر، زیر اور پیش تک میں نہ کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہوگی، اسی لیے اس کی کسی سورت آیت اور لفظ بلکہ حرف تک کا انکار کرنا کفر ہے۔

سوال: آپ بتارہے ہیں کہ قرآن کریم تیئیس برس میں اترا جبکہ ہم نے پڑھا ہے کہ قرآن کریم شبِ قدر میں نازل کیا گیا ہے۔

جواب: یہ دونوں باتیں صحیح ہیں، تفصیل اس کی یہ ہے کہ قرآن کریم لوحِ محفوظ سے پہلے آسمان پر پورے کا پورا، بیک وقت رمضان المبارک کی ایک ہی رات، شبِ قدر میں نازل ہوا، اسی کو قرآن کریم میں فرمایا: "إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ" پھر اس کے بعد پہلے آسمان سے دنیا میں حضرت محمدا پر تھوڑا تھوڑا حسبِ ضرورت تیئیس (23) سال میں نازل ہوا۔

سوال: کیا قرآن کریم اسی ترتیب سے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا تھا جس ترتیب سے آج موجود ہے؟

جواب: قرآن کریم کے اترنے کی ترتیب جدا تھی اور لکھنے کی ترتیب جدا، اترنے کی ترتیب وہ نہیں جو آج ہے، اور قرآن کریم کی موجودہ ترتیب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چنانچہ جب کوئی آیت یا سورت نازل ہوتی تو حضرت جبرئیلؑ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتادیتے کہ اس آیت یا سورت کو فلاں آیت یا سورت کے بعد لکھ دیں اور آنحضرت اسی ترتیب کے مطابق صحابہ کرامؓ کو لکھوادیتے، اس طرح قرآن کریم کی موجودہ ترتیب سامنے آئی اور یہ وہی ترتیب ہے جس ترتیب سے قرآن کریم لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔

سوال: قرآن شریف کے کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟

جواب: قرآن شریف کے یہ حقوق ہیں:

(1) سیکھنا (2) پڑھتے رہنا (3) سمجھنا (4) عمل کرنا (5) ادب کرنا (6) پھیلانا

(حقوق الاسلام: تھانویؒ)

سوال: کس شخصیت کی سیرت تمام طبقات انسانی (یعنی امیر وغریب، حاکم ومحکوم، باپ بیٹا اوران کی ہر حالت (یعنی خوشی غمی، صحت بیماری) کے لیے آئیڈیل سیرت بن سکتی ہے؟

جواب: جن کی سیرت اور زندگی میں چار باتیں موجود ہوں۔

پہلی بات: اس شخصیت کی سیرت اور زندگی کے جو حالات بتائے جارہے ہیں وہ فرضی وخیالی نہ ہوں بلکہ حقیقی ہوں اور تاریخ اور روایت کے اعتبار سے مستند ہوں یعنی ہم تک وہ مستند طریقے سے پہنچے ہوں، تاریخی اعتبار سے ان کی حیثیت مشتبہ اور مشکوک نہ ہو۔ کیونکہ فرضی، خیالی واقعات سے نہ کوئی متاثر ہوتا ہے نہ ان کی پیروی کی جاتی ہے۔

دوسری بات: جس کی سیرت وزندگی کے تمام پہلو سامنے ہوں، کوئی گوشہ مخفی نہ ہو ورنہ جو گوشے سامنے ہوں گے ان کی تو پیروی ہوسکے گی جو سامنے ہی نہ ہوں گے ان کی پیروی کیسے ہوگی؟

تیسری بات: جو شخصیت تمام انسانی کمالات اور اچھی صفات کا کامل مجموعہ ہو تاکہ تمام طبقات کے لیے نمونہ بن سکے۔

چوتھی بات: وہ شخصیت جو نظریہ اور تعلیم پیش کررہی ہو وہ خود اس کا عملی نمونہ ہو یعنی جو کہے وہ کرکے بھی دکھائے۔

سوال: وہ کون سی شخصیت ہے جس کی سیرت وزندگی میں تمام طبقات انسانی اوران کی ہر حالت میں آئیڈیل بننے کی پہلی شرط (جس کی زندگی تاریخی اعتبار سے مستند اور ہر شک وشبہ سے بالاتر ہو) پائی جاتی ہیں؟

جواب: صرف اور صرف محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شخصیت ہے۔(مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیں کتاب فہم حقوق مصطفیٰ، باب 4، فصل 1)

اس لیے کہ تمام مذاہب کے بانیوں کے مقابلہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات اور زندگی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت، زندگی اور احادیث کی حفاظت۔

(1) تمام طریقوں سے ہوئی ہے، تحریر سے، زبانی، سینہ بہ سینہ، عمل سے، تعلیم وتبلیغ سے۔

(2) شروع سے ہوئی ہے۔ (3) ایک بڑی جماعت نے اس کا اہتمام کیا ہے۔

(4) درمیان میں کہیں انقطاع نہیں ہوا۔ (5) اور یہ کام انتہائی معیاری طور پر ہوا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: فہم حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

سوال: کیا ہمارے دین کے مسائل کا جو ماخذ ہے وہ صرف قرآن وحدیث ہیں یا کوئی اور ماخذ بھی ہے؟

جواب: ہمارے دین کے ماخذ چار ہیں:

(1) قرآن

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ (اعراف:3)

(لوگو!) جو کتاب تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے اتاری گئی ہے، اس کے پیچھے چلو۔

(2) حدیث

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ۔ (آل عمران:31)

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔

(3) اجماع

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۔ (نساء:115)

اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(4) قیاس/فقہ

وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۔ (لقمان:15)

اور ایسے شخص کا راستہ اپناؤ جس نے مجھ سے لو لگا رکھی ہو۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بہت زیادہ مشہور ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا والی مقرر کیا تو الوداع کہتے وقت آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

> اے معاذ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ، (اس میں قرآن آ گیا) اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ، (اس میں حدیث آ گئی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملے کا حل نہ پاؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، (جماعت اجتہاد کرے تو اجماع اگر فرد کرے تو قیاس) اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے ساتھیوں کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد:3592)

الغرض شریعت کے مسائل ان مذکورہ چار دلائل سے ثابت ہوتے ہیں۔ شریعت کا جو مسئلہ ان چاروں میں سے کسی ایک سے بھی ثابت ہو تو وہ دین میں معتبر ہوگا اور جو مسئلہ ان چاروں میں سے کسی ایک دلیل سے بھی ثابت نہ ہو وہ دین نہیں ہے اس کو نہیں لیا جائے گا۔ یہ بھی غلط ہے کہ ان چاروں میں سے کسی ایک کو نہ مانا جائے اور یہ بھی غلط ہے کہ ان چاروں دلائل سے تجاوز کر کے مزید کسی من گھڑت دلیل سے شریعت کا مسئلہ ثابت کیا جائے۔ (تحفۃ العلماء بتغیر یسیر:56/2)

سوال: اجماع کسے کہتے ہیں؟

جواب: اجماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کسی زمانہ میں کسی دینی مسئلہ پر امت کے تمام مجتہدین کے اتفاق کا نام ہے۔(تحفہ بتغیر یسیر:56/2)

سوال: قیاس/ فقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قیاس/ فقہ اظہار مسائل (یعنی قرآن وحدیث کی گہرائیوں میں چھپے مسائل کو ظاہر کرنے) کا نام ہے ایجاد و مسائل (یعنی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنی طرف سے مسائل گھڑنے) کا نام نہیں اور فقیہ (فقہ کے ماہر) کی حیثیت قانون دان کی ہوتی ہے قانون ساز کی نہیں۔

نمبر شمار	ملکی قانون	اسلامی قانون
1	آئین (متنی قانون)	اسلامی آئین (قرآن وحدیث)
2	اس کے بعد ہر صوبہ میں ایک ہائی کورٹ ہوتا ہے اس کا چیف جسٹس قانون ساز نہیں قانون دان ہوتا ہے۔	ملکی آئین میں جن کو چیف جسٹس کہتے ہیں اسلام کی اصطلاح میں انہیں مجتہد کہتے ہیں (1. امام ابوحنیفہؒ، 2. امام مالکؒ، 3. امام شافعیؒ، 4. امام احمد بن حنبلؒ) یہ بھی اسلامی قانون سازی نہیں کرتے قانون دان ہوتے ہیں۔
3	جس طرح چیف جسٹس (قانون ملکی کے ماہرین) کے فیصلوں کو بطور نظیر قانون کی کتاب PLD میں نقل کرلیا جاتا ہے اور ماتحت عدالتیں PLD کا حوالہ دے کر فیصلہ دیتی ہیں۔	اسی طرح مجتہدین (قانون اسلامی کے ماہرین) کے فیصلوں (فتوے) فقہ کی کتابوں (ہدایہ، شامی، عالمگیری، وغیرہ) میں محفوظ کرلیے گئے اور مفتی حضرات امام ابوحنیفہؒ نے یوں فرمایا کہہ کر اپنا فیصلہ (فتویٰ) نقل کرتے ہیں۔
4	جس طرح ملک کے کسی صوبہ میں رہنے والے کا یہ کہنا غلط ہے کہ میں صرف پاکستان کے آئین کو مانتا ہوں قومی اسمبلی، ہائیکورٹ، سپریم کورٹ ماتحت عدالتیں اور ان کے فیصلے اور جو تشریح یہ آئین کی کرتے ہیں وہ مجھے منظور نہیں۔ یہ PLD کے حوالے دیتے ہیں، براہ راست آئین کے حوالے نہیں دیتے تو اس صورت میں ملک کا قانون کیسے کس کے ذریعے چلے گا اور کون اس کو نافذ کرے گا۔	اسی طرح کسی مسلمان کا یہ کہنا غلط ہے کہ میں صرف قرآن وحدیث کو مانتا ہوں، اجماع، قیاس، فقہ، چاروں ائمہ مجتہدین ان کی فقہ اور مفتی حضرات کے فتوؤں کو میں نہیں مانتا، یہ اپنے فتوؤں میں ابو حنیفہؒ کا حوالہ دیتے ہیں براہ راست قرآن وحدیث کا حوالہ نہیں دیتے۔

5	جس طرح ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، ماتحت عدالتوں سے فیصلہ سننے والا سمجھتا ہے کہ یہ جج کی رائے نہیں بلکہ آئین کا فیصلہ ہے نیز ان عدالتوں کو بے کار کہنے والا جس طرح توہین عدالت کا مرتکب کہا جاتا ہے۔	اسی طرح ائمہ نے جو فقہ مرتب فرمائی ہے یہ ان کے ذاتی فیصلے نہیں بلکہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں اور ان کو اور ان کی فقہ کو بے کار سمجھنے والا بھی عدالت عالیہ اور قوانین اسلام کی توہین کر کے فاسق شمار ہوگا۔ نوٹ: عوام کی آسانی کے لیے علماء نے فقہ کی بعض کتابوں (جیسے بہشتی زیور وغیرہ) میں صرف مسائل لکھ لیے قرآن وحدیث کے دلائل طوالت کی وجہ سے وہاں نہیں لکھے اور بعض کتابوں میں مسائل اور قرآن وحدیث سے ان کے دلائل دونوں لکھ دیے ہیں جیسے (1) شرح معانی الآثار للطحاویؒ (2) فتح القدیر لابن الھمامؒ (3) نصب الرایہ للزیلعیؒ (4) الجواھر النقی للماردینیؒ (5) عمدۃ القاری للعینیؒ (6) فتح الملھم لمولاناالعثمانیؒ (7) بذل المجھود لمولانا السھارنپوریؒ (8) اعلاء السنن لمولانا ظفر احمد العثمانیؒ (9) معارف السنن لمولانا البنوریؒ (10) فیض الباری شرح صحیح البخاریؒ
6	پھر ہم روز مرہ کے مسائل میں دیکھتے ہیں کہ ایک ملزم کی گرفتاری کو ایک عدالت جائز قرار دیتی ہے اور دوسری ناجائز۔ جبکہ قانون کی کتاب دونوں کے سامنے ایک ہی ہے مگر اس خاص واقعہ پر قانون کے انطباق میں اختلاف ہوتا ہے اور آج تک کسی نے اس اختلاف کو ''مہمل بات'' قرار نہیں دیا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:1/36)	اسی طرح چاروں ائمہ اجتہاد ہمارے دین کی عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) ہیں جب کوئی متنازعہ فیہ مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو کتاب وسنت کے دلائل پر غور کرنے کے بعد وہ اس کے بارے میں فیصلہ فرماتے ہیں ایک کی رائے یہ ہوتی ہے کہ یہ جائز ہے دوسرے کی رائے یہ ہوتی ہے کہ یہ ناجائز ہے اور تیسرے کی رائے یہ ہوتی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور چونکہ سب کا فیصلہ اس امر کے قانون نظائر اور کتاب وسنت کے دلائل پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لیے سب کا فیصلہ لائق احترام ہے۔ (باعث رحمت) گو عمل کے لیے ایک ہی جانب کو اختیار کرنا پڑے گا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:1/36)

مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

7	پھر جس طرح دنیا میں آج جب بھی کسی شخص کو قانون کے بارے میں کوئی بات معلوم کرنی ہوتی ہے تو وہ کسی ماہر قانون کی طرف رجوع کرتا ہے قانون کی کتابیں براہ راست دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا، اب اگر بالفرض وہ کسی ایسے ماہر قانون کے بارے کے پاس جاتا ہے جس کی علمی مہارت اور تجربہ مسلم ہے اور جس کے بارے میں اسے یقین ہے کہ یہ مجھے دھوکا نہیں دے سکتا اور وہ ماہر قانون کسی قانونی نکتے کی وضاحت کرتا ہے تو اس کا فرض یہ ہے کہ اس کی بات پر اعتماد کرکے اس پر عمل کرے، پھر اگر بالفرض اسے اتفاقاً قانون کی کوئی کتاب ہاتھ لگ جاتی ہے اور اس کا کوئی جملہ اسے بظاہر اس ماہر قانون کی بتائی ہوئی بات کے خلاف محسوس ہوتا ہے تب بھی اس کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ ماہر قانون کی بات کو رد کردے، بلکہ اس کو عمل اسی ماہر قانون کی بات پر کرنا ہوگا اور کتاب کے بارے میں یہ سمجھنا ہوگا کہ اس کا صحیح مطلب کچھ اور ہے جو میں نہیں سمجھ سکا، وجہ یہ ہے کہ قانون کی کتابوں سے کوئی نتیجہ نکالنا ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے بلکہ اس کے لیے اس فن کی مہارت اور وسیع تجربہ درکار ہے۔	یہ بات اس سے کہیں زیادہ صحت کے ساتھ قرآن وسنت پر صادق آتی ہے کہ ان سے مسائل شرعیہ کا استنباط ان علوم کی زبردست مہارت کا متقاضی ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیں المجلہ 1/40) الغرض عوام کا کام اپنے امام کی تقلید ہے ان کو چاہیے کہ ہر حال میں اپنے امام مجتہد کے قول پر عمل کریں اور اگر انہیں کوئی حدیث امام کے قول کے خلاف نظر آئے تو اس کے بارے میں یہ سمجھیں کہ اس کا صحیح مطلب یا صحیح محمل ہم نہیں سمجھ سکے اور جس امام کی ہم نے تقلید کی ہے انہوں نے اس کے ظاہری مفہوم کو کسی دوسری قوی دلیل کی بناء پر چھوڑا ہے، عوام کے لیے اس طرز عمل کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ورنہ احکام شریعت کے معاملے میں جو شدید افراتفری برپا ہوگی اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔(تقلید کی شرعی حیثیت:94)

❑ حصہ دوم: عبادات/نماز

سوال: نماز کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

جواب: نماز کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے، نماز تمام انبیاءؑ کی شریعتوں کا بنیادی رکن ہے، نماز دین اسلام کا ستون ہے، نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے، نماز تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے، نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت ہے، نماز نعمتوں کی شکر گزاری کا نام ہے، نماز بھلائی کا دروازہ ہے، نماز تحفہ آسمانی ہے، نماز گناہوں سے پاک صاف ہونے کا ذریعہ ہے، نماز پر گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے، نماز رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز نبی کریم ﷺ کی آخری وصیت ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور نماز پڑھنے والا مسلمان شہداء کے ساتھ ہوگا، نماز جنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، نماز بندہ مومن کی کرامت ہے، نماز جسم اور روح کی غذا ہے، نماز سکون اور اطمینان کی باعث ہے، نماز خواہشات نفسانی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

نماز میں سستی کرنا منافقین کا کام ہے، بعض علماء کے نزدیک جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے، نماز چھوڑنے والے سے اللہ کی حفاظت اٹھ جاتی ہے، نماز چھوڑنے والے کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، نماز چھوڑنے والا آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا، نماز چھوڑنے والوں کا حشر قیامت کے دن قارن، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

سوال: نماز کی قسمیں، ان کے اوقات اور حکم بیان کریں۔

جواب:

نام	حکم	وقت	عدد	صفت
نماز فجر	فرض	صبح صادق سے طلوع شمس تک	2رکعت	جہری (بلند آواز سے)
نماز ظہر	فرض	زوال کے بعد سے مثل ثانی (جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے) تک	4رکعات	سری (آہستہ آواز سے)
نماز عصر	فرض	مثل ثانی سے سورج غروب ہونے تک	4رکعات	سری
نماز مغرب	فرض	سورج غروب ہونے سے شفق احمر (مغربی جانب آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہنے) تک	3رکعات	جہری
نماز عشاء	فرض	شفق احمر کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک	4رکعات	جہری
نماز جمعہ	فرض	وقت ظہر	2رکعات	جہری
نماز وتر	واجب	عشاء کے بعد سے لیکر صبح صادق تک	3رکعات	غیر رمضان میں سری انفرادی رمضان میں جہری جماعت تیسری رکعت میں قنوت
نماز عید	واجب	اشراق کے وقت سے لیکر زوال تک	2رکعات	جہری، 6 تکبیرات زوائد کے ساتھ
فجر کی سنتیں	سنت مؤکدہ	نماز فجر سے پہلے	2رکعات	
ظہر کی سنتیں	سنت مؤکدہ	4رکعات ظہر سے پہلے 2رکعات ظہر کے بعد	6رکعات	
مغرب کی سنتیں	سنت مؤکدہ	مغرب کے بعد	2رکعات	

عشاء کی سنتیں	سنت مؤکدہ	عشاء کے بعد	2 رکعات	
جمعہ کی سنتیں	سنت مؤکدہ	4 جمعہ سے پہلے، 6 رکعات جمعہ کے بعد	10 رکعات	
تراویح	سنت مؤکدہ	عشاء کے بعد وتر سے پہلے	20 رکعات	
عصر کی سنتیں	سنت غیر مؤکدہ	عصر سے پہلے	4 رکعات	
عشاء کی سنتیں	سنت غیر مؤکدہ	عشاء سے پہلے	4 رکعات	
تہجد	نفل	صبح صادق سے پہلے	2 سے 10 رکعات	
اشراق	نفل	اشراق کے بعد	6 رکعات	
چاشت	نفل	جب سورج خوب زیادہ اونچا ہوجائے اور دھوپ تیز ہوجائے اس وقت سے زوال سے پہلے پہلے تک	4 رکعات	
سنن زوال	نفل	زوال کے بعد	4 رکعات	
اوابین	نفل	مغرب کی سنتوں کے بعد	6 رکعات	
تحیۃ المسجد	نفل	مسجد میں داخل ہونے کے وقت	2 رکعات	بشرطیہ مکروہ وقت نہ ہو
تحیۃ الوضوء	نفل	وضو کرنے کے بعد	2 رکعات	بشرطیہ مکروہ وقت نہ ہو
نماز استخارہ	نفل	جس وقت کسی چیز کی رہنمائی کی ضرورت ہو	2 رکعات	سلام پھیرنے کے بعد استخارہ کی دعا
نماز استسقاء	نفل	بارش کی ضرورت کے وقت	2 رکعات	جہری، جماعت کے ساتھ
نماز کسوف	نفل	سورج گرہن کے وقت	2 رکعات	جہری، جماعت کے ساتھ
نماز خسوف	نفل	چاند گرہن کے وقت	2 رکعات	سری، انفرادی

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: عام مسلمانوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب:

(1) ہر مسلمان سے محبت کرنا اور دشمنی نہ کرنا۔ (2) جو بات اپنے لیے پسند ہو وہ اس کے لیے بھی پسند کرنا۔

(3) ہمیشہ اس کی بھلائی چاہنا۔ (4) اس کے ساتھ احسان کرنا۔

(5) اس سے نرمی اور خوش اخلاقی سے گفتگو کرنا۔ (6) چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کی عزت کرنا۔
(7) اس کے سلام کا جواب دینا۔ (8) اس کی دعوت قبول کرنا۔
(9) اس کا ہدیہ قبول کرنا۔ (10) اس کی سفارش قبول کرنا۔
(11) اس کی درخواست کو سننا۔ (12) اس کو ناامید نہ کرنا۔
(13) ملاقات کے وقت سلام کرنا اور اگر مصافحہ بھی کرے تو بہتر ہے۔
(14) اس کو چھینک آئے تو اس کے "الحمد اللہ" کہنے پر "یرحمك اللہ" کہنا۔
(15) اس کے ذمہ کی رعایت کرنا۔ (16) اس کے احسان کا اچھا بدلہ دینا۔
(17) اس کی نعمت کا شکریہ اداء کرنا۔ (18) اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا، نہ جان کی اور نہ عزت کی۔
(19) اس سے بدگمانی نہ کرنا۔ (20) اس سے حسد اور بغض نہ رکھنا۔
(21) اس کی غیبت نہ کرنا۔ (22) اس کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھنا۔
(23) تیسرے کو تنہا چھوڑ کر دو آدمیوں کا آپس میں باتیں نہ کرنا۔
(24) اس کی بے عزتی نہ کرنا۔ (25) اس کی تکلیف کو دور کرنا۔
(26) مسلمان بھائی کی غلطی کو معاف کرنا۔ (27) اس کے عیب کو چھپانا۔
(28) اس کے عذر کو قبول کرنا۔ (29) اس کے رونے پر رحم کرنا۔
(30) ضرورت پڑنے پر اس کی مدد کرنا۔ (31) اس کی حاجت پوری کرنا۔
(32) اس کی حفاظت اور محبت کرنا۔ (33) اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرنا۔
(34) اس کی گمشدہ چیز اس کو پہنچا دینا۔ (35) دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو ان میں صلح کرانا
(36) اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو تو اس کی مدد کرنا اور اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روکنا۔
(37) اگر سواری پر سوار نہ ہو سکے یا اس پر بوجھ نہ لا دسکے تو اس کو سہارا دینا۔
(38) اگر وہ اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کرنا۔
(39) مر جائے تو جنازہ پر حاضر ہونا۔ (40) بیمار ہو عیادت کرنا۔
(41) جس قدر ممکن ہو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق حسنہ کون کون سے ہیں؟

جواب:

- **اچھا سوچنا، مثبت سوچنا منفی سوچ سے بچنا**

(1) سب کا بھلا چاہنا، سب کے لیے خیر خواہی کا جذبہ، مفادی نہیں معادی سوچ یعنی لینے کے بجائے دینے کا جذبہ، حاجتمندوں کی اعانت، سخاوت (جان، مال، صلاحیتوں سے)، ہر حق والے کے حق کی ادئیگی کی فکر، عدل وانصاف سے بڑھ کر احسان ایثار، عفوودرگزر، صبر وتحمل، قناعت کا جذبہ ہو۔

(2) سب کو قابل اہمیت اور عزت سمجھنا، چھوٹا بن کر رہنا، امتیازی شان، نام نمود وشہرت کی طلب نہ رکھنا۔

(3) جو اپنے لیے پسندیدہ ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا جو اپنے لیے ناپسند ہو دوسروں کے لیے ناپسند کرنا۔

(4) جڑنے جوڑنے کا، صلہ رحمی کا جذبہ ہو، محبت کرنا محبتیں پھیلانا، اللہ کے لیے محبت کرنا اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا، سینہ کو بلاوجہ کی کدورت، نفرت، حسد، کینہ، بغض سے پاک رکھنا۔

(5) بلاوجہ کسی سے بدگمانی، شک وشبہ نہ کرنا، نیتوں پر حملہ نہ کرنا۔ الزام نہ لگانا

(6) حساسیت سے بچنا، چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا نہ بنانا۔

(7) کسی سے اختلاف ہوجائے تو انتقامی جذبہ سے بچنا

- **اچھا بولنا**

(1) لایعنی اور فضول باتوں سے بچنا

(2) سچائی اور زبان کا پکا ہونا وعدوں کا پورا کرنا

(3) اپنے بول سے دوسروں کی حوصلہ افزائی تعریف کرنا۔

(4) ضرورتمند کی جائز سفارش کرنا، اس کو تسلی دینا اور اس کے لیے دعا کرنا۔

(5) نرم اور خوبصورت لہجہ استعمال کرنا۔

(6) دوسروں کو نیکی اور اچھی بات کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔

(7) شکوے شکایتیں، الجھنا، بحث مباحثہ، منوانا، عذر توڑنے سے بچنا۔

(8) موقع محل دیکھ کر بولنا بے موقع نہ بولنا۔

(9) بے جا مذاق/استہزانہ کرنا۔

(10) حقوق کے مطالبہ میں زبان کا صحیح استعمال کرنا۔

(11) اختلاف کے وقت مہذب زبان استعمال کرنا۔

(12) غصہ، سخت الفاظ استعمال کرنے سے احتراز کرنا۔

● **اچھا سننا**

(1) بات کو توجہ سے سننا۔

(2) دوسرے کی بات نہ کاٹنا۔

(3) کسی کی برائی غیبت، چغل خوری سننے سے بچنا۔

(4) سنی سنائی بات پر اعتماد نہ کرنا بلکہ تحقیق کرنا

● **اچھا دیکھنا**

(1) دوسروں کی خوبیاں دیکھنا۔

(2) دوسروں کے عیوب کے بجائے اپنے عیوب پر نگاہ ہونا۔

(3) بڑوں کو عقیدت اور چھوٹوں کو شفقت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(4) دوسروں کی نعمتوں کے بجائے اپنی نعمتوں کو دیکھنا، گننا۔

● **رویہ اور اچہرہ کے اچھے تاثرات**

(1) لوگوں سے ملنا جلنا، نرم خوئی، اچھی خصلت کہ جس کی وجہ سے لوگ بھی بے تکلف محبت کریں، ملنا جلنا پسند کریں۔

(2) خندہ پیشانی سے ملنا۔ (3) مسکرا کر ملنا۔

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: حُسنِ مُعاشَرت اور سُوءِ مُعاشَرت کا شرعی حکم کیا ہے؟ شریعت ان کو کیا اہمیت دیتی ہے؟

جواب:

(9) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کسی شخص کے لیے حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔

(ترمذی: رقم: 667)

دیکھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس کسی کا دل آپ کی طرف سے میلا ہوجائے۔

(10) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اورآواز پست کرتے۔(ترمذی:رقم:660)

دیکھیں اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ساتھیوں کی اتنی رعایت رکھنی چاہئے کہ ان کو آپ کی آواز سے بھی تکلیف نہ ہو۔

(11) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو جہاں جگہ ملتی لوگوں کے آخر میں وہیں بیٹھ جاتا تھا۔(ابوداود:رقم:1421)

دیکھیں اس حدیث سے بھی مجلس کا ادب ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو اتنی سی تکلیف بھی نہ پہنچائی جائے۔

(12) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ مروی ہے:

جب مریض کی بیمار پرسی کرنے جائے تو اس کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ جائے۔

دیکھیں اس حدیث میں کس قدر معمولی بات کی رعایت رکھی گئی ہے کہ کسی کے پاس زیادہ بیٹھنا بھی اس کی ناگواری کا سبب نہ بھی بنے کیونکہ بعض اوقات کسی کے بیٹھنے سے مریض کو کروٹ بدلنے میں یا پاؤں پھیلانے میں یہ بات چیت کرنے میں معمولی تکلیف ہوتی ہے، البتہ جس کے بیٹھنے سے راحت ہو وہ بیٹھ سکتا ہے۔

(13) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کرلے۔

(بخاری:رقم:860)

دیکھیں اس حدیث میں جمعہ کا غسل ضروری ہونے کے لیے یہ علت بیان فرمائی ہے کہا بتدائے اسلام میں اکثر لوگ غریب مزدوری پیشہ تھے میلے کپڑوں میں پسینہ نکلنے کی سے بدبوآتی تھی اس لیے جمعہ کا غسل واجب کیا گیا پھر اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کی کوشش واجب ہے کہ کسی کو کسی سے معمولی تکلیف نہ پہنچے۔

(14) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

کیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اپنا حال بیان نہ کروں۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا میری ایک رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر

اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپ ﷺ اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ ﷺ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروزہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل گئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔(نسائی:رقم:1326)

دیکھیں اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس سے سونے والے کی کس قدر رعایت ہے کہ ایسی آواز نہ ہو جس سے سونے والا جاگ اٹھے اور پریشان ہو۔

(16) عمرو بن عبداللہ بن صفوان،حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دودھ، پیوسی (یعنی بوہلی) اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ ان دنوں اعلی وادی میں تھے۔ میں اجازت مانگے اور سلام کیے بغیر داخل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔(ترمذی:رقم:621)

(17) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔(ترمذی:رقم:535)

(18) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نبی ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزہ رکھتی ہے کام بھی کرتی ہے اور صدقہ بھی کرتی ہے، لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی خیر نہیں وہ دوزخی ہے ۔ اس نے کہا: اور فلاں عورت صرف فرض نمازیں پڑھتی ہے اور (پنیر) کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے کسی بھی شخص کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جنتی ہے۔(سلسلۃ الصحیحۃ:رقم:449)

دیکھیں ان احادیث میں غور کرنے سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی اذیت کے اسباب کی روک تھام کے لیے نہایت ضروری ہے شریعت نے خاص طور پر اس کا اہتمام کیا کہ کسی کی کوئی حرکت، کوئی حالت دوسرے شخص کے لیے کسی بھی درجے میں بھی کسی قسم کی کوئی تکلیف واذیت یا طبیعت پر بوجھ یا پریشانی ذہنی وقلبی تشویش یا ناپسندیدگی یا دل کے مکدر (خراب) ہونے کا سبب اور ذریعہ نہ ہو، اور اس کے لیے جناب نبی کریم ﷺ نے نہ یہ کہ صرف اپنے اقوال اور افعال سے ہی اس کے اہتمام کرنے پر اکتفاء کیا بلکہ خادمین کی ذرا سی بے توجہی کے موقع پر ان کو صحیح آداب پر عمل کرنے پر مجبور فرمایا اور ان سے کام لے کر بھی بتلایا۔

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کیسے مانگنا چاہیے؟**

(11) نیک اعمال کا وسیلہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب آداب الدعاء)

(12) اخلاص کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ (تفسیر روح المعانی:151/6)

(13) قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2126-2125)

(14) جیسے دنیا میں اپنی درخواست منظور کرانے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں یقین دلانے کے لیے پوری کوشش کرتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے بھی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ (حیاۃ المسلمین، روح ششم)

(15) رغبت و شوق سے دعا مانگنی چاہیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب آداب الدعاء)

(16) آواز پست کرکے آداب خداوندِ کا لحاظ رکھتے ہوئے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2129)

(17) دعا مانگنے اور سننے والے کا آمین کہنا۔ (جامع الاصول، رقم:2124)

(18) گڑگڑا کر الحاح وزاری کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2124)

(19) فراغت کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنے چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2110)

- **معمولاتِ دعا**

گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا

{20} مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (ترمذی، رقم:3433)

پاک ہے اے اللہ آپ کی تعریف، گواہ ہوں کہ کوئی تیرے سوا معبود نہیں مغفرت چاہتا ہوں توبہ کرتا ہوں۔

{21} بازار کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(ترمذی:3428، سنن ابن ماجہ:2235)

اکیلے اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حکمرانی ہے اور اسی کے لیے ہر طرح کی حمد وثناء وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں ہے اسی کے ہاتھ میں سارا خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

{22} سفر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ (مسلم:998/2)

یا اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرماتا ہے۔

● اسماء حسنیٰ

اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ
اپنے بندوں کو چاہنے والا	بڑی بزرگی والا	زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا
اَلشَّھِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَکِیْلُ
ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے	برحق و برقرار رہنے والا	کارساز، کام بنانے والا
اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ
بڑی طاقت وقوت والا	شدید قوت والا	سرپرست ومددگار

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سبق:6

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/ رسولوں پر ایمان لانا

سوال: نبوّت یا رسالت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ سب حاکموں کا حاکم اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں بندوں کے لیے اپنے احکام نازل فرمائے ہیں اور بندوں تک یہ احکام پہنچانے کے لیے کچھ خاص لوگوں کو منتخب فرمایا، ان خاص لوگوں کو جو احکامِ الٰہی بندوں تک پہنچانے کی ذمہ داری دی گئی، یہ ذمّہ داری نبوّت اور رسالت کہلاتی ہے اور یہ خاص بندے نبی اور رسول کہلاتے ہیں۔ چونکہ رسول اور نبی اللہ کے خاص اور مقرّب بندے ہوتے ہیں، اس لیے ان پر ایمان لانا، ان کی تعظیم اور اطاعت کرنا فرض ہے اور ان کا انکار یا توہین کرنا کفر ہے۔

سوال: انبیاءِ کرامؑ کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: ہر مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ اجمالاً تمام انبیاءِ کرامؑ پر ایمان لائے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ:

1. مقرب ہیں: انبیاءِ کرامؑ اللہ تعالیٰ کے مقرّب و محترم بندے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت و رسالت کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

2. افضل ہیں: تمام انبیاءِ کرامؑ صدق، امانت اور علم و حکمت میں تمام مخلوقات سے بلند و برتر ہیں۔

3. معصوم ہیں: تمام انبیاءِ کرامؑ ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں، خصوصاً کفر و شرک سے معصوم ہیں اور ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوّت ملنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی حفاظت فرمائی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ نبوت اور رسالت ایسا جلیل القدر منصب ہے کہ جس سے تمام انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی وابستہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امّت کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے نبی کے ہر قول و فعل میں پیروی کریں، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور ناپسندیدہ بات کی پیروی کا حکم نہیں دیتے، اس لیے ضروری ہے کہ تمام انبیاء کرام گناہوں سے معصوم اور پاک ہوں۔

4. بشر ہیں: تمام انبیاءِ کرامؑ بشر اور پاک ترین انسان ہیں، ان کی ہستیاں فرشتوں سے علیٰحدہ ہیں، چونکہ وہ بشر تھے اس لیے بشری تقاضے بھی پورے کرتے تھے، ان کی بیویاں اور اولاد بھی تھیں اور وہ کھاتے پیتے اور سوتے بھی تھے۔

5. ذمہ داریاں پوری کرنے والے ہیں: جس طرح تمام انبیاءِ کرامؑ پر اور ان پر نازل کردہ کُتب پر اور معجزات پر اجمالاً ایمان لانا فرض ہے، اسی طرح اس بات پر ایمان رکھنا بھی لازم ہے کہ تمام انبیاءِ کرامؑ نے فریضۂ دعوت و تبلیغ بحسن وخوبی مکمل طور پر

انجام دیا ہے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کتنے پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے لے کر ہمارے نبی پاک ﷺ تک بہت سے پیغمبر اس دنیا میں بھیجے ہیں، جن میں سے بعض کا تذکرہ قرآن کریم اور احادیث شریف میں بھی ہے اور بعض روایات میں اگر چہ تمام انبیائے کرامؑ کی تعداد سوا لاکھ اور بعض میں سوا دو لاکھ آئی ہے مگر بہتر یہی ہے کہ انبیائے کرامؑ کی صحیح تعداد کا علم اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیا جائے اور اجمالاً تمام انبیائے کرام پر ایمان رکھا جائے۔

انبیائے کرام کی تعداد بہت ہیں ان میں سے 26 انبیاء کرام کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔قرآن کریم میں ہے:

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۔ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۔ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۔ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۔ (انعام:83-86)

یہ ہماری وہ کامیاب دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی۔ہم جس کو چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔بیشک تمہارے رب کی حکمت بھی بڑی ہے، علم بھی کامل ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا۔ (ان میں سے) ہر ایک کو اہم نے ہدایت دی، اور نوح کو ہم نے پہلے ہی ہدایت دی تھی، اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا، یحیٰ، عیسیٰ اور الیاس کو (بھی ہدایت عطا فرمائی) یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔ نیز اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو ہم نے دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔

ان آیات میں 18 انبیاء کرام کا ایک ہی جگہ تذکرہ ہے۔ بقیہ سات رہ جاتے ہیں جن میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام، آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ حضرت ہود وصالح وشعیب علیہم السلام اور حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل علیہما السلام کا نام شامل ہے۔

ان 26 انبیاء کرام میں پانچ اولوالعزم انبیاء کرام ہیں۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ۔ ان پانچوں جلیل القدر ہستیوں کا تذکرہ دو جگہ قرآن شریف میں اکٹھے آتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ (احزاب:7)

اور (اے پیغمبر) وہ وقت یاد رکھو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا اور تم سے بھی، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ

اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے نہایت پختہ عہد لیا تھا۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ۔ (شوریٰ:13)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ طے کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا، اور جو (اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ تم دین کو قائم کرو۔

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی نبی یا رسول کے ہاتھوں (نبوت کے برحق ہونے کو ثابت کرنے کے لیے) ظاہر ہونے والی وہ عجیب وغریب بات جو عام معمول کے خلاف اور ظاہری اسباب کے بغیر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال: کیا تمام پیغمبروں کو معجزے دیے گئے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی دنیا میں رسول بنا کر بھیجا، اس کو معجزے بھی دیے تاکہ لوگوں کے سامنے ان کا پیغمبر ہونا واضح طور پر ثابت ہو جائے، چنانچہ حضرت ابراہیمؑ پر آگ کا ٹھنڈا ہونا، حضرت صالحؑ کے لیے حاملہ اونٹنی کا پہاڑ میں سے پیدا ہونا، حضرت داوٗدؑ کے لیے لوہے کا موم کی طرح نرم ہونا، حضرت سلیمانؑ کے لیے جنات اور ہواؤں کا تابعدار ہونا، حضرت موسیٰؑ کے لیے لکڑی کا اژدھا بن جانا اور بغل میں دست مبارک دے کر باہر نکالنے سے ہاتھ کا چمکدار ہونا، حضرت عیسیٰؑ کا بحکم الٰہی مُردوں کو زندہ کرنا اور مادرزاد نابینا کی بینائی بحکم الٰہی دست مبارک پھیر کر لوٹا دینا وغیرہ وغیرہ۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام رسولوں میں سب سے افضل تسلیم کیا جائے۔

سوال: وہ کون سے کمالات ہیں جو دنیا میں کسی نبی کے پاس نہیں تھے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے؟

جواب: وہ دس کمالات ہیں:

(1) عہد و میثاق (2) عمومی رسالت (3) ختم نبوت (4) دائمی معجزہ (قرآن)

(5) جوامع الکلم (6) رعب ونصرت (7) محبوب خالق (8) رحمت عالم

(9) امان عالم (10) خزائن عالم (زمینی خزانے)

سوال: وہ کون سے کمالات ہیں جو آخرت میں کسی نبی کے پاس نہیں ہوں گے وہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوں گے؟

جواب: وہ تین کمالات ہیں:

(1) مقامِ وسیلۃ وفضیلۃ (2) مقام محمود وشفاعتِ عظمیٰ (3) مقامِ اولیت

سوال: وہ کون سی خصوصیات ہیں جو کسی بھی نبی کی امت کو دنیا میں حاصل نہ تھیں وہ آپ ﷺ کی امت کو حاصل ہیں؟

جواب: وہ دس خصوصیات ہیں:

(1) خیر الامم (2) مال غنیمت کا حلال ہونا (3) پوری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ

(4) احکام کے اعتبار سے آسانیاں (5) جمعہ کے دن کا تحفہ (6) بھول چھوک کی معافی

(7) عمومی عذاب الٰہی سے حفاظت (8) پوری امت کا گمراہی پر جمع نہ ہونا (9) زمین پر اللہ کے گواہ

(10) نماز کی صفیں ملائکہ کی صفوں کے مشابہ

سوال: وہ کون سی خصوصیات ہیں جو کسی بھی نبی کی امت کو آخرت میں حاصل نہ ہوں گی وہ آپ ﷺ کی امت کو حاصل ہوں گی؟

جواب: وہ دس خصوصیات ہیں:

(1) روشن پیشانی (2) دوسری امتوں پر گواہی

(3) سب سے پہلے پل صراط سے گزرنا اور جنت میں داخلہ (4) عمل تھوڑا ثواب زیادہ

(5) جنت میں سب سے زیادہ تعداد

(6) دنیا میں آنے کے اعتبار سے پیچھے لیکن قیامت کے دن آگے (تفصیل کے لیے دیکھیں: فہم حقوق مصطفیٰ کورس)

سوال: کیا حضور اکرم ﷺ کو علم غیب بھی تھا؟

جواب: علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت کمال ہے، یہ صفت کسی مخلوق کو حاصل نہیں، اگر کوئی شخص (بلا تاویل) یہ صفت کسی مخلوق کے لیے مانے گا تو وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا۔

سوال: ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سے معجزے دیے؟

جواب: ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزے دیے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(1) شق القمر: (2) قرآن کریم:

(3) صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک مرتبہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی، پانی کی قلت کا شکار ہوئے اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پانی نہ ملنے کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا، آپ انے اس برتن سے وضو فرمایا اور اس برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیا تو پانی آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا حتیٰ کہ تمام حضرات نے سیر ہو کر پیا اور وضو فرمایا، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس دن ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔

(4) درخت کا حکم ماننا: ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی اور اس جگہ کوئی آڑ نہ تھی، وادی کے کنارے پر دو درخت تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرا کہنا مان تو وہ درخت آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا جس طرح فرمانبردار اونٹ ساتھ چلتا ہے حتیٰ کہ آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر چنانچہ جب دونوں درخت مل گئے تو آپ ﷺ نے حاجت پوری فرمائی اس کے بعد دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

(5) پہاڑوں کا سلام کرنا: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ا کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا، ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ مضافات مکہ میں نکلا تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا: "**السلام علیکم یارسول اللہ**" ان کے علاوہ اور بہت سے معجزے کتب احادیث میں موجود ہیں جن سے آپ ﷺ کی نبوت کی کھلی تائید ہوتی ہے۔

سوال: عقیدہ حیات النبی ﷺ کی وضاحت کریں۔

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں اپنے دنیاوی جسم کے ساتھ بہ تعلق روح زندہ ہیں، آپ ﷺ کی یہ حیات شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے۔ نیز آپ ﷺ کی یہ حیات دنیا جیسی ہے، (برزخی اور روحانی حیات نہیں ہے جو تمام انسانوں کو قبر میں حاصل ہوتی ہے) نیز جس طرح دنیا میں جسموں کو عادۃً خوراک کی ضرورت ہوتی ہے قبر میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام طیبہ کو حسی اور دنیوی خوراک کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اس سے مستغنی ہیں۔ (خیر الفتاویٰ: 1/ 94)

تاہم اس زندگی میں آپ ﷺ مکلّف نہیں ہیں، ہمارا یہی عقیدہ تمام انبیاءؑ اور شہداء کے بارے میں بھی ہے، تاہم اسی کے ساتھ یہ اعتقاد بھی لازم ہے کہ تمام انبیاء کرام بشمول جناب نبی کریم محمد مصطفٰی ﷺ پر اس دنیا میں موت بھی آئی ہے اور تمام حضرات نے موت کا ذائقہ چکھا ہے۔

سوال: ختم نبوت کا معنی اور مطلب اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اللہ رب العزت نے سلسلۂ نبوت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہاء محمد عربی ا کی ذات اقدس پر فرمائی۔ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ ﷺ آخر الانبیاء ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ (تحفۂ قادیانیت)

ختمِ نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی جان ہے، ساری شریعت اور سارے دین کا مدار اسی عقیدے پر ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو سے زاید آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں احادیث (تقریباً دو سو دس) سے یہ مسئلہ ثابت ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،

تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین، فقہاء، متکلمین، علماء اور صوفیاء رحمہم اللہ کا اس پر اجماع ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (الاحزاب:40)

حضرت محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے متعلق کیا کیا پیش گوئیاں فرمائیں اور ان کا ظہور کب اور کس طرح ہوا اور صحابہؓ نے ان جھوٹے مدعیوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟

جواب: ’’حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدس انے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک 30 کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں، جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔‘‘ (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے:

’’قریب ہے کہ میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (ابوداؤد، ترمذی)

سوال: قادیانیت کی ابتداء کب ہوئی اور ان کے کتنے فرقے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک سو سال پہلے 1889ء میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی۔ 1908ء میں جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی جماعت میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد اس جماعت کا پہلا سربراہ حکیم نورالدین بنا، جس کا انتقال 1914ء میں ہوا۔ حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد اقتدار و اختیارات کے حصول کا جھگڑا ہوا کہ اب سربراہ کون بنے گا؟ محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اسے سربراہ ماننے سے انکار کر دیا اور قادیان چھوڑ کر لاہور چلا آیا۔ لاہور آ کر لاہوری گروپ نے عام مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور مسیح موعود کہنے کا ڈھونگ رچایا مگر جس شخص نے خود اپنی زندگی میں نبوت ملنے اور وحی آنے کا دعویٰ کیا ہو ایسے شخص کو مجدد تو کیا ایک مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ صرف کافر و دجال اور کذاب ہی ہو سکتا ہے اور اس کے تمام پیروکار چاہے وہ اپنا کوئی سا نام رکھیں، اسی زمرہ کفار میں شامل ہوں گے۔ (عقیدہ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں)

سوال: لاہوری اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: لاہوریوں کا قادیانیوں سے تین مسائل میں اختلاف ہے۔

1) قادیانی گروپ مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں، لاہوری ان کو کافر نہیں کہتے۔

2) قادیانی گروپ مرزا قادیانی کو قرآنی آیت "مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ" کا مصداق قرار دیتے ہیں، لاہوری اس آیت کا مرزا کو مصداق نہیں سمجھتے۔

3) قادیانی گروپ مرزا کو حقیقی نبی قرار دیتا ہے، لاہوری اسے حقیقی نبی قرار نہیں دیتے۔

سوال: جب لاہوری مرزا غلام احمد کو نبی ہی نہیں مانتے تو ان کے کافر ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالا جماع کافر ہے۔ اس کو جو لوگ اپنا امام، مجدد، مامور من اللہ، مہدی، مسیح، ظلی نبی تسلیم کریں وہ بھی کافر ہیں، حتیٰ کہ مدعی نبوت کو جو لوگ مسلمان سمجھیں بلکہ جو اسے کافر نہ سمجھیں وہ بھی کافر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے اپنے فتاویٰ میں، عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں اور اسمبلی نے اپنے قانون میں قادیانیوں کی طرح لاہوری گروپ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ (آئینہ قادیانیت)

سوال: مسلمانوں کو قادیانیوں کے ان دونوں گروپوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: ان دونوں گروپوں کے ساتھ معاشرتی و مذہبی میل جول شریعت اسلامیہ کے اعتبار سے قطعاً ناجائز ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے اپریل 1974ء کے ایک بڑے اجتماع میں جو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا تھا ایک قرارداد منظور کی جس میں اسلامی ممالک اور 144 مسلم آبادیوں کی تنظیموں کے نمائندے شامل تھے جس کی شق 3 یہ ہے کہ: ''مرزائیوں (دونوں گروپ) سے مکمل عدم تعاون اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا۔''

اس شق کے پیش نظر تمام دنیا کے وہ مسلمان جو ان دونوں گروپوں کی ضرر رسانی اور ان کے کفر و زندقہ کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان کے ساتھ میل جول، اٹھنا، بیٹھنا، خرید و فروخت، ان کی دعوت میں شریک ہونا یا ان کو دعوت پر مدعو کرنا بند کر دیں۔ اگر یہ مر جائیں تو ان کے کفن، دفن، جنازے میں شریک نہ ہوں اور ان کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔

نوٹ: اسلام، عیسائی اور یہودی وغیرہ دیگر غیر مسلموں کو برداشت کرتا ہے سوائے موالات (قلبی دوستی) کے، مواسات (ہمدردی نفع رسانی) مدارات (ظاہری خوش اخلاقی) سماجی تعلقات اور معاملات کی اجازت دیتا ہے۔ عیسائی کافر ہیں مگر ان کا نبی سچا تھا۔ یہودی خود غلط ہیں مگر جن کو وہ نبی مانتے ہیں وہ صادق تھے۔ سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں سے تعلقات ہو سکتے ہیں مگر کذاب و دجال کے پیروکاروں، حضرت محمد ﷺ کے باغیوں اور کفر کو اسلام کا لبادہ پہنا کر دھوکہ دینے والوں سے تعلقات نہیں رکھے جاسکتے۔ (عقیدہ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں)

سوال: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں تحریک ختم نبوت کا کیا کردار رہا؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب: تحریکِ ختم نبوت 1974ء ایک نظر میں

نمبرشمار	تاریخ	واقعات
1	22 مئی	پشاور جاتے ہوئے طلبہ کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔
2	29 مئی	پشاور سے واپس آتے ہوئے قادیانیوں نے طلبہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔
3	30 مئی	لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔
4	31 مئی	سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹریبونل کا قیام عمل میں آیا۔
5	3 جون	مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔
6	9 جون	لاہور میں مجلس عمل کا کنوینر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو مقرر کیا گیا۔
7	13 جون	وزیراعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔
8	14 جون	ملک گیر ہڑتال ہوئی۔
9	16 جون	مجلس عمل کا لائل پور (فیصل آباد) میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوریؒ کو امیر اور مولانا محمود احمد رضوی کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا۔
10	30 جون	قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔
11	24 جولائی	وزیراعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا ہمیں منظور ہوگا۔
12	3 اگست	صمدانی ٹریبونل نے تحقیقات مکمل کرلیں۔
13	5 اگست تا 23 اگست	وقفوں سے، مکمل گیارہ روز مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح کی گئی۔
14	20 اگست	صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ سے متعلق وزیراعلیٰ کو پیش کی۔
15	22 اگست	رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی گئی۔
16	24 اگست	وزیراعظم نے فیصلہ کے لیے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔
17	27،28 اگست	لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔
18	1 ستمبر	لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔
19	5,6 ستمبر	اٹارنی جنرل (جناب یحییٰ بختیار) نے اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔
20	7 ستمبر	قومی اسمبلی نے 53:4 پر فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔

سوال: انبیاء کے کیا کیا حقوق ہیں؟

جواب: چونکہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کا علم ہمیں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے واسطہ سے ہوا اس

لیے تمام پیغمبروں کے حقوق ہم پر ہیں، بالخصوص سرورِ دوعالم کا احسان ہم پر سب سے زیادہ ہے اس لیے آپ ﷺ کا حق بھی سب سے زیادہ ہے، آپ ﷺ کے چند حقوق یہ ہیں:

(1) حضور ﷺ پر ایمان لانا
(2) حضور ﷺ سے وابستہ ہر چیز کا ادب کرنا
(3) حضور ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا
(4) حضور ﷺ کی اتباع کرنا
(5) حضور ﷺ کے ساتھ محبت کرنا
(6) حضور ﷺ کے لائے ہوئے پیغام اور دین کی مدد و نصرت کرنا

(حقوق الاسلام: تھانویؒ)

● صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

سوال: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: (1) صحابہ رضی اللہ عنہم پختہ ایمان والے، پکے سچے مؤمن ہیں

(2) تمام صحابہ ثقہ (قابل اعتماد) متقی اور ہدایت یافتہ ہیں

(3) تمام صحابہ کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے۔

(4) صحابہ امت کے محسن ہیں۔

(5) صحابہ نے دین کے لیے بڑی قربانیاں دیں

(6) صحابہ کا وجود امت کی حفاظت کا ضامن ہے۔

(7) قرآن کریم میں اہل ایمان کی جتنی صفات کا ذکر آیا ہے اور ان صفات پر جو وعدے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے اولین مصداق ہیں باقی امت کے علماء، صلحاء اور اولیاء صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبعیت میں ان صفات کا مصداق ہیں۔

(8) صحابہ چنے ہوئے منتخب بندے ہیں، انبیاء کے بعد امت میں سب سے بہتر ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: فہم محرم الحرام کورس)

سوال: فضلیت کے اعتبار سے صحابہ کرامؓ کے درجات بیان کریں۔

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں پھر عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ صحابہؓ دوسرے تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ ان چھ کے نام یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم پھر اصحاب بدر، پھر اصحاب بیعت رضوان پھر فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والے اور غزوات میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سے افضل ہیں۔ (عقائد اہل السنہ والجماعہ)

سوال: اہل بیت کا مطلب اور اہل بیت کے فضائل اور مناقب بیان کریں۔

جواب:

لغت میں اہل بیت گھر والوں کو کہتے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں اہل بیت کے مفہوم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل واولاد، داماد اور ازواج مطہرات شامل ہیں۔

(1) اہل بیت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے صحابہ کے جتنے فضائل تھے وہ سب بھی حاصل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے مزید فضیلتیں بھی حاصل ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور طہارت کی گواہی دی ہے۔

سوال: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے متعلق ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: ازواج مطہراتؓ کے متعلق ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ پوری امت کی مائیں اور ہر عیب سے پاک وصاف ہیں، اللہ کی رضا اور خوشنودی کی دعائیں کرنا ہر مسلمان پر ان کا حق ہے، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے افضل حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

سوال: صحابہ کرام اور اہل بیت کے حقوق کیا ہیں؟

جواب:

(1) ان حضرات کی اطاعت کرنا۔ (2) ان سے محبت رکھنا۔ (3) ان کے عادل ہونے کا اعتقاد رکھنا۔

(4) ان سے محبت رکھنے والوں سے محبت اور ان سے بغض رکھنے والوں سے بغض رکھنا۔ (حقوق الاسلام: تھانویؒ)

(5) صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت، حیثیت اور مرتبے کو تسلیم کرنا

(6) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جب بھی تذکرہ کرنا ہو تو ذکر خیر ہی کرنا ان کے لیے رضی اللہ عنہم کہنا لکھنا اور دعا کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کرنا نہ سننا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن وطعن، تشنیع، تحقیر وتنقیص، سب وشتم (ان کے شان کے خلاف کوئی بات) ہرگز نہ کرنا نہ سننا۔

(7) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کا تذکرہ نہ کرنا اور اکے اختلافات کو بدنیتی پر محمول نہ کرنا، اور اس کے بارے میں تاریخی روایات پر اعتماد نہ کرنا نصوص قطعیہ سے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل، مناقب اور عقائد ثابت ہیں اسی کے مطابق اپنا عقیدہ رکھنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: فہم محرم الحرام کورس)

حصہ دوم: عبادات/نماز

سوال: کن غلطیوں سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اس کا اعادہ (لوٹانا) لازم ہوجاتا ہے؟

جواب: چار صورتوں میں نماز کو لوٹانا لازم ہے:

پہلی صورت: فرائض کا ترک: جن چیزوں کا نماز میں کرنا فرض ہے یا جن چیزوں سے نماز میں بچنا فرض ہے ان میں سے اگر کوئی فرض رہ جائے خواہ بھول کر یا جان بوجھ کر تو نماز کا اعادہ (دھرانا) لازم ہے۔

(نماز کا انسائیکلوپیڈیا:186/3، الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:15، غنیۃ المتملی:272)

دوسری صورت: عمداً واجب کا ترک: واجبات میں سے کوئی واجب اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا اور نماز کا وقت باقی ہے تو اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔

(نماز کا انسائیکلوپیڈیا:321،322/4، حاشیۃ الطحطاوی:247، الموسوعۃ الفقہیہ الالموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الصلاۃ، فقرۃ:15، عمدۃ الفقہ:362/2)

تیسری صورت: سجدہ سہو کا ترک: کسی غلطی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوا مگر نہیں کر سکا اب اگر نماز کا وقت باقی ہے تو اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔

(نماز کا انسائیکلوپیڈیا:321/4،368/2، حاشیۃ الحاشیۃ الطحطاوی:247، الموسوعۃ الفقہیہ الالموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الصلاۃ، فقرۃ:15 عمدۃ الفقہ:362/2)

چوتھی صورت: پہلی مرتبہ شک: کسی کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا اور ایسا پہلی مرتبہ ہوا، عموماً اس طرح کا شک اُسے ہوتا نہیں تو اُسے نماز لوٹانی چاہیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، سجدہ سہو، فقرۃ:24)

سوال: کن غلطیوں سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی البتہ سجدہ سہو کرنا ضروری ہوتا ہے؟

جواب: پانچ صورتوں میں سجدہ سہو لازم ہوجاتا ہے۔

پہلی صورت: فرض/واجب کے محل میں تقدیم وتاخیر: نماز کے فرائض یا واجبات میں سے کسی فرض یا واجب کو اس کی جگہ سے مقدم یا مؤخر کردینا۔

فرض کو مقدم کرنے کی مثال: فرض قرأت کرنے سے پہلے رکوع کرلیا۔

(غنیۃ المتملی:272، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الصلاۃ، فقرۃ:47، نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:454/2)

فرض کو مؤخر کرنے کی مثال: کسی رکعت میں دو سجدوں میں سے ایک سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت میں اس کو ادا کیا۔

(غنیۃ المتملی:273)

واجب کو مقدم کرنے کی مثال: سورۃ فاتحہ سے پہلے کوئی سورۃ پڑھ لی۔ (تفہیم الفقہ: 179)

واجب کو مؤخر کرنے کی مثال: سورۃ فاتحہ کو قیام کے بجائے رکوع میں پڑھا۔ (تفہیم الفقہ: 179)

دوسری صورت: فرض وواجب کے وقتِ ادائیگی میں تاخیر: نماز کے کسی فرض یا واجب کی ادائیگی کا جو وقت ہو اس وقت انسان اگر سوچنے میں لگ جائے اور اس سوچ وبچار میں اتنی تاخیر ہو جائے جتنی دیر میں ایک رکن (تین بار سبحان اللہ کہنا) ادا کر سکتا ہے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (عمدۃ الفقہ :371/2، نماز کے مسائل انسائیکلوپیڈیا:430/2، 454/2، حاشیۃ الطحطاوی:474)

فرض میں تاخیر کی مثال: ایک سجدہ کر کے بیٹھا دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے سوچتا رہا پھر دوسرا سجدہ کیا۔ (عمدۃ الفقہ :371/2)

واجب میں تاخیر کی مثال: التحیات کیلئے بیٹھا تو فوراً التحیات شروع نہیں کی بلکہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ (عمدۃ الفقہ :371/1)

تیسری صورت: فرض وواجب کو مکرر کرنا: یعنی نماز کے کسی فرض یا واجب کو مکرر (مقررہ تعداد سے زاید دفعہ) ادا کرنا

(عمدۃ الفقہ :362/2 نماز کے مسائل کا انسائیکوپیڈیا:454/2)

فرض کو مکرر کرنے کی مثال: بھول کر دو مرتبہ رکوع کرنا یا تین دفعہ سجدہ کرنا۔ (عمدۃ الفقہ :362/2)

واجب کو مکرر کرنے کی مثال: سورۃ فاتحہ کو دو دفعہ پڑھنا (نماز کے مسائل کا انسائیکوپیڈیا:148/3)

چوتھی صورت: بھول کر واجب ترک کرنا: نماز کے کسی واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے بھی سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔

(عمدۃ الفقہ :362/2، نماز کے مسائل کا انسائیکوپیڈیا:322/4، 454/2، غنیۃ المتملی:272)

مثال: قعدۂ اولی کو بھول کر تیسری رکعات میں کھڑے ہونا (نماز کے مسائل کا انسائیکوپیڈیا:262/3)

پانچویں صورت: واجب کی کیفیت بدل دینا (امام کے ساتھ خاص ہے)

جہری نماز میں جہراً (زور سے) قرأت کرنا اور سرّی نماز میں سرّاً (آہستہ سے) قرأت کرنا امام پر واجب ہے اکیلے نماز پڑھنے والے کیلئے نہیں، اگر امام اس کیفیت کو تبدیل کر دے اور جہری نماز میں کم از کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت آہستہ پڑھ لے یا سرّی نماز میں کم از کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت زور سے پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جہر، فقرۃ: 17، عمدۃ الفقہ : ۲/ ۳۱۲ حاشیۃ الطحطاوی: ۳۵۳ نماز کے مسائل انسائیکلوپیڈیا: ج ۲ ص ۳۹۱)

سوال: کن غلطیوں سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے نہ ہی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز میں فرض اور واجب نہیں ہیں بلکہ سنت اور مستحب ہیں ان کے ترک پر سجدۂ سہو لازم نہیں اور نہ ہی نماز کا اعادہ لازم ہوتا ہے لیکن ان سنن اور مستحبات کے ترک پر اعادہ کر لینا مستحب ہے خواہ یہ ترک بھول کر ہو یا قصداً۔

(عمدۃ الفقہ : ج ۲ ص ۶۳ ۱۳ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، الصلاۃ، فقرۃ:15)

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: پڑوسیوں کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) ان کے ساتھ احسان اور اخلاق سے پیش آنا (2) اس کے اہل وعیال اور عزت وآبرو کا خیال رکھنا

(3) کبھی کبھار ان کے گھر ہدیہ بھیجنا، بالخصوص حاجت مند ہو تو ضرور خیال رکھنا۔
(4) ان سے معمولی باتوں میں نہ الجھنا اور تکلیف نہ دینا۔
(5) اسی طرح جو شخص سفر میں ساتھ ہو یا اتفاقیہ راستہ میں مل جائے تو وہ بھی پڑوسی کی طرح ہے اور اس کے حقوق بھی پڑوسی جیسے ہیں، اس کے حقوق کا خلاصہ یہ ہے:
اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھنا۔ بعض لوگ سفر میں مسافروں سے الجھتے ہیں یہ بہت بری بات ہے۔

سوال: یتیموں اور ضعیفوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب:
(1) ان کی مالی خدمت کرنا۔ (2) ان کے کام خود کر لینا۔
(3) ان کی دل جوئی اور تسلی کرنا۔ (4) ان کے سوال کو رد نہ کرنا بلکہ حتی المقدور ان کی حاجت پوری کرنا۔

سوال: مہمان کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: (1) ان کے آنے پر خوشی کا اظہار کرنا۔ (2) جاتے وقت کم از کم دروازے تک ان کے ساتھ جانا۔
(3) ان کی ضروریات کا اہتمام کرنا، جس سے ان کو راحت ہو۔
(4) تواضع سے پیش آنا۔ (5) اپنی وسعت کے مطابق کھانے میں متوسط درجہ کا اہتمام کرنا۔
(6) کم از کم تین دن تک اس کی مہمانداری کرنا، اس کے بعد ٹھہرے تو میزبان کی طرف سے احسان ہے، البتہ خود مہمان کے لیے مناسب ہے کہ میزبان کو تنگ نہ کرے اور زیادہ نہ ٹھہرے، بے جا فرمائشیں نہ کرے اور نہ اس کے کھانے پینے اور رہائش کے انتظام میں دخل نہ دے۔

سوال: دوستوں کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) جس سے دوستی کرنی ہو اس کے عقائد اور اخلاق کو جانچ لے، بری صحبت سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور مشاہدہ سے بھی اس کا مضر ہونا معلوم ہوتا ہے لہٰذا جس کو ہر لحاظ سے نیک و صالح پائے اس سے دوستی کرے بلکہ دنیا میں سب سے راحت کی چیز دوستی ہے۔
(2) اپنی جان و مال کے ساتھ اس سے تعاون کرنا (3) کوئی بات خلاف مزاج پیش آئے تو چشم پوشی کرنا
(4) اگر کبھی اتفاقاً جھگڑا ہو جائے تو جلد صلح صفائی کی کوشش کرنا اور اس کو لمبا نہ کرنا۔
(5) اس کی خیر خواہی میں کوتاہی نہ کرنا بلکہ نیک مشورہ دینا اور اس کے مشورہ کو نیک نیتی سے سننا اور قابل عمل ہو تو اس کو قبول کر کے عمل کرنا۔

❏ حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق سیئہ (ناپسندیدہ اخلاق) کون کونسے ہیں؟

جواب:

● زبان/ بول سے متعلق اخلاق سیئہ (ناپسندیدہ اخلاق)

(1) جھوٹ (2) گالی گلوچ (3) لعن طعن (4) تمسخر، استہزاء (5) چغلی

(6) غیب (7) بہتان، تہمت (8) وعدہ خلافی (9) احسان جتلانا (10) راز فاش کرنا

(11) توہین، تحقیر، تذلیل

● حب دنیا سے متعلق اخلاق سیئہ (ناپسندیدہ اخلاق)

(1) دھوکہ (2) خیانت (3) چوری (4) رشوت (5) حرص، لالچ

● حب جاہ سے متعلق اخلاق سیئہ (ناپسندیدہ اخلاق)

(1) تکبر (2) عجب (3) ریاکاری (4) کینہ (5) بغض

(6) غصہ (7) بدگمانی (8) خودغرضی (9) مفاد پرستی

● رویوں سے متعلق اخلاق سیئہ (ناپسندیدہ اخلاق)

(1) ترش روئی (2) ہر ایک سے ہر وقت ناراض رہنا

❏ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: جب کسی کے پاس ملنے کے لیے جائے تو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: جب ہم کسی کے پاس جائیں تو دوسروں کے لیے اذیت کا باعث بننے والی ان باتوں سے بچیں

(1) اجازت نہ لینا: تاکہ

1۔ کسی کی شخصی آزادی میں مداخلت نہ ہو، 2۔ کسی کا کوئی چھپا ہوا راز فاش نہ ہو

3۔ بے حیائی، بے پردگی جیسے بڑے گناہ کا سبب نہ ہو

4۔ بلا اجازت جانے کی وجہ سے آپکی، آپ کے کام کی بے وقعتی پیدا نہ ہو۔

(2) اجازت لیتے وقت اپنا نام ظاہر نہ کرنا: جو دوسروں کے لیے ذہنی، قلبی اذیت کا باعث ہو، یا پوچھنے پر خاموش رہنا، یا یہ کہنا کہ "میں" ہوں:

(3) دروازے پر زور زور سے دستک دینا یا بار بار بیل بجانا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے فرمایا:

نبی کریم ﷺ کے دروازے ناخنوں سے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔ (قرطبی: النور 27)

(4) اجازت طلب کرتے وقت تانک جھانک کرنا:

نبی پاک ﷺ جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے۔ (قرطبی: النور 27)

(5) ملاقات پر اصرار کرنا:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

میں انصار کی ایک مجلس میں تھا۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت مانگی مگر اجازت نہیں ملی تو میں واپس لوٹ گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں اندر آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اس لیے میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اس کو اجازت نہ ملے تو اس کو لوٹ جانا چاہیے۔ (بخاری: رقم: 1197)

اجازت نہ ملنے پر برا منانا، ملاقات کے لیے اجازت کے بغیر جانا، والدین، بھائی بہن، بیوی شوہر کے کمرے میں اجازت کے بغیر جانا، جب کچھ لوگ آپس میں بیٹھے ہوئے ہوں تو انکی اجازت کے بغیر انکے پاس جا کر بیٹھ جانا، مسلسل گھنٹی بجانا درمیان میں وقفہ نہ کرنا، گھنٹی بجا کر دروازے کے بالکل سامنے یا ایسی جگہ کھڑا ہونا جہاں سے بے پردگی ہو

(6) کسی عالم یا بزرگ کے دروازے پر دستک دیتے رہنا انتظار نہ کرنا:

تفسیر روح المعانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

جب میں کسی عالم صحابی سے کوئی حدیث دریافت کرنا چاہتا تھا تو ان کے مکان پر پہنچ کر ان کو آواز یا دروازہ پر دستک دینے سے پرہیز کرتا اور دروازہ کے باہر بیٹھ جاتا تھا کہ جب وہ خود ہی باہر تشریف لاویں گے (معارف القرآن: الحجرات 5)

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟**

(1) غافل دل سے دعا نہیں مانگنی چاہیے (جامع الاصول، رقم: 2119)

(2) تردد اور شک سے دعا نہیں مانگنی چاہیے (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب آداب الدعاء)

(3) قبولیت دعا میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے (ترمذی: باب ماجاءفیمن یستعجل فی دعاءہ، رقم 3309)

(4) بوقت دعا آسمان کی جانب نگاہ نہیں اٹھانی چاہیے (جامع الاصول، رقم: 3702)

(5) بتکلف قافیہ بندی، بالقصد نغمہ سرائی نہیں کرنی چاہیے (جامع الاصول، رقم: 5843)

(6) رحمت خداوندی میں کے مانگنے میں کسی قسم کی تنگی نہیں کرنی چاہیے۔ مثلاً یوں کہنا میری مغفرت فرما کسی اور کی نہ فرمانا (جامع الاصول، رقم: 2626)

(7) دعا میں غیر ضروری قیود نہیں لگانی چاہیے (جامع الاصول، رقم: 2128)

- **معمولاتِ دعا**

مسلمانوں کے حقوق

{23} جب کسی مریض کی عیادت کریں تو یہ دعا پڑھیں

لَا بَأسَ طَهُورٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ — کچھ ڈر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے۔

{24} مریض کے سر پر ہاتھ رکھ یہ دعا پڑھیں

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ (ترمذی: 210/2) — میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے، التماس کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صحت یاب فرمائے۔

{25} تعزیت کی دعا

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔ — اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔

(بخاری: 1482، مسلم: 923)

- **اسماء حسنیٰ**

الحَمِيْدُ	المُحصِي	المُبدِئُ
لائقِ حمد وستائش	اپنے علم اور شمار میں سب کچھ رکھنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا
المُعِيدُ	المُحي	المُمِيتُ
دوبارہ زندہ کرنے والا	زندگی دینے والا	موت دینے والا
الحَيُّ	القَيُّومُ	الوَاجِدُ
ہمیشہ زندہ رہنے والا	سب کو قائم رکھنے والا	ہر چیز کو پانے والا
المَاجِدُ	الوَاحِدُ	
بزرگی اور بڑائی والا	اکیلا، تن تنہا	

سبق: 7

عقائد　عبادات　معاملات　اخلاق　معاشرت　دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/آخرت پر ایمان لانا

سوال: موت کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: موت کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ:

ہر نفس کے لیے اس کا ایک وقت مقرر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے پس کسی کو بھی موت اس کے مقررہ وقت سے ایک لمحہ پہلے یا بعد میں نہیں آئے گی اور ہر جاندار کو ضرور بالضرور آنی ہے، کوئی جاندار اس سے بچ نہیں سکتا۔

موت مؤمن کے حق میں نعمت اور راحت کا پیش خیمہ ہے، جبکہ کافر و نافرمان کے لئے یہ عذاب و عتاب کی ابتدا ہے۔ قیامت میں جب اہلِ جنت، جنت میں اور اہلِ جہنم جہنم میں پہنچ جائیں گے، تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا، پھر جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

سوال: برزخ کیا ہے؟

جواب: ہر انسان پیدا ہونے کے بعد تین دور سے گذرتا ہے:

(1) پیدا ہونے کے بعد موت سے پہلے تک، یہ عالمِ دنیا ہے۔

(2) موت کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک، یہ برزخ کا دور ہے، اگر مردہ قبر میں ہے، تو قبر اس کے لیے برزخ ہے اور اگر کسی درندے کے پیٹ، سمندر کی تہ یا ہواؤں کے دوش پر، غرض جہاں بھی ہو، اس کا عالمِ برزخ وہیں ہوگا۔

(3) قیامت قائم ہونے کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ تک، یہ دارِ بقاء اور دارِ آخرت ہے۔

سوال: موت کے بعد برزخ میں انسان کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟

جواب: موت کے بعد ہر میت چاہے مسلمان ہو یا کافر، عالم برزخ میں پہنچ جاتی ہے، چنانچہ وہاں مؤمن کی روح کو بشارتوں اور خوشخبریوں کے ساتھ اور نہایت اعزاز و اکرام سے ساتویں آسمانوں پر لے جایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا نام علّیّین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اگر خدانخواستہ کافر ہے تو اس کی روح کو نہایت تکلیف کے ساتھ اس کے جسم سے نکالا جاتا ہے اور نہایت بدبودار کپڑے میں قید کر کے آسمانوں پر لے جایا جاتا ہے مگر آسمان کے دروازے اس کے لیے نہیں کھولے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو نچلی زمین کے سب سے تنگ حصہ میں پھینک دیا جاتا ہے۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پھراس کے بعد مؤمن یا کافر کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو ان کی روح ان کی جسم میں لوٹادی جاتی ہے اور منکر نکیر ان سے سوالات کرتے ہیں، اگر مردہ مؤمن ہے، تو سوالات کے درست جواب دیتا ہے اور اگر کافر ہے تو جواب میں لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ مؤمن کے لیے اس سوال وجواب کے بعد جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور قبر کو اس کے لیے تاحدِ نگاہ کشادہ کر دیا جاتا ہے جبکہ کافر کے لیے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور جہنم کا دروازہ اس کی قبر میں کھول دیا جاتا ہے جہاں اس کو جہنم کی گرمی اور آگ کی لپٹیں لگتی رہتی ہیں اور اس کی قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی دونوں جانب کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر اور راحتِ برزخ برحق ہے، چنانچہ ایمان والوں کو قبر یا برزخ میں راحت وآرام مسرّتیں اور خوشیاں نصیب ہوتی ہیں جبکہ کفار ومنافقین اور گناہ کار عذاب وتکلیف کا شکار رہیں گے۔

سوال: منکر نکیر کون ہیں؟

جواب: منکر نکیر دو فرشتے ہیں جو میت سے برزخ میں تین سوالات کرتے ہیں:

(1) تیرا رب کون ہے؟ (2) تیرا دین کیا ہے؟ (3) تیرا رسول کون ہے؟

چنانچہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ میت جب قبر میں دفن کر دی جاتی ہے تو اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور منکر نکیر اس سے مذکورہ بالا تین سوالات کرتے ہیں۔

سوال: قیامت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: جب اس دنیا میں ایک بھی اللہ کا نام لیوا نہ رہے گا، کفر وشرک اور نافرمانی پھیل جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے جس کی ہیبت ناک اور کڑک دار آواز سے تمام جاندار مر جائیں گے، زمین ریزہ ریزہ ہوجائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ غرض تمام دنیا فنا ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب حساب وکتاب کے لیے دوبارہ زندہ ہوجائیں گے، اسی کا نام قیامت اور حشر ونشر ہے۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت کے دن کی خبر انبیائے کرامؑ اپنی امتّوں کو دیتے چلے آئے ہیں مگر رسول اللہ ا نے آکر بتایا کہ قیامت قریب آپہنچی ہے اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری رسول ہوں لیکن قیامت کب آئے گی؟ اس کی ٹھیک ٹھیک تاریخ تو کجا، سال اور صدی تک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم، یہ ایسا راز ہے جو خالقِ کائنات نے کسی فرشتے یا نبی کو بھی نہیں بتایا، ہاں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ا کے ذریعہ ہمیں قیامت کی نشانیاں بتادی ہیں، ان میں سے اکثر ظاہر ہوچکی ہیں، چند بڑی علامتیں ظاہر ہونا باقی ہیں۔

سوال: قیامت کی علامتیں کیا ہیں؟

جواب: قیامت کی علامات دو قسم کی ہیں: پہلی علاماتِ صغریٰ، یعنی چھوٹی علامتیں اور دوسری علامتِ کبریٰ، یعنی بڑی علامتیں۔

علاماتِ صغریٰ یعنی وہ علامتیں جو ظاہر تو ہو چکی ہیں، مگر ابھی انتہا کو نہیں پہنچی ہیں، ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا، یہاں تک کہ علاماتِ کبریٰ یعنی بڑی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی۔ علاماتِ صغریٰ بہت سی ہیں، جن میں سے چند علامات ذکر کی جاتی ہیں: نبی کریم ا نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے یہ چھ نشانیاں ظاہر ہونگی۔

(1) میری وفات (2) بیت المقدس کا فتح ہونا (3) مسلمانوں میں ایک وبائی بیماری کا پھیلنا (4) مال کا اتنا زیادہ ہونا کہ لوگ سو دینار کو بھی حقیر سمجھنے لگیں (5) ملک عرب کے گھر گھر میں فتنہ کا داخل ہونا (6) مسلمان اور عیسائیوں کے درمیان ایک صلح کا ہونا اور پھر عیسائیوں کی طرف سے اس کی خلاف ورزی ہونا۔

سوال: بڑی علامتیں کون کون سی ہیں؟

جواب: قیامت کی بڑی علامتیں یہ ہیں:

1. ظہور مہدی 2. خروجِ دجال 3. نزولِ عیسیٰ 4. یاجوج ماجوج
5. ذکرِ دُخان 6. سورج کا مغرب سے نکلنا 8. یمن کی آگ 9. مؤمنین کی موت

سوال: حشر نشر یا عالم آخرت کیا ہے؟

جواب: پہلی دفعہ صور پھونکنے سے تمام عالم نیست و نابود ہو جائے گا، حتّٰی کہ خود حضرت اسرافیلؑ کو بھی موت آجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کے سب فنا ہو جائیں گے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا، تمام عالم دوبارہ زندہ ہو جائے گا، مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور سب جمع ہو کر میدان حشر کی طرف چل پڑیں گے، یہی دوبارہ زندگی حشر و نشر یا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

دوسری بار صور پھونکنے پر جب تمام عالم بیدار ہو جائے گا اور مردے زندہ ہو جائیں گے تو سورج سوا نیزے پر آجائے گا اور لوگ اپنے اعمال کی نسبت سے پسینے میں ڈوبے ہوں گے، بعض ٹخنوں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے، بعض گھٹنوں تک، بعض ناف تک اور بعض کو پسینے نے منہ تک ڈبو رکھا ہوگا، اس دن لوگ نشہ کے بغیر مدہوش ہوں گے۔

تمام انسان حساب و کتاب کے لیے میدان قیامت میں جمع ہوں گے، ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سفارش پر حساب و کتاب شروع ہوگا، اعمال ناموں کا وزن ہوگا اور اعمال ناموں کے وزن کے لیے ''میزانِ عدل'' یعنی انصاف کا ترازو نصب ہوگا، جس کے داہنے پلڑے میں نیک اعمال اور بائیں پلڑے میں اعمالِ بد رکھے جائیں گے، جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا،

ان کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اور جن کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہوگا، ان کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا، نیکوکار خوشی کے مارے سب کو اپنا نامۂ اعمال دکھاتے ہوں گے، جبکہ بدکار حسرت وافسوس کرتا پھرے گا، پھر سب کو پل صراط سے گزرنا ہوگا۔

سوال: پل صراط کیا ہے؟

جواب: یہ ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جہنم کے اوپر بندھا ہے، سب کو اس پر سے گزرنے کا حکم ہوگا، نیک لوگ اس کو سلامتی کے ساتھ عبور کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے اور بدکار و کفار اس پر سے کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

سوال: کیا گناہ گار مسلمان بھی جہنم میں جائے گا؟

جواب: جی ہاں! وہ مسلمان جس نے دنیا میں گناہ کیے اور سچی توبہ نہ کی تو قانونِ خداوندی کے مطابق وہ جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا پا کر اور پاک وصاف ہو کر بالآخر جنّت میں جائیں گے، اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کو معاف فرمادیں تو یہ بھی سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔

سوال: جنت اور جہنم کے بارے میں اسلامی عقائد کیا ہیں؟

جواب: ہمارا اس پر ایمان ہے کہ جنت اور جہنم اللہ تعالیٰ کی پیدا فرمودہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمادی ہیں اور یہ کبھی فنا نہ ہوں گی۔ جنت اللہ کے نیکوں کار اور پسندیدہ بندوں کا ٹھکانہ اور ان کی آرام گاہ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ آخرت میں جس کے لیے جنت کا فیصلہ ہوگا، وہی اصل کامیاب وکامران ہوگا اور جہنم اللہ کے دشمنوں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ ہے، کفار ومشرکین ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے، کبھی ان کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے نیک صالح بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ ان کو آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال تک گزرا۔ ان تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت جنت میں اللہ جل شانہٗ کا دیدار ہے، جنتی اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے جنت میں اس طرح (آسانی) سے دیکھیں گے، جس طرح دنیا میں چاند کو دیکھتے ہیں لیکن کافر اس انعام سے محروم رہیں گے، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔

سوال: اسلام نے ایمان بالآخرۃ (موت، قبر، حشر ونشر، جنت، جہنم) کی جو تعلیم دی ہے اس کے بنیادی فوائد کیا ہیں؟

جواب: ایمان بالآخرۃ مذہب اسلام کی حقیقت کا اصلی جوہر ہے اور اسی کے یقین میں مذہب کی اصلی طاقت پوشیدہ ہے۔ معلوم ہو چکا ہے کہ اہلِ عرب کو ان حقائق کی تسلیم سے کس قدر انکار تھا بلکہ مر کر دوبارہ زندہ ہونا ان کے نزدیک کس قدر مستبعد

تھا، قرآن پاک کا بڑا حصہ شرک کے ابطال اور توحید کے اثبات کے بعد اسی حیات بعد الموت کی تلقین اور اس پر ایمان کی دعوت پر مشتمل ہے، آنحضرت ﷺ اپنے اکثر خطبوں میں اس کا حال بیان کرتے تھے اور جمعہ کے خطبوں میں خصوصیت کے ساتھ سورۂ ق تلاوت فرماتے تھے، جس میں قیامت کے حالات ہیں مگر دیکھو کہ 23 برس کی مسلسل تعلیم قرآن پاک کی تاثیر اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فیضِ ہدایت سے نہ صرف ان کا انکار اقرار سے بدل گیا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ مناظر ان کے دل و دماغ کی تختی پر منقوش ہو گئے تھے۔

یاد ہوگا کہ اسلام کے آغاز میں ایک عرب شاعر نے طنزاً کہا تھا

اَمَوتٌ ثُمَّ بَعثٌ ثُمَّ حَشرٌ   حَدِیثُ خَرَافَۃٍ یَا اُمَّ عَمرٍو

کیا مرنا ہے، پھر جینا اور پھر اکٹھا ہونا اے عمرو کی ماں یہ خرافات کی باتیں ہیں

لیکن چند ہی سال کے بعد یہ طنز و انکار، یقین سے بدل گیا اور اس وقت عرب کا شاعر یہ کہنے لگا

وَاِنَّا لَنَرجُوا فَوقَ ذٰلِکَ مَظهَرًا

ہم آسمان تک پہنچ گئے اور خدا سے امید ہے کہ ہم اس سے بھی اونچے ہوجائیں گے۔ (صحیح بخاری ج ثانی باب کلام الرب)

آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ آسمان سے بھی بلند مقام اور کیا ہے اس نے عرض کیا کہ جنت یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ دیکھو کہ جن کی نظریں زمین سے اونچی نہیں جایا کرتی تھیں ان کا تخیل آسمان سے بھی اونچا جانے لگا جن کو مرکر جینا بعید (دور) از عقل معلوم ہوتا تھا جن کو آخرت کے مواخذہ کا کوئی ڈر نہ تھا جن کو اپنے اعمال کی جواب دہی کی پروانہ تھی جو سزا و جزا کے مفہوم سے بیگانہ تھے جو جنت اور دوزخ کے تخیل سے ناآشنا تھے وہ اس ہولناک منظر سے ڈرنے لگے۔ دوسری زندگی پر ان کو اسی طرح یقین آ گیا جس طرح آج کی زندگی پر تھا، آخرت کے مواخذہ (پکڑ) سے وہ کانپنے لگے، اعمال کی جواب دہی سے ترساں و لرزاں رہنے لگے، سزا و جزا کے خوف سے وہ اپنے ہر عمل کی باز پرس خود کرنے لگے، جنت کا اشتیاق ان کو بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ کر دیتا تھا، دوزخ کا ڈر ان کے دل کے اندر کے ہر تار کو چھیڑا کرتا تھا، ان کی آنکھوں کو اشک بار کرتا تھا، فرائض اور ذمہ داری کو دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے پر ہر لحظہ ان کو آمادہ کرتا رہتا تھا، راحت کے خواب اور آرام کے بستر سے ان کو چونکا کر عمل کے میدان میں تنہا لے آتا تھا اور ہر نیک کام اور عمدہ عمل کے لیے ان کو ہمہ تن سرگرم اور سرتاپا مصروفِ جدوجہد بنا دیتا تھا، تنہائی اور تاریکی میں بھی ان کے دل اور بدن کی برائیوں اور بداعمالیوں سے باز رکھتا تھا، ان کے ضمیر اور دل کے صفحوں کو ہر وقت خدا کی آنکھوں کے سامنے کھلا رکھتا تھا۔ (سیرت النبیؐ شبلی: 4/459)

سوال: آخرت کی فکر پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: فکر آخرت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ یوں سوچا جائے کہ دنیا ایک ادنیٰ درجہ کی چیز ہے اور پھر ختم ہونے

والی ہے، خاص کر میری عمر تو بہت جلد گزر جائے گی اور آخرت ایک شاندار چیز ہے جو یقیناً آنے والی ہے، جس میں موت تو بہت ہی جلد آکھڑی ہوگی۔ اس کے بعد لگاتار یہ واقعات ہونا شروع ہوجائیں گے، قبر کا معاملہ ثواب یا عذاب، قیامت کے دن دنیا کے اعمال کا حساب وکتاب، اس کے بعد جنت یا دوزخ کی سزا و جزا۔ (حیات المسلمین: روح 21)

حصہ دوم: عبادات/نماز

سوال: نماز میں کون کون سی چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟

جواب:

(الف) کچھ فرائض نماز سے پہلے کے ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی (جن کو شرائط بھی کہتے ہیں)

(ب) کچھ فرائض نماز کے اندر کے ہیں جن کو کرنا ضروری ہے (جن کو ارکان بھی کہتے ہیں)

(ج) کچھ فرائض نماز میں نہ کرنے کے اعتبار سے ہیں جن سے بچنا ضروری ہے (جن کو مفسدات بھی کہتے ہیں)

الف۔ نماز سے پہلے جو چیزیں فرض ہیں وہ آٹھ (8) ہیں:

(1) جگہ کا پاک ہونا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:10، الطحطاوی:207،237)

(2) بدن کا نجاستِ حقیقی (ظاہری) اور حکمی (مثلاً بے وضوء یا جنابت) سے پاک ہونا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:10، الطحطاوی:207)

(3) کپڑوں کا پاک ہونا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:10، الطحطاوی:207) (تفصیل کیلئے دیکھیں: طہارت کورس)

(4) ستر کا ڈھانکنا اس کے لئے جو اس پر قادر ہو۔ (کویتیہ: الصلاۃ، فقرۃ:12، ستر العورۃ، فقرۃ:5، الطحطاوی:210)

مرد کا ستر: ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک پس ناف ستر میں داخل نہیں گھٹنے داخل ہیں۔ (الطحطاوی:240)

عورت کا ستر: چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں پیروں کے علاوہ پورا بدن۔ (الطحطاوی:241، عمدۃ الفقہ:2/53)

(5) سینے کا قبلہ کی جانب ہونا۔ (کویتیہ: الصلاۃ، فقرۃ:13، الاستقبال، فقرۃ10، الطحطاوی:211،323)

(6) نماز کا وقت ہونا اور ساتھ میں اس بات کا یقین بھی ہونا کہ وقت داخل ہو چکا ہے۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:14، الطحطاوی: 214)

(7) نیت کرنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، الطحطاوی:215)

(8) تکبیرِ تحریمہ کہنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، الطحطاوی:216)

1) نیت کے فوراً بعد تکبیر کہی جائے۔ (کویتیہ، النیۃ، فقرۃ:48)

2) تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے، اگر جھکتے ہوئے ادا کی تو تکبیرِ تحریمہ ادا نہ ہوگی۔ (طحطاوی:418)

3) اتنی آواز کے ساتھ کہ خود سن سکے۔ (کویتیہ، تکبیرۃ الاحرام، فقرۃ:5)

4) تلفظ صحیح ہو ایسا نہ ہو جس سے معنی بگڑ جائے، جیسے اللہ اکبر کی جگہ اللہ اکبار پڑھ دیا۔ (کویتیہ، تکبیرۃ الاحرام، فقرۃ:6)

(ب) نماز کے اندر کے فرائض (ارکان) (کویتیہ، تکبیرۃ الاحرام۔فقرۃ:8)

(1) قیام: کھڑے ہونے پر قدرت رکھنے والے شخص کیلئے نماز میں قیام کرنا۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:30،الطحطاوی:224،نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 179/3)

(2) قرأت: فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کی قرأت کرنا۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:31،الطحطاوی:225،نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 180/3)

(3) رکوع کرنا۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:32،الطحطاوی:227،نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 180/3)

(4) ایک رکعت میں دو سجدے کرنا۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:33،الطحطاوی:229،نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 181/3)

(5) آخری قعدے میں تشہّد کی مقدار بیٹھنا۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:34،الطحطاوی:235،نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 181/3)

(ج) جن چیزوں سے بچنا فرض ہے (مفسدات)

(1) نماز میں بولنا یا بلا ضرورت آواز نکالنا جو دو یا زائد حروف پر مشتمل ہو چاہے بھول کر ہو، غلطی سے، سوتے ہوئے ہو یا لاعلمی سے۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:107،تسہیل بہشتی زیور:299،تفہیم الفقہ:124)

(2) قرأت میں ایسی غلطی جس سے معنی بدل جائیں۔(تفہیم الفقہ:127)

(3) ایسا عملِ کثیر جو نہ نماز کے اعمال میں سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے ہو چاہے اختیاری ہو یا غیر اختیاری۔

(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:114،تسہیل بہشتی زیور:302،فقہی ضوابط:1/77)

(4) کھانا پینا یا منہ کے اندر دانتوں میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو اور وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے بڑی ہو تو اس کے نگلنے سے بھی نماز فاسد ہو جائیگی۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:113،تسہیل بہشتی زیور:299،الطحاوی:324،تفہیم الفقہ:125)

(5) جو چیزیں نماز کی شرائط میں جیسے طہارۃ وغیرہ تو کوئی کام ان کے خلاف نہ ہونے پائے۔(کویتیہ،الصلاۃ،فقرۃ:115،تفہیم الفقہ:126)

(6) جماعت کی نماز میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑی ہو جانا۔البتہ اس کے لیے چند شرائط ہیں۔

(کویتیہ،المحاذاۃ،فقرۃ:6،تسہیل بہشتی زیور:301،الطحاوی:339،نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:4/36)

(7) مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے بڑھ جائے۔(نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 117/4)

(8) کسی دوسرے شخص کے حکم کی پیروی کرنا جیسے:

1) مسبوق نے غلطی سے سلام پھیر دیا پھر برابر والے نمازی کے یاد دلانے سے کھڑا ہوا تو اس نماز فاسد ہو جائیگی۔

(نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 79/4)

2) اکیلے نماز پڑھنے والے نے دوسرے شخص سے لقمہ لیا یا امام نے اپنے مقتدی کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے لقمہ لیا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔(نماز کا انسائیکلوپیڈیا: 302/1)

سوال: نماز میں کتنے واجبات ہیں؟

جواب: نماز میں کل 16 واجبات ہیں:

عمومی واجبات:

(1) قراءت سے متعلق واجبات:

(الف) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

(کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:38، الطحاوی:248، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/315)

(ب) سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا اور فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں صرف ایک بار پڑھنا حتیٰ کہ اگر بھولے سے کوئی چھوٹی سورت یا چھوٹی سورت جتنی تین آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے بقدر ہو فاتحہ سے پہلے پڑھی تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:41، الطحاوی:249، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/316)

(ج) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت ملانا۔

(کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:39، الطحاوی:248، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/323)

(د) سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا۔ (کویتیہ، الاسرار، فقرۃ:11، 6، عمدۃ الفقہ:2/100، الفقہ الاسلامی وادلتہ:1/734)

(ھ) ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں میں اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سرّی رکعت کرنا لہٰذا اگر بقدر فرض قراءت جہراً کی تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔

(کویتیہ، الجہر، فقرۃ:17، الطحاوی:253، تفہیم الفقہ:119، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/320، 2/391)

(2) قعدۂ اولیٰ میں تشہّد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:44، الطحاوی:250، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/318)

(3) دونوں قعدوں میں تشہّد پڑھنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:45، الطحاوی:251، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/318)

(4) قرأت، رکوع اور سجدہ میں ترتیب کی رعایت رکھنا چنانچہ اگر کسی نے قرائت سے پہلے رکوع کر لیا تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔

(کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:47، الطحاوی:249، تفہیم الفقہ:118)

(5) تعدیلِ ارکان یعنی نماز کے تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا خاص کر رکوع اور سجود اس طرح کرنا کہ جوڑ ٹھہر جائیں۔ اسی طرح رکوع سے اٹھ کر کھڑا ہونا (قومہ) اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کرنا واجب ہے۔ (کویتیہ، الصلاۃ، فقرۃ:43، الطحاوی:249، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/316-317)

(6) رکوع سجدے والی نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنا اور لفظِ السلام سے ختم کرنا۔

(الطحاوی:251، تفہیم الفقہ:118، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/321-323، 396)

(7) سجدہ تلاوت سے متعلق واجبات

سجدہ والی آیت پڑھنے کے بعد تین آیتیں پڑھنے سے پہلے سجدۂ تلاوت کرنا (البتہ اگر بالکل ہی سجدۂ تلاوت نہ کیا تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا) (عمدۃ الفقہ :2/293،نماز کا انسائیکلوپیڈیا:2/363)

امام کے ساتھ خاص

(1) مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر کی نماز میں جہری قرأت کرنا لہٰذا اگر بقدر فرض قراءت سرّاً کی تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ (کویتیہ، الجہر ،فقرۃ:17، الطحاوی:253،تفہیم الفقہ :119،نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/319، 2/127)

(2) عیدین، جمعہ، تراویح اور وتر کی جماعت میں جہری قرأت کرنا۔

(کویتیہ، الجہر ،فقرۃ:17، الطحاوی:253،تفہیم الفقہ :119،نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/319)

خصوصی نمازوں کے واجبات:

(1) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ،فقرۃ:47، الطحاوی:252،تفہیم الفقہ :118،نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/319)

(2) عیدین میں زائد تکبیرات کہنا۔ (کویتیہ، الصلاۃ،فقرۃ:47، الطحاوی:252،تفہیم الفقہ :118،نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/319)

(3) عید کی دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنا۔ (نماز کا انسائیکلوپیڈیا:4/319)

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: غیر مسلموں کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) بے گناہ کسی کو جانی و مالی تکلیف نہ دینا۔

(2) بغیر کسی شرعی وجہ کے اس کے ساتھ بدزبانی نہ کرنا۔

(3) اگر کسی کو مصیبت فاقہ یا مرض میں دیکھے تو اس کی مدد کرنا، کھانا، پانی دینا اور علاج معالجہ کرنا۔

(4) جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرنا۔

سوال: جانوروں کے کچھ حقوق بیان کریں۔

جواب: (1) جس جانور سے کوئی غرض متعلق نہ ہو یعنی جن سے کوئی نفع نہیں اٹھایا جاتا ہے اس کو قید نہ کرنا بالخصوص اس کے بچوں کو گھونسلے سے نکال لینا اور ان کے ماں، باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے۔

(2) جن جانوروں سے نفع اٹھایا جاتا ہے ان کو صرف مشغلہ کی وجہ سے قتل نہ کرنا۔

(3) جو جانور اپنے کام میں ہیں ان کی غذا اور راحت کا اہتمام کرے۔

(4) ان کی قوت سے زیادہ کام نہ لینا، ان کو حد سے زیادہ نہ مارنا۔

(5) جانور کو ذبح کرتے وقت یا کسی موذی کو قتل کرتے وقت تڑپا کر نہ مارنا بلکہ تیز دھار چھری سے اور آلہ سے مارنا۔

حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق کی بننے اور بگڑنے کی جگہیں کون کون سی ہیں؟

جواب: اخلاق کے بننے اور بگڑنے کی جگہیں 4 ہیں:

(1) گھریلو اور خاندانی ماحول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے۔ کیا تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ (جامع الاصول، رقم:56)

(2) دوست احباب

قرآن کریم میں ہے:

يَاوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۔ (فرقان:28) (ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (جامع الاصول، رقم:4967)

(3) مسجد

حضور ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لیے گئے تو وہاں آپ ﷺ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد قائم کی، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک مسجد قباء میں اور ایک مدینہ میں تعمیر کروائی۔

(4) میڈیا (پرنٹ، الیکٹرونک)

حصہ پنجم: معاشرت

سوال: راستے میں کس طرف چلنا چاہیے اور عورتوں کے لیے راستہ میں چلنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دائیں طرف چلنا چاہیے اور عورتوں کو کنارے پر چلنا چاہیے۔

سوال: راستے میں ملنے والے لوگوں سے کیا معاملہ کرنا چاہیے؟

جواب: سلام کرنا چاہیے، راستہ پوچھیں تو صحیح راستہ بتانا چاہیے، ان کا بوجھ اٹھانا چاہیے۔

سوال: راستہ میں کس طرح چلنا چاہیے؟

جواب: نگاہوں کو نیچے رکھتے ہوئے، تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہوئے، مضبوطی اور قوت سے، آگے دیکھتے ہوئے ذکر کرتے ہوئے چلنا چاہیے۔

سوال: راستہ میں کس طرح نہیں چلنا چاہیے؟

جواب: اونچی آواز سے باتیں کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے، بہت تیز تیز بناوٹی چال سے، عورتوں کے درمیان، تکبر غرور سے اور اترا کر نہیں چلنا چاہیے۔

سوال: راستہ میں تھوکنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر راستے میں تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو بائیں طرف تھوکنا چاہیے اگر بائیں طرف جگہ نہ ملے تو قدموں میں تھوکنا چاہیے۔ اسی طرح ناک صاف کرنے میں کرنا چاہیے۔ تھوکنے یا ناک صاف کرنے کے بعد جو تھوک اور رینٹھ ہو اس پر ہو سکے تو پاؤں سے تھوڑی سے مٹی ڈال دینا چاہیے تاکہ وہ کسی کو نظر نہ آئے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے یا ایسی جگہ تھوکنا اور ناک صاف کرنا چاہیے جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑے۔

سوال: سواری میں کن آداب کا خیال کرنا چاہیے؟

جواب: اپنی جگہ پر بیٹھنا چاہیے، سیٹوں پر پاؤں نہیں رکھنا چاہیے، سواری میں کوڑا نہیں پھینکنا چاہیے۔

سوال: مدرسہ/ اسکول کے تین بنیادی آداب وحقوق کیا ہیں؟

سوال: اس کے قوانین پر چلنا، اس کی تمام چیزوں جیسے کرسی، بلیک بورڈ وغیرہ کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا اور خراب نہ کرنا، اس کو صاف رکھنا، کچرا نہ پھینکنا، کچرا کوڑے دان میں ڈالنا، دیواروں پر ڈیکس وغیرہ پر نہ لکھنا اور ان چیزوں کو خراب اور گندہ نہ کرنا۔

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کن کے لیے مانگنا چاہیے؟**

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:6345)

(2) والدین کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:8712)

(3) والد کو بچوں کے لیے استاد کو شاگرد کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2103)

(4) مومنین کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (معارف الحدیث:206/5، رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(5) جس نے دعا کے لیے کہا ہو اس کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2123)

(6) اپنے علاوہ باقیوں کے لیے بھی دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:2104)

(7) اچھے حال میں کسی کو دیکھیں تو اس کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:6447)

(8) حاجت مندوں، مصیبت اور تکلیف میں مبتلاء شخص کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:3535)

(9) احسان کرنے والوں کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:1035)

(10) کافروں مشرکوں کے لیے ہدایت کی دعا کرنی چاہیے۔ (جامع الاصول، رقم:8606)

(11) حج سے واپسی پر لوگوں کے لیے دعا کرے۔ (مشکاۃ المصابیح، رقم:2260)

- **معمولاتِ دعا**

رہنمائی کے لیے

{27} ہدایت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔ (مسلم، رقم:6904)

اے اللہ، میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پاک دامنی اور (تیرے علاوہ سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں

{28} استقامت کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران:8)

اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما، بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

{29} حسن اخلاق کی دعا

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَآ إِلَّآ أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَآ إِلَّآ أَنْتَ۔ (ابوداؤد، رقم:760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔

● اسماءِ حسنیٰ

الاَحَدُ	الصَّمَدُ	القَادِرُ
ایک اکیلا	سب سے بے نیاز	قدرت والا
المُقتَدِرُ	المُقَدِّمُ	المُؤَخِّرُ
پوری قدرت والا	آگے بڑھانے والا	پیچھے ہٹانے والا
الاَوَّلُ	الاٰخِرُ	الظَّاهِرُ
سب سے پہلے	سب کے بعد	ظاہر
البَاطِنُ	الوَالِی	
اپنی ذات میں پوشیدہ	ہر چیز کا نگران وذمہ دار	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سبق:8

عقائد　　عبادات　　معاملات　　اخلاق　　معاشرت　　دعائیں

❑ حصہ اول: عقائد/ تقدیر پر ایمان لانا

سوال: تقدیر کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: کائنات کی ہر چیز کی پیدائش وموت، اس کے اچھے برے اعمال اور ان کا انجام، غرض جو کچھ بھی عالم میں بُرا بھلا ہو تا ہے، سب کو اللہ تعالیٰ، اس کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ایک جگہ لکھ دیا ہے، اسی کا نام تقدیر ہے اس کے خلاف کوئی پتا بھی حرکت نہیں کرتا ورنہ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے علم کا غلط ہونا لازم آئے گا جو محال اور ناممکن ہے۔ تقدیر پر ایمان لانا بھی مؤمن ہونے کے لیے ضروری ہے، کوئی شخص تقدیر پر ایمان لائے بغیر مؤمن نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے تقدیر کے بارے میں زیادہ بحث ومباحثہ کرنے سے امّت کو منع فرمایا ہے، اس لیے اس کے بارے میں بحث ومباحثہ نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ تقدیر کا آسان خلاصہ ایک نظر میں

مسئلہ تقدیر کا خلاصہ تین باتیں ہیں اور تینوں بالکل واضح ہیں، ان کو یاد رکھا جائے تو پورا مسئلہ آسان ہوجاتا ہے، وہ تین باتیں یہ ہیں:

(1) مکمل مجبور نہیں: ایک یہ انسان اپنے اعمال وافعال اور تمام حرکات میں مکمل طور پر مجبور نہیں، کیونکہ اگر بالکل مجبور مانا جائے تو لازم آئے گا کہ انسان اپنے افعال کو انجام دینے میں اپنے اعضاء کو جو حرکت دیتا ہے اس حرکت میں اور جمادات (پتھر وغیرہ) کی حرکت میں کوئی فرق نہ ہو، اسی طرح رعشہ کے مریض کے ہاتھ کی حرکت اور تندرست ہاتھ کی حرکت میں کوئی فرق نہ ہو، حالانکہ پہلی حرکت غیر اختیاری اور دوسری اختیاری ہے، دونوں حرکتوں میں فرق اتنا واضح ہے کہ اس کا انکار ہدایت کا انکار ہے، کوئی ذی ہوش اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

(2) قادر مطلق نہیں: دوسری بات یہ کہ انسان اپنے افعال واعمال اور حرکات میں قادرِ مطلق بھی نہیں، کیونکہ اگر قادرِ مطلق ہوتا تو اپنی کسی خواہش اور ارادے میں ناکام نہ ہوتا، حالانکہ وہ کتنی خواہشات اور ارادوں کو پوری کوشش کے باوجود روبہ عمل لانے

میں ناکام ہوجاتا ہے،معلوم ہوا کہ وہ اپنے اعمال وافعال میں مکمل طور پر قادر بھی نہیں،اور اپنے اعمال وافعال کا خالق بھی نہیں، بلکہ اسے تو ابھی تک یہ بھی پوری طرح معلوم نہیں کہ اس کے کون کون سے فعل میں اس کے بدن کے کون کون سے اجزء کون کون سے مادے اور کون کون سی باطنی طاقتیں حصہ لیتی ہیں اور فعل کے وجود میں آنے میں ان کا کتنا حصہ ہے؟ لہٰذا یہ بات بھی تقریباً بدیہی طور پر واضح ہے کہ انسان اپنے افعال واعمال پر پوری طرح قادر نہیں اور نہ اپنے افعال واعمال کا خالق ہے۔

جب مذکورہ بالا دو باتیں واضح طور پر ثابت ہیں،یعنی یہ کہ انسان اپنے افعال واعمال میں نہ مکمل طور پر مجبور ہے،نہ مکمل طور پر قادر،تو یہ نتیجہ خود بخود نکل آتا ہے کہ:

انسان اپنے افعال میں ایک حد تک مجبور اور ایک حد تک بااختیار ہے۔

یعنی انسان کو اپنے افعال واعمال کے کرنے اور نہ کرنے میں کسی نہ کسی درجے کا اختیار ضرور حاصل ہے۔

(3) کچھ قدرت واختیار ہے: تیسری بات یہ کہ جو خفیف سی قدرت اور اختیار انسان کو حاصل ہے اسے قرآن وسنت کی اصطلاح میں کسب کہا جاتا ہے،لیکن اس کسب کی حقیقت وماہیت اور مقدار کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے،جو قرآن وسنت میں نہیں بتایا گیا،اور ہم اپنی عقل سے بھی اسے معلوم نہیں کر سکتے،لیکن اسے معلوم کرنے پر ہمارا نہ کوئی عقیدہ موقوف ہے نہ عمل،اور شرعاً بھی اسے معلوم کرنے کے ہم ذمہ دار (مکلف) نہیں۔لہٰذا یہ معلوم نہ ہونا ہمارے لیے مضر نہیں۔

جب یہ تینوں باتیں واضح ہوگئیں تو اب یہ سمجھئے کہ انسان کے تمام اعمال وافعال کا قادر مطلق اور خالق تو اللہ جل شانہ ہی ہے، لیکن کاسب (کسب کرنے والا) بندہ (انسان) ہے،اور چونکہ انسان کے اعمال وافعال میں اس کے کسب کو دخل ہے،اس لیے اچھے عمل کے کسب پر اسے ثواب ملتا ہے اور برے عمل کے کسب پر وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

(درس مسلم،حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب:1/239)

سوال: تقدیر پر یقین کے کتنے فائدے ہیں؟

جواب: تقدیر پر یقین کے پانچ فائدے ہیں۔

(1) جب بھی کوئی مصیبت اور پریشانی کا واقعہ ہو تو دل مضبوط رہے گا اور یوں ہی سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اس کے خلاف نہیں ہوسکتا تھا اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس مصیبت کو دفع کردے گا۔

(2) جب یہ اعتقاد مضبوط ہوگیا تو اگر پریشانی دور ہونے میں دیر بھی لگ جائے تب بھی پریشان اور دل برداشتہ نہیں ہوگا۔

(3) تقدیر پر یقین حاصل ہونے کے بعد مصیبت کو دفع کرنے کے لئے کوئی ایسی تدبیر اختیار نہیں کرے گا کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو بلکہ یوں سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تو مصیبت ٹل نہیں سکتی پھر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا کیا فائدہ۔

(4) تقدیر پر یقین کے بعد یہ شخص تمام تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا میں بھی مشغول ہوگا۔

(5) جب تقدیر پر یقین ہوگا کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کوئی کسی مقصد میں کامیابی کو اپنی تدبیر یا سمجھ کا نتیجہ سمجھ کر فخر وغرور میں مبتلاء نہ ہوگا۔ الغرض تقدیر پر یقین کا فائدہ یہ ہے کہ:

(1) دل مضبوط رہے گا۔

(2) پریشانی نہیں ہوگی۔

(3) خلاف شرع تدبیر سے بچے گا۔

(4) تدبیر کے ساتھ دعاء بھی کرے گا۔

(5) کامیابی کے بعد اپنی تدبیر کا نتیجہ سمجھ کر فخر وغرور نہیں کرے گا۔ (حیات المسلمین: روح پنجم)

❑ حصہ دوم: عبادات/زکوٰۃ/حج وعمرہ

سوال: زکوٰۃ کی فضیلت، فوائد اور زکوٰہ نہ دینے کے نقصانات بیان کریں۔

جواب:

- **زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا تاکیدی حکم ہے**

(1) توحید، رسالت اور نماز کے بعد اسلام کا تیسرا بڑا رکن ہے۔

(2) قرآن کریم میں 70 سے زائد مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین میں ان دونوں کا مقام اور درجہ قریب قریب ایک ہی ہے۔

(3) زکوٰۃ کا حکم پچھلی شریعتوں میں بھی نماز کے ساتھ ساتھ ہی برابر رہا۔

(4) اُمتِ مسلمہ کو بھی مکی دور میں ہی زکوٰۃ کا اجمالی حکم دے دیا گیا تھا، البتہ تفصیلی احکام مدنی دور میں بتائے گئے۔

- **زکوٰۃ کے حکم میں بے شمار معاشرتی، اخلاقی، روحانی فوائد وحکمتیں بھی ہیں**

(1) زکوٰۃ معاشرتی خرابیوں (امیر غریب کی طبقاتی لڑائیوں اور سماجی اونچ نیچ میں بڑھتے فرق) کا علاج ہے۔

(2) دولت چند مخصوص طبقوں اور ہاتھوں میں محدود ہوجانے کی وجہ سے جو معاشرتی خرابیاں (عوامی غربت، لوٹ مار، عیش پرستی، فضول خرچی) پیدا ہوتی ہے، زکوٰۃ اس کا بھی علاج ہے۔

(3) زکوٰۃ مال ودولت کی کمی بیشی کی وجہ سے پیدا ہونے والی اخلاقی خرابیوں کا بھی علاج ہے۔

(4) زکوٰۃ اعلیٰ اخلاقی خوبیوں (اعانت، مدد) میں سے ہے۔

(5) زکوٰۃ حبِّ مال، دولت پرستی، حرص اور بخل جیسی ایمان کش اور مہلک روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

(6) زکوٰۃ کا نظام مسلمانوں کو ہر قسم کی فکر سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

(7) زکوٰۃ کے ذریعہ مال محفوظ و بابرکت ہوجاتا ہے اس کا شر دور ہوجاتا ہے، اس کا میل کچیل صاف ہوجاتا ہے۔

(8) زکوٰۃ ادا کرنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعائے رحمت ملتی ہے۔

● **زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات**

(1) جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس کے ذریعے ماتھے، پہلو، پیٹھ کو داغا جائے گا۔

(2) جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ زہریلا سانپ بن کر ڈسے گا۔

(3) جن جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ پیروں سے روندیں گے، سینگوں سے ماریں گے۔

(4) جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ دوسرے مال کو بھی برباد کر دیتا ہے۔

سوال: کس شخص پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ اس شخص پر فرض ہوتی ہے جو:

(1) عاقل (2) بالغ (3) مسلمان ہو

(4) اگر دارالحرب کا رہنے والا ہے اور وہیں مسلمان ہوا ہے تو یہ بھی شرط ہے کہ اسے زکوٰۃ کی فرضیت کا بھی علم ہو۔

سوال: کس مال پر زکوٰۃ فرض ہے، کس پر نہیں؟

جواب: جس مال کے اندر درج ذیل 6 شرائط پائی جائیں تو اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے:

پہلی شرط: اموال زکوٰۃ میں سے ہو (تجارتی مال، سونا، چاندی ہو یا نقدی ہو یا مویشی ہوں)

دوسری شرط: مال بقدر نصاب ہو/ قرض منہا کرنے کے بعد بقدر نصاب بچتا ہو

تیسری شرط: مال پر پورا ایک سال قمری گزر گیا ہو۔

چوتھی شرط : مال خالص حرام کا نہ ہو۔

پانچویں شرط: مال کی ملکیت بھی حاصل ہو۔

چھٹی شرط : مال کی ملکیت کے ساتھ اس پر تصرف و استعمال کی قدرت بھی ہو

سوال: زکوٰۃ اس مال پر فرض ہوتی ہے جو بقدر نصاب ہو تو یہ بتائیے کہ زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کا نصاب یہ ہے:

نمبر شمار	جنس	مقدار
1	صرف سونا	ساڑھے 7 تولہ (84.479 گرام) ہو
2	صرف چاندی	ساڑھے 52 تولہ (612.35 گرام) ہو
3	صرف نقدی	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو
4	صرف مال تجارت	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو
5	ان چاروں/بعض کا مجموعہ	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو

(زکوٰۃ کے مسائل سے متعلق مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیں: فہم زکوٰۃ، مرتب مفتی منیر احمد صاحب)

سوال: حج کے فضائل بیان کریں

جواب: حج کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔ حاجی قیامت کے روز اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے چار سو آدمیوں کی سفارش کرے گا۔ حاجی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا۔ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

سوال: حج فرض ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: اگر درج ذیل تمام شرائط پائی جائیں تو حج کرنا فرض ہوتا ہے، شرائط پائے جانے کی صورت میں حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ کرنا فرض ہوتا ہے۔ خواہ یہ شرائط مرد میں پائی جائیں یا عورت میں:

(1) مسلمان ہونا (2) بالغ ہونا (3) عقلمند ہونا (4) حج کی استطاعت ہونا

سوال: حج اور عمرہ کا خلاصہ، حج کی قسمیں اور حج کی ترتیب بیان کریں۔

جواب:

عمرہ کا خلاصہ:

- پانچ مخصوص دنوں (9 ذوالحجہ تا 13 ذوالحجہ) کے علاوہ
- دو مخصوص مقامات (1. بیت اللہ 2. صفا و مروہ) میں
- چار مخصوص اعمال (1. احرام 2. طواف 3. سعی 4. حلق یا قصر) کرنا

حج کا خلاصہ

- پانچ مخصوص مقامات (1. بیت اللہ 2. صفاومروہ 3. منیٰ 4. مزدلفہ 5. عرفات) میں
- پانچ مخصوص دنوں (8 تا 12 ذوالحجہ) میں
- سات مخصوص اعمال (1. احرام 2. طواف 3. سعی 4. وقوف 5. رمی 6. قربانی 7. حلق) کرنا

فائدہ: گویا عمرے والے چار اعمال (1. احرام 2. طواف 3. سعی 4. حلق وقصر) تین مزید اعمال کے ساتھ مل کر حج کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اسی لیے عمرہ کو چھوٹا حج کہتے ہیں۔

حج، عمرہ

- حج کی قسمیں
- افضل حج کون سا؟
- عمرہ

حج کی ان تین قسموں اور عمرہ میں، سب سے افضل حج قران ہے اس کے بعد حج تمتع اس کے بعد حج افراد، اس کے بعد صرف عمرہ افضل ہے۔ (حیات، معلم:110)

1. افراد

- اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور حج کے دنوں میں صرف حج کریں، عمرہ نہ کریں تو یہ ''حج افراد'' کہلاتا ہے۔ (معلم:208، حیات)
- یہ احرام بقرعید تک بندھا رہے گا، حج کے بعد ہی کھلے گا، کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ احرام لمبا ہوجاتا ہے، ہاں اگر حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا
- اور اس میں حج کی قربانی مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (حیات، معلم:215)

2. قران

- اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ ''حج قران'' کہلاتا ہے۔ (معلم:223)
- یہ احرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا رہے گا اور حج کرکے قربانی کے بعد سر منڈوا کر یہ احرام کھلے گا یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہوجاتا ہے (معلم:223)
- اور اس میں حج کی قربانی واجب ہے۔ (معلم:226)

3. تمتع

- اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرکے احرام کھول دیں پھر اسی سال اسی ایک سفر میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کریں تو یہ تمتع کہلاتا ہے۔ (معلم:230، حیات بتصرف)
- اس میں عمرہ سے فارغ ہوکر عمرہ کا احرام کھل جاتا ہے اور آدمی عام آدمیوں کی طرح مکہ مکرمہ میں رہتا ہے اس کے بعد حج کے دنوں میں حج کرتا ہے اس لیے اس میں احرام لمبا نہیں ہوتا۔ (معلم:230)
- اس میں بھی حج کی قربانی واجب ہے۔ (حیات، معلم 234)

چونکہ حجاج کے لیے حج تمتع زیادہ آسان ہے اور اکثر حجاج یہی حج کرتے ہیں لہٰذا ہم حج تمتع سیکھیں گے اس میں چونکہ پہلے عمرہ کیا جاتا ہے پھر حج اس لیے پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

حج بدل

- جو کسی دوسرے کی طرف سے کیا جائے اسے حج بدل کہتے ہیں اس کی تفصیل اور احکام آخیر میں آئیں گے۔ (دیکھیں:194)

حج کی اجمالی ترتیب (معلم 236)

حج تمتع — حج قران — حج افراد

افعال حج تمتع

1	احرام عمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل اور اضطباع	رکن
3	سعی عمرہ	واجب
4	سر منڈوانا	واجب
5	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
6	وقوف عرفہ	رکن
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈوانا	واجب
11	طوافِ زیارت	رکن
12	سعی	واجب
13	رمی جمار	واجب
14	طوافِ وداع	واجب

افعال حج قران

1	احرام حج و عمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل اور اضطباع	رکن
3	سعی عمرہ	واجب
4	طواف قدوم مع رمل	سنت
5	سعی	واجب
6	وقوف عرفہ	رکن
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈوانا	واجب
11	طوافِ زیارت	رکن
12	رمی جمار	واجب
13	طوافِ وداع	واجب

افعال حج افراد

1	احرام حج	شرط
2	طواف قدوم	سنت
3	وقوف عرفہ	رکن
4	وقوف مزدلفہ	واجب
5	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
6	قربانی	اختیاری
7	سر منڈوانا	واجب
8	طوافِ زیارت	رکن
9	سعی	واجب
10	رمی جمار	واجب
11	طوافِ وداع	واجب

(حج کے مسائل اور طریقہ کار سے متعلق مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیں: فہم حج، مرتب مفتی منیر احمد صاحب)

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: جب ہم کاروبار کرتے ہیں تو ہم کچھ چیزیں خریدتے بھی ہیں/کرایہ پر بھی لیتے ہیں، کچھ چیزیں فروخت بھی کرتے ہیں/کرایہ پر بھی دیتے ہیں اور کبھی ہم کسی کے ماتحت کام کرتے ہیں اور کبھی دوسرے ہمارے ماتحت کام کرتے ہیں، ایسے ہی جس مارکیٹ میں ہم کاروبار کررہے ہوتے ہیں وہاں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ کاروبار کررہے ہوتے ہیں، اسی طرح کبھی ہم اکیلے کاروبار کرتے ہیں تو کبھی شراکت کے ساتھ، پھر جس وقت ہم کاروبار کررہے ہوتے ہیں تو جس طرح ہمارے کاروبار کے

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کچھ تقاضے، ذمے داریاں ہوتی ہیں عین اس وقت ہمارے اہل وعیال، بیوی بچے، ماں باپ ایسے ہی ہمارے دین کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، تو اب آپ یہ بتائیے کہ ان میں سے ہر ایک کے کیا کیا حقوق ہیں؟

جواب:

- **گاہک کے حقوق**

(1) مال فروخت کرنے میں غلط بیانی سے کام نہ لینا (2) مال فروخت کرتے وقت عیب نہ چھپانا

(3) خریدار کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھانا

(4) ایسا مال فروخت نہ کرنا جس میں خریدار کا دینی ایمانی یا جسمانی نقصان ہو

(5) سودا خراب نہ کرنا (6) ذخیرہ اندوزی نہ کرنا

- **فروخت کنندہ کے حقوق**

(1) فروخت کنندہ کے معاملہ یا سودے میں مداخلت نہ کرنا (2) فروخت کنندہ کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھانا

(3) غلط بیانی نہ کرنا/فروخت کنندہ کی ناواقفی سے فائدہ نہ اٹھانا

- **اہل شہر کے حقوق**

(1) ذخیرہ اندوزی نہ کرنا (2) تَلَقِّی جَلَب (شہر کے بیوپاریوں کا اہل شہر کو ضرر پہنچانا) نہ کرنا

(3) شہریوں کی حاجت کے باوجود باہر والوں کے لیے/کو بیچنا

(4) تاجر برادری کا باہمی گھٹ جوڑ سے قیمتوں کی مصنوعی گرانی پیدا نہ کرنا

- **مالکان کے حقوق**

(1) ماتحتوں کا خیانت نہ کرنا (2) ان کے ساتھ خیر خواہی کرنا (3) مالکان سے جھوٹ نہ بولنا

- **ملازمین کے حقوق**

(1) طاقت سے زیادہ کام نہ لینا (2) ملازمین کے ساتھ ظلم وزیادتی، توہین، تحقیر، تذلیل کا معاملہ نہ کرنا

(3) بروقت پوری اجرت (جتنا حق بنتا ہو) ادا کرنا (4) ان کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو پورا کرنا

- **شریک کا حق**

شریک/ پارٹنر کے ساتھ ظلم وزیادتی، ناانصافی نہ کرنا

- **کاروباری پڑوسی کا حق**

اذیت اور تکلیف نہ دینا، خیانت نہ کرنا

- بیوی، بچوں، والدین، زیر کفالت رشتہ داروں کے حقوق

ان کو ان کے حصہ کا پورا وقت صحیح طریقہ سے دینا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا

(مالی لین دین کے حقوق کی تفصیلات کے لیے دیکھیں: کتاب ''مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات'')

❑ حصہ چہارم: اخلاق

سوال: اخلاق پہچاننے کے طریقے کیا ہیں؟

جواب: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے باطنی امور میں خاص بصیرت عطا فرمائی تھی اور تربیت و تعلیم کا بھی ایک خاص سلیقہ ان کو عطا ہوا تھا، ان کی تجویز یہ ہے کہ نفس کے عیوب اور اپنے باطنی گناہوں سے آگاہ ہونے کے چار طریقے ہیں۔

- پہلا طریقہ

سب سے بہتر اور مکمل طریقہ باطنی عیوب سے مطلع ہونے اور ان کی اصلاح کا یہ ہے کہ کسی ایسے شیخ کامل کو تلاش کریں جو شریعت وطریقت کا جامع ہو، باطنی فضائل (خوبیاں) و رذائل (عیوب) کے پہچاننے میں اور ان کے علاج میں مہارت و بصیرت رکھتا ہو۔

- دوسرا طریقہ

اگر کسی شخص کو شرائط مذکورہ کے مطابق کوئی شیخ و مرشد دستیاب نہ ہو تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو چاہیے کہ اپنے مخلص دوستوں کو اپنی اصلاح کے لیے اپنے اوپر مسلط کرلے ان سے پوچھا کرے کہ تمہیں میرے اندر کیا کیا عیب نظر آتے ہیں وہ جو کچھ بتلائیں ان کی اصلاح کی فکر میں لگ جائے۔

- تیسرا طریقہ

اپنے دشمنوں سے اپنی اصلاح کرائے وہ اس طرح کہ دشمن جو باتیں اس کی عیب جوئی میں کرتے ہیں، خوب غور سے سنے پھر اپنے حالات کا جائزہ لے کہ اس میں کتنی باتیں سچی ہیں اور کون سا عیب واقعی مجھ میں موجود ہے؟ اس کے ازالہ کی فکر کرے، بزرگان سلف کا عام طریقہ کار یہی تھا۔

- چوتھا طریقہ

باطنی عیوب پر مطلع ہونے اور ان کی اصلاح کا یہ ہے کہ آپ کو لوگوں میں جو بات بری اور قابل اعتراض نظر آئے اس کو اپنے نفس میں ٹٹولیں کہ کہیں میرے اندر تو یہ عیب نہیں اگر اس کا کچھ احساس ہو تو فوراً اس کی اصلاح کا اہتمام کریں، اس طرح بھی ایک انسان اپنے عیوب پر مطلع ہو کر اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور درحقیقت ضرورت تو اس کی ہے کہ ان سبھی طریقوں سے اپنی

اصلاح کی فکر جاری رکھیں بالخصوص پہلے طریقہ کے لیے مقدور بھر پوری کوشش کریں۔ (دل کی دنیا:26-33)

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: گھر میں کس طرح داخل ہونا چاہیے اور کس طرح نہیں؟

جواب: دائیں پاؤں سے، دعا پڑھ کر، ذکر اور سلام کرتے ہوئے داخل ہونا چاہیے، چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: کھانا کس طرح کھانا چاہیے؟

جواب: اکھٹے مل کر، ہاتھ دھوکر، دسترخوان بچھا کر، بیٹھ کر، تین انگلیوں سے، چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر اور منہ بند کر کے کھانا چاہیے۔

سوال: کھانا کھاتے ہوئے کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

جواب: برتن کے درمیان اور چوٹی سے نہیں کھانا چاہیے، روٹی رکھ دی جائے تو سالن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، روٹی سے ہاتھ صاف نہیں کرنا چاہیے، ہر ایسی چیز جس سے ناگواری ہو اس سے بچنا چاہیے، کھانا کھاتے ہوئے ساتھیوں کو نہیں دیکھنا چاہیے، زیادہ گرم نہیں کھانا چاہیے، کھانے کو برا نہیں کہنا چاہیے، اس کو سونگنا اور اس میں پھونکنا نہیں چاہیے، ٹیک لگا کر اور راستے میں چلتے ہوئے اور خوب پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیے۔

سوال: کھانا لینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پلیٹ میں کھانا بھر کر زیادہ نہیں لینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق لینا چاہیے۔

سوال: پانی کس طرح پینا چاہیے؟

جواب: دائیں ہاتھ سے، بیٹھ کر، بسم اللہ پڑھ کر، تین سانسوں میں، چوس چوس کر آہستہ آہستہ پینا چاہیے اور پینے کے بعد دعا پڑھنی چاہیے، جلدی جلدی نہیں پینا چاہیے، پیتے وقت ہنسنا بھی نہیں چاہیے، بوتل سے پانی پینے کے بعد اگر بوتل خالی ہو جائے تو خالی ہی فریج میں نہیں رکھنا چاہیے۔

سوال: پانی پلانے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: ٹھنڈا، گرم پوچھ کر طلب کے مطابق پلانا چاہیے، صاف ستھرے گلاس میں پلانا چاہیے، دھوکر لائیں تو ہاتھ خشک کر کے لانا چاہیے، گلاس دونوں ہاتھوں سے نچلے حصے سے پکڑ کر پلانا چاہیے، گلاس دینے کے بعد لینے کا انتظار کرنا چاہیے پہلے بڑوں کو اور دائیں طرف سے پلانا چاہیے، پلانے والے کو آخر میں پینا چاہیے۔

سوال: مجلس میں کیا کام کرنے چاہیے؟

جواب: اپنی صورت اور ہیئت درست کر کے جانا چاہیے، سب سے پہلے سلام کرنا چاہیے، جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے، آنے والوں کو کے لیے جگہ بنانا چاہیے، مجلس کشادہ ہونی چاہیے۔

سوال: مجلس میں کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟

جواب: بدبودار چیز کھا کر نہیں جانا چاہیے، بیٹھنے والوں کو پاؤں مارتے ہوئے آگے نہیں جانا چاہیے، کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیے، لوگوں یا دو آدمیوں کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیے، راستوں اور دروازوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے، اندھیرے میں آدھی دھوپ آدھی چھاؤں میں اور کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے، کسی کی بات نہیں کاٹنی چاہیے، سرگوشی نہیں کرنی چاہیے مجلس کی باتیں دوسروں کو نہیں بتانا چاہیے، ساتھیوں کی کمی نہیں نکالنا چاہیے، کسی کی غیبت نہیں کرنی چاہیے اور مجلس میں ناک کان صاف نہیں کرنا چاہیے، مجلس میں ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے۔

☐ حصہ ششم: دعائیں

- **کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے؟**

(1) اپنے لیے اور اپنے متعلقین کے لیے دوسروں سے بھی دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ (مسند أحمد، رقم:3240)

(2) چھوٹوں سے بھی دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ (مسند أحمد، رقم:195)

(3) جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اُن سے ضرور دعا کی درخواست کرنی چاہیے، جیسے مجاہد، مسافر، حج وعمرہ کرنے والے، روزہ دار، والدین، فرمان بردار اولاد، امام عادل اور مظلوم۔ (سنن ابن ماجۃ، رقم:2893)

- **معمولاتِ دعا**

عافیت کی دعا

{37} اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ العَافِيَةَ فِي الدُّنيَا وَالآخِرَةِ۔ (ابو داؤد: 5074)
اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طالب ہوں۔

شکر کی دعا

{38} يَارَبِّ لَكَ الحَمدُ كَمَا يَنبَغِي لِجَلَالِ وَجهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلطَانِكَ۔
اے میرے رب! میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری ذات کے جلال اور تیری سلطنت کے عظمت کے لائق ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 3801)

خوشی کے موقع کی دعا

{39} الحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی بِنِعمَتِہِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ (سنن ابن ماجہ:3803)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کے فضل سے تمام کام پورے ہوئے ہیں۔

صبر کی دعائیں

{40} ناگواری کے موقع کی دعا

الحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (سنن ابن ماجہ:3803)

تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں

صبر کی دعا

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیہِ رَاجِعُونَ اللّٰھُمَّ عِندَكَ أَحتَسِبُ مُصِیبَتِی فَآجِرنِی فِیھَا وَأَبدِل لِی بِھَا خَیرًا مِنھَا۔ (ابوداؤد:3119)

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور لوٹ کر اسی کے پاس جانے والے ہیں، اے اللہ! میں تیرے ہی پاس اپنے مصیبت کو پیش کرتا ہوں تو مجھے اس مصیبت کے بدلے جو مجھے پہنچ چکی ہے مجھے ثواب عطا کر اور اس مصیبت کو خیر سے بدل دے۔

● اسماء حسنیٰ

المُتَعَالُ	البَرُّ	التَّوَّابُ
برتر	نہایت احسان کرنے والا اپنے بندوں پر مہربان	توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا
المُنتَقِمُ	العَفُوُّ	الرَّؤُفُ
بدلہ لینے والا	بہت زیادہ معاف کرنے والا	بہت نرمی کرنے والا
مَالِكُ المُلكِ	ذُو الجَلَالِ وَالإِکرَامِ	المُقسِطُ
سلطنت کا مالک	بزرگی والا، تعظیم والا	انصاف کرنے والا
الجَامِعُ	الغَنِیُّ	
ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا	بڑا بے نیاز اور بے پروا	

سبق:9

عقائد عبادات معاملات اخلاق معاشرت دعائیں

حصہ اول: عقائد/ بدعت ورسومات

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتادیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی کسی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

سوال: بدعت کے غلط ہونے کو عقلی دلیل سے واضح کریں؟

جواب: اسلام کامل ومکمل، واضح اور صاف وصریح دین ہے جس میں ذرا سی بھی ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں تو اب اس میں کسی بدعت کا نکالنا اور اپنی طرف سے کسی کام کو دین میں داخل کرنا جو دین میں نہیں ہے اس کی نہ ضرورت ہوئی اور نہ کوئی فائدہ اسی وجہ سے امام مالکؒ نے فرمایا تھا کہ جس نے بدعت کا کام کیا گویا اس نے یہ سمجھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم پہنچانے میں غلطی کی ہے (اور پورا دین نہیں پہنچایا لہٰذا میں اپنی طرف سے کوئی عمل جاری کرکے ناقص دین کی تکمیل کرتا ہوں)۔

سوال: بدعت کی بنیادی شکلوں کو مثال سے واضح کریں؟

جواب:

(1) حلال کو حرام، حرام کو حلال کرنا: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے، اس کو اپنے اوپر حرام کرلینا، جیسے کچھ لوگ بعض پھلوں کے متعلق طے کرلیتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کھائیں گے یا کسی اور طرح سے حرام کرلیتے ہیں۔ ایسی بہت سی رسمیں آج لوگوں میں موجود ہیں جن میں عملاً بلکہ اعتقاداً بھی بہت سی حلال چیزوں کو حرام سمجھ رکھا ہے مثلاً ذی قعدہ کے مہینہ میں (جسے عورتیں خالی کا مہینہ کہتی ہیں) اور محرم وصفر میں شادی کرنا شریعت (دین اسلام) میں خوب حلال اور درست ہے لیکن اللہ کی اس حد سے لوگ آگے نکلتے ہیں اور ان میں شادی کرنے سے بچتے ہیں، ماہ محرم میں میاں بیوی والے تعلقات سے بچتے ہیں اور بہت سی قوموں میں بیوہ عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھتے ہیں اور عملاً اس کو حرام بنا رکھا ہے، یہ سب حدود سے آگے بڑھ جانا ہے۔

جس طرح حلال کو حرام کرلینا منع ہے اسی طرح حرام کو حلال کرلینا بھی منع ہے حرام وحلال مقرر فرمانے کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

بعض کھانے کی چیزوں کے متعلق اپنی طرف سے یہ تجویز کرلیا جائے کہ اسے فلاں شخص کھا سکتا ہے اور فلاں نہیں کھا سکتا جیسے مشرکین مکہ کیا کرتے تھے، یہ سب خرافات اور اپنی ایجادات ہیں۔

(2) اپنی طرف سے عمل کی فضیلت ثواب یا عذاب مخصوص کرنا: کسی عمل کے بارے میں وہ فضیلت تجویز کرلی جائے جو قرآن وحدیث سے ثابت نہیں جیسے دعائے گنج العرش اور درود لکھی کی فضیلتیں گھڑ رکھی ہیں۔

اپنی طرف سے کسی گناہ کا مخصوص عذاب تجویز کرلیا جائے جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں مذکور نہ ہو، جیسا کہ بہت سے واعظ بیان کرتے پھرتے ہیں۔

کسی چیز کے متعلق یہ طے کرلیا جائے کہ اس کا حساب نہ ہوگا، جب کہ حدیث میں اس کا ثبوت نہ ہو، جیسے مشہور ہے کہ رمضان شریف کے آخری جمعہ کو نیا کپڑا، نیا جوتا پہن لیا جائے تو وہ بے حساب ہوجاتا ہے اسی لیے بعض لوگ بہت سے جوڑے اس روز پہن لیتے ہیں۔ یہ سب غلط اور لغو ہے۔

(3) غیر ضروری چیز کو ضروری سمجھنا: جو چیز شریعت میں ضروری نہیں ہے اگرچہ مباح ہو عملاً یا اعتقاداً فرض کا درجہ دے دیں اور جو اسے نہ کرے اس پر لعن طعن کریں، مثلاً شب برات کا حلوہ اور عید الفطر کی سویاں کہ شرعاً ان دونوں کی کوئی اصلیت نہیں ہے مگر لوگ اسے ضروری سمجھتے ہیں اور جو نہ پکائے اس کو نکو بننا پڑتا ہے، بیاہ شادی اور مرنے جینے میں بے شمار ایسی رسمیں کی جاتی ہیں جن کو فرض کا درجہ دیا جاتا ہے اور شرعاً ان کی کوئی اصل نہیں بلکہ بعض ان میں شرکیہ رسمیں ہیں۔

اسی طرح جو عمل بذات خود مباح ہو مگر اس میں بدعت کی آمیزش ہوجائے یا اس کو سنت سمجھا جانے لگے تو اس کا کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ سجدہ شکر مباح ہے لیکن نمازوں کے بعد مکروہ ہے کیونکہ جاہل لوگ اس کو سنت یا واجب سمجھ بیٹھیں گے، اور ہر مباح جس کا یہ نتیجہ ہو مکروہ ہے۔

(4) اپنی طرف سے عمل مخصوص کرنا: جو چیز اللہ کے یہاں تقرب اور نزدیکی نہ ہو اسے تقرب کا باعث سمجھ لیں۔ مثلاً قبروں کا طواف جو شرک ہے یا نہ بولنے کا روزہ رکھ لینا یا دھوپ میں کھڑا رہنا وغیرہ۔

(5) اپنی طرف سے عمل کا وقت مخصوص کرنا: عمومی چیز کو جو ہر وقت مستحب ہے کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرلیں، مثلاً شریعت نے زیارت قبور کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ اب کسی بزرگ کی قبر پر جانے کے لیے وقت مقرر کرلینا اور اسی کو ضروری سمجھنا۔ اسی طرح شریعت نے رسول اللہ ﷺ، بزرگان دین اور عام مسلمانوں کے ایصال ثواب کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ آدمی جب چاہے ایصال ثواب کرسکتا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے خاص خاص اوقات اور خاص خاص صورتیں تجویز کرلینا اور انہی کی پابندی کو ضروری سمجھنا، جیسے ربیع الاول میں آنحضرت ﷺ کی روح پرفتوح کے ایصال ثواب کے لیے اور محرم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت کے ایصال ثواب کے لیے کھانا پکانا۔ تیجہ، ساتواں، نواں، چالیسواں کرنے کی رسم۔ اسی طرح نماز فجر اور نماز عصر کے بعد امام سے مصافحہ کرنا اور عید الفطر و بقرہ عید کے دن نماز عید پڑھ کر گلے ملنا اور مصافحہ کرنا، مصافحہ بڑے ثواب کی چیز ہے اور ملاقات کی سنت ہے نہ کہ عید کی، اس کو کسی خاص وقت کے لیے مقرر کرنا اور

عمل سے فرض یا واجب کا درجہ دینا صحیح نہیں ہے۔

(6) اپنی طرف سے عمل کا طریقہ مخصوص کرنا: مثلاً سری نمازوں میں جہر کرنا۔ اسی طرح نماز کے بعد کے اذکار یا کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا یا جس عبادت کو شریعت نے انفرادی طور پر مشروع فرمایا ہے اس کو اجتماعی طور پر کرنا یا کسی عمل کی کوئی خاص ترکیب و ترتیب تجویز کرنا۔ مثلاً مختلف رکعات میں مختلف سورتیں پڑھنا تجویز کر لینا (جو حدیث سے ثابت نہ ہو) اس کی پابندی کرنا، یا سورتوں کی تعداد مقرر کر لینا جیسے تہجد کی نماز سے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ پہلی رکعت میں 12 مرتبہ قل ہو اللہ پڑھی جائے اور پھر ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ گھٹا تا جائے یہ لوگوں نے خود تجویز کیا ہے، اسی طرح ہفتہ بھر کے دنوں کی نمازیں اور ان کی خاص خاص فضیلتیں اور ان کی مخصوص ترکیبیں لوگوں نے بنالی ہیں، یہ بھی حد سے آگے بڑھ جانا ہے۔

(7) اپنی طرف سے عمل کی جگہ مخصوص کرنا: کسی ثواب کے کام کو کسی خاص جگہ کے ساتھ مخصوص کر لینا (جس کی تخصیص شریعت سے ثابت نہ ہو) یہ بھی حد سے آگے بڑھ جانا ہے جیسے بعض جگہ دستور ہے کہ قبر پر اذان کہتے ہیں، غلہ یا روٹی تقسیم کرتے ہیں ثواب ہر جگہ سے پہنچ سکتا ہے، پھر اس میں اپنی طرف سے قبر پر ہونے کو طے کر لینا اور یہ سمجھنا کہ یہاں تقسیم کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا، حدود اللہ سے آگے بڑھ جانا ہے۔

(8) اہل بدعت کی مشابہت اختیار کرنا: جس فعل میں کفار و فجار اور اہل بدعت کا تشبہ پایا جائے، اس چھوڑنا لازم ہے۔ چنانچہ وہ تمام افعال جو اہل بدعت کا شعار بن جائیں ان کا چھوڑنا لازم ہے۔

(9) سنت، بدعت میں تردد ہو جائے: جب کسی فعل کے سنت و بدعت ہونے میں تردد ہو جائے تو سنت چھوڑنا بدعت سے بہتر ہے۔

سوال: بدعت کے نقصانات بیان کریں؟

جواب: (1) بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ (2) بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی کیونکہ وہ بدعت کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔

سوال: بدعت والے اعمال کتنے ہیں؟

جواب: چونکہ خلاف سنت کام بدعت ہے، اس لیے بدعت کے اعمال مقرر نہیں ہیں بلکہ بے شمار ہیں اور ہر ملک اور صوبہ میں علیحدہ علیحدہ بدعتیں ہیں۔

بدعت والے اعمال کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی ثواب پہنچانے کے گھڑے ہوئے خود ساختہ طریقے، قبروں کے عرس، قبروں پر چادریں یا پھول چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، پختہ بنانا، قبروں پر روٹیاں یا غلہ تقسیم کرنا، شبِ برات کا حلوہ، حضرت جعفرؒ کے کونڈے، حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارہویں، مولود میں قیام، بی بی

جی کی صحنک وغیرہ۔

شرکیہ بدعات کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

پیر کو سجدہ کرنا، قبروں پر سجدہ اور طواف، قبر کو بوسہ دینا، پاؤں چومنا، جھک کر ملنا، آفات، مصائب اور بیماریوں سے حفاظت کے لیے بکرے کا خون ٹائروں پر لگانا، بیماری سے شفاء کے لیے بکرا ذبح کرنا، چیلوں کو گوشت پھینکنا: بارش کے لیے مزارات پر جانور ذبح کرنا۔

شادی بیاہ سے متعلق رسوم وبدعات:

محرم میں شادی بیاہ کو ممنوع سمجھنا، سہرا باندھنا۔ شادی کی چند قبیح رسمیں، شادی میں مہندی، سہرا بندی، جوتا چھپائی، دودھ پلائی وغیرہ یہ سب ہندوانہ رسمیں ہیں، شادی جیسی مبارک خوشی کو ان جیسی ہندوانہ رسوم سے آلودہ کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ شادی سنت کے مطابق انتہائی سادگی سے انجام دینی چاہیے، البتہ اگر شادی کے موقع پر عورتیں اپنے طور پر مہندی لگائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (آپ کے مسائل کا حل:165/1) شادی کے بعد پہلا رمضان میکے میں گزارنا۔

منگنی یا شادی کے موقع پر مٹھائی اور کپڑوں کا لین دین:

عموماً ایسے مواقع پر مٹھائی اور کپڑے وغیرہ دینے کو لازم سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے والے کو ملامت کی جاتی ہے، چنانچہ ملامت کے خوف سے غریب آدمی قرض لے کر یا ناجائز طریقوں سے کما کر ان رسموں کو پورا کرنے کو ضروری سمجھتا ہے۔ نیز یہ چیزیں قرض سمجھ کر دی اور لی جاتی ہیں، پھر دوسرے موقع پر واپس کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے، اس لیے اس قسم کی رسموں سے احتراز لازم ہے، البتہ اگر کہیں مذکورہ قباحتیں نہ ہوں اور حسب استطاعت رسم سے مجبور ہوئے بغیر خوشی سے ایسا کیا جائے تو جائز ہے۔ (آپ کے مسائل کا حل:166/1)

رسم جہیز کی شرعی حیثیت:

شرعی اعتبار سے جہیز کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنی استطاعت کے مطابق کوئی تحفہ دینا چاہے تو دے دے، لیکن نہ وہ شادی کے لیے کوئی لازمی شرط ہے، نہ سسرال والوں کو کوئی حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کا مطالبہ کریں اور اگر کسی لڑکی کو جہیز نہ دیا جائے یا کم دیا جائے تو اس پر برا مانیں یا لڑکی کو طعنہ دیں اور نہ یہ کوئی دکھاوے کی چیز ہے کہ شادی کے موقع پر اس کی نمائش کر کے اپنی شان وشوکت کا اظہار کیا جائے۔

مگر آج کل شادی کے موقع پر جہیز کے نام سے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ نمود ونمائش کے لیے اور لوگوں کے طعن وتشنیع کے خوف سے اور لازم سمجھ کر دیا جاتا ہے۔ قرض لے کر دینا اس کی دلیل ہے، اس معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ یہ ہے کہ غریب والدین کے لیے اپنی بچیوں کا نکاح کرنا وبال جان بن گیا ہے۔ (آپ کے مسائل کا حل:167/1، تسہیل بہشتی زیور)

حصہ دوم: عبادات/روزہ/اعتکاف

سوال: روزے کی فضیلت بیان کریں

جواب: جو محض اللہ کے لیے ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کی پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ روزہ داروں کے لیے قیامت کے دن عرش کے نیچے دسترخوان چنا جائے گا۔ روزہ دار کا سونا عبادت اوراس کی خاموشی تسبیح ہے۔ روزہ دوزخ سے بچانے کے لیے ڈھال اور مضبوط قلعہ ہے۔ روزہ زمانے کی مصیبتوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

سوال: روزے کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: شریعت میں روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جب تک صبح صادق نہ ہو، کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی چھ اقسام ہیں:

(1) فرض روزے: 1) رمضان کے ادا روزے 2) رمضان کے قضا روزے

(2) واجب روزے: 1) نذر کے روزے خواہ نذر معین ہو یا غیر معین
2) نذر معین اور توڑے ہوئے نفلی روزوں کی قضا 3) کفارے کے روزے

(3) مسنون روزے: 1) عاشورہ کا روزہ مع نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ
2) عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ
3) ہر ماہ ایام بیض کے روزے (یعنی ہر قمری مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزے)

(4) مستحب و نفل روزے: 1) شوال میں عیدالفطر کے بعد چھ روزے 2) پیر اور جمعرات کا روزہ
3) ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے آٹھ دن کے روزے
4) صوم داؤدی یعنی ایک دن بیچ میں ناغہ کرے سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا
5) خواص (علماء کرام وغیرہ) کے لیے یوم الشک (یعنی شعبان کی 30 تاریخ جبکہ 29 کو بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا ہو) کا روزہ

(5) مکروہ تحریمی روزے: 1) عیدالفطر کے دن کے روزے 2) عیدالاضحیٰ کے دن کے روزے
3) ایام تشریق کے روزے 4) عوام کے لیے یوم الشک کا روزہ
5) کفار کی مشابہت میں کسی مخصوص دن کا روزہ رکھنا

(6) مکروہ تنزیہی: 1) بغیر کسی دن کے بیچ میں ناغہ کیے ہوئے ہمیشہ روزہ رکھنا۔
2) روزہ میں وصال کرنا یعنی شب کو بھی افطار نہ کرنا۔
3) سکوت کا روزہ رکھنا۔

سوال: کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے؟

جواب: ان لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔

جو مسلمان ہو، عاقل، بالغ، تندرست، مقیم ہو، مسافر نہ ہو، نیز عورت جو حیض ونفاس سے پاک ہو۔

سوال: کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا:

جواب: ان شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا:

1) عورت حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہو 2) روزہ مفسدات (کھانا، پینا، ازدواجی تعلق) سے خالی ہو
3) روزے کی نیت کی ہو

سوال: کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: ان لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے:

1) مریض: جسے روزے کی وجہ سے بیماری بڑھ جانے / دیر سے اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا غالب گمان ہو، مسلمان دیندار ڈاکٹر کے کہنے سے یا اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے

2) مسافر: ایسا مسافر ہو جو سفر شرعی (48 میل 77.24 کلومیٹر) کی نیت رکھتا ہو۔ صبح صادق سے پہلے سفر شروع کر کے ایسی جگہ (شہر کے مضافات سے باہر) پہنچ چکا ہو جہاں نماز قصر کی جاسکتی ہے۔ اس سفر میں اقامت (15 روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنے) کی نیت نہ کی ہو۔

3) حاملہ (Pregnant) / دودھ پلانے والی: جسے روزہ رکھنے کی صورت میں اپنی یا اپنے بچے کی جان کا / بیمار ہونے کا / بیماری میں اضافے کا / تاخیر سے اچھا ہونے کا غالب گمان ہو۔ لیکن اگر شوہر مالدار ہے کہ کوئی دودھ پلانے والی رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے، تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا تو ایسے وقت ماں کا روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

4) **انتہائی بوڑھا/ مایوس مریض:** جن میں نہ فی الحال روزہ رکھنے کی طاقت ہو نہ آئندہ کسی بھی موسم میں امید ہو کہ روزہ رکھ سکیں گے۔ ہر روزے کے بدلے فدیہ دیں۔

فدیہ کے احکام

کس کو دیں؟ مستحق (جن کو زکوۃ یا صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے) کو دیں۔

کتنا دیں؟ صدقہ فطر کے برابر (پونے دو کلو گندم) غلہ یا رقم (جس دن فدیہ دے رہا ہے اس دن کی) دیں یا ایک مسکین کو صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ ایک مسکین کو ایک فدیہ سے کم نہ دیں، ہاں ایک فدیہ سے زیادہ دینا چاہے تو دے سکتے ہیں۔

کب دیں؟ رمضان شروع ہونے سے پہلے فدیہ دینا درست نہیں۔ البتہ رمضان شروع ہونے کے بعد آئندہ کئی ایام کا فدیہ اکٹھا بھی دے سکتے ہیں۔

جو نہ دے سکتا ہو: جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو اور اس کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لیے بھی کچھ نہ ہو، وہ صرف استغفار کرے اور نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش میسر آئے گی وہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

سوال: کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے؟

جواب: ان وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے:

1) **مرض:** جس میں روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت/ بیماری بڑھ جانے/ دیر سے اچھا ہونے کا غالب گمان ہو، مسلمان دیندار ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے یا اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے، جیسے: دمے کا مریض، حاملہ (Pregnant)، دودھ پلانے والی عورت۔

2) **شدید بھوک/ پیاس:** جس میں روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت/عقل میں فتور آنے کا غالب گمان ہو۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(1) کھانے سے (2) پینے سے (3) ازدواجی تعلق (صحبت) سے

سوال: اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس پر کیا لازم ہوتا ہے:

جواب: اس پر کفارہ لازم ہوگا:

کفارہ کیا ہے؟ (1) لگا تار دو مہینے کے روزے، اگر درمیانی تاریخ سے شروع کیے ہوں تو 60 دن، درمیان میں اگر حیض آجائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(2) جو نہ فی الحال 60 روزے رکھ سکتا ہوں اور نہ آئندہ کسی موسم میں امید ہو کہ رکھ سکے گا۔تو 60 مسکینوں کو 60 دن تک (لگا تار ہونا شرط نہیں) صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا صدقہ فطر کے برابر (پونے دوکلو گندم) غلہ/ رقم دے۔

کس کو دیں؟ مستحق (جن کو زکوۃ دی جاسکتی ہے) کو دیں چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، البتہ اگر کھانا کھلا رہے ہوں تو بالغ یا قریب البلوغ ہوں بچے نہ ہوں۔

کتنا دیں؟ اگر کھانا کھلا رہے ہیں تو دو وقت کا ہو (چاہے ایک ہی دن میں صبح وشام کھلا دیں، چاہے دو دن صبح کے وقت یا دو دن شام کے وقت یا عشا اور سحر کے وقت کھلا دیں) اور پیٹ بھر کر ہو۔اگر غلہ/ رقم دے رہے ہیں تو ایک مستحق کو نہ صدقہ فطر (پونے دوکلو گندم) سے کم دینا صحیح ہے۔اور نہ ایک دن میں ایک صدقہ فطر سے زیادہ دینا صحیح ہے۔

سوال: اگر کسی عذر کی وجہ سے کسی کے روزے قضاء ہو گیے تو اس کے لیے قضاء روزے کب اور کیسے رکھنے چاہیے؟

جواب: رمضان کے جو روزے کسی وجہ سے قضا ہو جائیں تو رمضان کے بعد جتنی جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لیں دیر نہ کریں بلا عذر تاخیر کرنا مناسب نہیں،قضا رکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود قضا رکھنے میں تاخیر کی اور موت آگئی تو گناہ گار ہوگا۔

لگا تار رکھنا ضروری نہیں، رکھنا چاہیے تو رکھ سکتے ہیں، قضا روزے رکھتے ہوئے اگر درمیان میں رمضان آجائے تو اب رمضان کے روزے رکھیں پھر بقیہ قضا رمضان کے بعد رکھیں البتہ بلا وجہ قضا میں اتنی تاخیر کرنا بری بات ہے۔

روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہئیں۔

البتہ دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے ہوں تو دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنے میں سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں۔(اس تعیین میں دو قول ہیں مندرجہ بالا قول احتیاط پر مبنی ہے) اگر کسی نے بغیر تعیین سال کے بہت سے روزے رکھ لیے تو ضرورت کی بنا پر دوسرے قول (یعنی یہ کہ سال کی تعیین واجب نہیں) پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

(روزے کے مسائل سے متعلق مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیں: فہم رمضان، مرتب مفتی منیر احمد صاحب)

سوال: اعتکاف کی حقیقت اور فضائل بیان کریں۔

جواب: اعتکاف کی روح ہے خلوت، اور خلوت کی حقیقت ہے ترک تعلقات۔لیکن ترک سے مراد تقلیل (کمی کرنا) ہے یعنی جو تعلق غیر ضروری ہوں جس کے ترک کرنے میں ضرر نہ ہو، اس تعلق کو ترک کر دینا چاہیے۔ چاہے وہ ضرر دنیا کا ہو، چاہے آخرت کا ہو۔اور جو تعلق ضروری ہو، اپنی ذات سے متعلق ہو یا دوسرے سے اس کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کوئی ضرر نہیں۔

اس لیے کہ حدیث میں ہے:

"من حسن اسلام المرأ ترکه مالا یعنیه" (مشکوٰۃ:رقم 4839)

جب ترکِ مالا یعنی حسن اسلام ہے تو مالا یعنی ضرور مخل اسلام ہوگا اس شخص کے ایک فضول جملے نے اسلام کی رونق کو، اسلام کی زینت کو، اسلام کے نور کو برباد کر دیا۔ (خطبات تھانوی: رمضان فی رمضان، باب اعتکاف کی حقیقت)

تجربہ کر لو کہ صرف خلوت اور ترکِ کلام پر اگر اکتفاء کر لیا جائے اور گناہوں کو بھی ترک کر دیا جائے تو ان شاء اللہ نسبتِ باطنی حاصل ہو جائے گی، چاہے ذکر بہت ہی کم ہو، اور اگر ذکر خوب ہو مگر خلوت اور تقلیل کلام نہیں تو نسبتِ باطنی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (خطبات تھانوی: وعظ روح القیام، باب طریق حصول نسبت)

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح، دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے کہ سب طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مجتمع ہو جائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلے میں اسی کی پاک ذات سے مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر ایسی طرح اس میں لگ جائے کہ خیالات و تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک ذکر، اس کی محبت سما جائے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ اُنس کے بدلے اللہ کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے کہ یہ اُنس قبر کی وحشت میں کام دے گا کہ اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی مونس ہوگا نہ دل بہلانے والا۔

(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث، مقدمہ: فصل ثالث، اعتکاف کے بیان میں، 54)

لہٰذا اعتکاف کی روح پانے کے لیے لایعنی گفتگو بے کار کے مشغلوں سے بہت زیادہ اجتناب کیا جائے۔ بہتر ہے کہ موبائل بھی ساتھ نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرما رہے تھے، سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شبِ قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا، پھر مجھے کسی بتانے والے (یعنی فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔

(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث، فصل ثالث، اعتکاف کے بیان میں، رقم الحدیث 1 ص 55)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی بڑی غرض شب قدر کی تلاش ہے اور حقیقت میں اعتکاف اس کے لیے بہت ہی مناسب ہے کہ اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سوتا ہوا بھی ہو، تب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ نیز اعتکاف میں چونکہ آنا جانا اور ادھر اُدھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے اس لیے عبادت اور کریم آقا کی یاد کے سوا اور کوئی مشغلہ بھی نہ رہے گا۔ لہٰذا شب قدر کے قدر دانوں کے لیے اعتکاف سے بہتر صورت نہیں۔ (''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: 56، تحت الحدیث رقم 1)

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی کا عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا معمول تھا۔ (بخاری: رقم 1886، مسلم: رقم 2006) آج بھی جو اس کا اہتمام کرے گا، دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب پائے گا۔ (بیہقی: رقم 3967) تمام گناہوں سے بچ جائے گا۔ اور وہ تمام اچھے کام جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر پا رہا ہے، اس کا ایسے ہی بدلہ پائے گا جیسے نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجۃ: رقم 1771) ایک دن کے اعتکاف کی وجہ سے جہنم اور معتکف کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔ ایک خندق کا فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ (ترغیب: رقم 3971)

مزید یہ کہ اللہ کے دربار کی حاضری، مناجات، ذکر، تلاوت، تہجد کے لیے یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور سونا جاگنا سب عبادت میں شامل ہوگا۔ شبِ قدر سے محرومی نہیں ہوگی۔

سوال: اعتکاف صحیح ہونے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: اعتکاف صحیح ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(1) نیت (2) مسجد جماعت (3) روزہ

سوال: وہ کونسی ضرورتیں ہیں جن کے لیے مسجد سے نکلنا معتکف کے لیے جائز ہے؟

جواب: دو قسم کی ضرورتیں ہیں:

(1) طبعی ضرورتیں: جیسے پیشاب، پاخانہ اور ان دونوں کے متعلقات یعنی استنجاء، وضو اور اگر احتلام ہو جائے تو غسل کرنا۔

(2) شرعی ضرورتیں: جیسے اذان دینے کے لیے نکلنا اور جمعہ کی نماز کے لیے نکلنا۔

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنا پڑے گی۔

پہلی قسم کے افعال: اعتکاف کی جگہ یعنی مسجد سے مذکورہ ضرورتوں کے بغیر باہر نکلنا خواہ قصداً ہو یا بھولے سے ہو اور خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو، اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری قسم کے افعال: (1) واجب اور مسنون اعتکاف کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو۔

(2) جماع کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے،

سوال: کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے:

(1) اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

(2) کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے۔

(3) ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کو سخت بیماری ہوجائے اور اس کی تیمارداری کی ضرورت ہو۔ کوئی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو۔

(4) کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو۔

اعتکاف غلطی سے ٹوٹ گیا ہو یا مجبوری سے توڑا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی۔ پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ: اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ باقی ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھ سکتا ہے۔

سوال: کون کونسی چیزیں اعتکاف میں جائز اور مباح ہیں؟

جواب:

(1) کھانا پینا (2) سونا

(3) بال کٹوانا لیکن بال مسجد میں نہ گریں

(4) ضروری خرید وفروخت کرنا بشرطیکہ اس وقت سودا مسجد میں نہ لایا جائے اور ضروریات زندگی کے لیے ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو

(5) کام کی بات چیت کرنا

(6) کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا

(7) مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ تجویز کرنا

(8) قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا

(9) برتن کپڑے دھونا جب کہ خود مسجد میں رہے اور پانی باہر گرے

(10) نکاح پڑھنا یا پڑھوانا

سوال: مکروہاتِ اعتکاف کون کونسی ہیں؟

جواب:

(1) خاموشی کو عبادت سمجھ کر حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(2)فضول اور بلاضرورت باتیں کرنا

(3)سودا مسجد میں لاکر بیچنا مکروہ تحریمی ہے

(4)اعتکاف کے لیے مسجد کی اتنی جگہ گھیرنا جس سے دوسرے اعتکاف کرنے والوں اورنمازیوں کو تکلیف ہو

(5)اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا وغیرہ

(5)تجارت کی غرض سے خرید وفروخت کرنا اگرچہ سودا مسجد میں نہ لائے ہوں،مکروہ ہے لیکن اگر اپنے لیے یا گھر والوں کے لیے ضرورت، مجبوری ہو تو مسجد میں رہتے ہوئے کوئی سودا خرید سکتا ہے اور فروخت کرسکتا ہے

سوال: اعتکاف کے آداب کیا کیا ہیں؟

جواب:

(1) اعتکاف کے مکروہات سے بچے

(2) اپنے اوقات کو تلاوت قرآن، ذکر اور دیگر عبادتوں اور دین کے سیکھنے سکھانے میں لگائے

(3) صحیح اور معتبر دینی کتابیں پڑھنا بھی موجب ثواب ہے

نوٹ: معتکف کے لیے دستور العمل، اعتکاف کی کوتاہیاں اور مسائل اعتکاف کی مزید تفصیلات کے لیے دیکھیں فہم رمضان مرتب مفتی منیر احمد۔

❑ حصہ سوم: معاملات

سوال: انسان پر اپنے نفس اور جان کے کیا کیا حقوق لازم ہیں؟

جواب: بنیادی طور پر اپنی جان کی حفاظت ضروری ہے اور وہ تب ہوگی جب اپنی صحت اور قوت کا خیال رکھے، دلی پریشانیاں پیدا کرنے والی چیزوں سے دور رہے۔

سوال: اپنی جان کے حقوق ادا کرنے سے متعلق قرآن وحدیث سے کون سی تین باتیں ثابت ہوتی ہیں؟

جواب:

(1) صحت وقوت اور اطمینان قلب، امن وعافیت، راحت وسکون شرعاً مطلوب ہیں۔

(2) انسان کے جو افعال مذکورہ مقاصد میں خلل انداز ہوں، اگر ان مقاصد کو حاصل کرنا واجب کے درجہ میں ہو تو خلل انداز ہونے والے افعال کو انجام دینا حرام ہوگا، اگر مقاصد واجب کے درجہ میں نہ ہوں تو خلل انداز ہونے والے افعال کو انجام دینا مکروہ ہوگا۔

(3) اگر بندہ کے اختیار کے بغیر منجانب اللہ ایسے واقعات پیش آجائیں جن سے انسان کی صحت، قوت اور ذہنی سکون برباد ہوجائے تو ان کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرنا لازم ہے اس پر بہت ہی بڑا اجر وثواب مرتب ہوتا ہے اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی ہے، دل کی پریشانی ختم ہوجاتی ہے، اس لیے خوشی کے ساتھ ان پر صبر کیا جائے، تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سب کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف طبع امور کے ذریعہ اپنے بندوں کے ایمان کا امتحان لیتے ہیں، ایسے امتحانات کے واقعات قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں۔

(4) اپنی ذات کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: حیات المسلمین: روح 10)

❑ حصہ چہارم: اخلاق

رسول اللہ ﷺ کی حسن اخلاق کی دعا

حضرت عائشہؓ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کرتے تھے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ (مسند احمد، رقم:3823)

اے اللہ تو نے (اپنے کرم سے) میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔

حدیث کی کتابوں میں حضرت علیؓ سے رسول اللہ کی نماز تہجد کی کچھ تفصیل راویت کی گئی ہے، اسی میں ہے کہ آپ ﷺ نے دوران نماز دو دعائیں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَايَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَآ اِلَّآ أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَآ اِلَّآ أَنْتَ۔ (ابو داؤد، رقم:760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔

❑ حصہ پنجم: معاشرت

سوال: بات کرنے میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے اور کن باتوں سے بچنا چاہیے؟

جواب: سوچ کر، آہستہ آواز میں جس سے بات کررہے ہوں اس کی طرف متوجہ ہوکر کرنی چاہیے، صاف صاف نرمی سے اچھی بات کرنا چاہیے، بری بات جس سے کسی کو تکلیف ہو نہیں کرنی چاہیے، اگر کسی کو تکلیف ہوجائے تو اس سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

سوال: بڑوں سے بات کرنے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: تیز آواز میں، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرنی چاہیے، بڑوں کی بات کو کاٹنا نہیں چاہیے، کوئی غلط فہمی دور

کرنا ہوتو ادب سے نرمی سے کرنا چاہیے، جواب پر جواب نہیں دینا چاہیے۔

سوال: کسی کو بلانے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: اگر نام معلوم ہوتو ادب سے نام لے کر، ورنہ عبداللہ کہہ کر اور جس نام سے خوش ہو اس نام سے پکارنا چاہیے، جس سے برا مانے اس نام سے نہیں پکارنا چاہیے، نام بدل کر یا بگاڑ کر، کسی بری صفت کے ساتھ اور چیخ چیخ کر نہیں پکارنا چاہیے۔

سوال: جواب دینے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: فوراً جی آتا ہوں کہہ کر جواب دینا اور حاضر ہونا چاہیے، جواب ضرور دینا چاہیے، بہت زور سے چیخ کر جواب نہیں دینا چاہیے۔

سوال: کوئی چیز لینے دینے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: سیدھے ہاتھ سے دینا چاہیے اگر بڑے ہوں تو دونوں ہاتھ سے خود آگے بڑھ کر دینا لینا چاہیے، کتاب ہوتو جو جگہ دیکھانی ہو کھول کر اور سی طرح قلم کو کھول کر دینا چاہیے، پھینک کر نہیں دینا چاہیے، اسی طرح چاقو دینے لیتے وقت پھل کی طرف سے نہ پکڑنا چاہیے اور پکڑانا چاہیے۔

سوال: چھینک کے وقت کن آداب کا خیال کرنا چاہیے؟

جواب: بلند آواز سے الحمدللہ کہنا چاہیے آواز پست رکھنا چاہیے، رومال یا ہاتھ سے منہ ڈھانک لینا چاہیے۔

سوال: جمائی کے کیا آداب ہیں؟

جواب: جہاں تک ہوسکے جمائی کو روکنا چاہیے، جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے، منہ سے ہاہا کی آواز نہیں نکالنی چاہیے۔

سوال: کھانسی، ڈکار اور ہوا نکالنے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: لوگوں کی طرف سے منہ ہٹا کر یا ہاتھ یا رومال رکھ کر کھانسنا چاہیے، لمبی لمبی ڈکاریں نہیں لینا چاہیے، ساتھیوں کے ساتھ مجلس میں ہوا نہیں نکالنی چاہیے، اگر کسی وجہ سے ہوجائے تو ہنسنا نہیں چاہیے۔

❑ حصہ ششم: دعائیں

- **کب، کن اوقات، کن احوال میں مانگنا چاہیے؟**

(1) اذان کے بعد۔ (جامع الاصول، رقم: 2098)

(2) اذان اور اقامت کے درمیان۔ (جامع الاصول، رقم: 2098)

(3) جہاد کے دوران۔(معارف الحدیث:104،رقم99)

(4)ختم قرآن کے بعد۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر:رقم15357)

(5) آب زم زم پیتے وقت۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:باب آداب شرب من ماءزمزم)

(6)بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت۔(معارف الحدیث:104،رقم99)

(7) مرغ کی اذان سن کر۔(مسلم:باب استحباب الدعاءعند صیاح الدیک،رقم4908)

(8)فرض نماز کے بعد۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر:15357)

(9)مسلمانوں کے جائز اجتماعات میں اور ذکر ودرود کی مجلس میں۔(رواہ الحاکم:347/3)

(10) جب امام جمعہ کے دن خطبے کے لیے منبر پر آجائے تو نماز ختم ہونے تک۔(الفقہ الاسلامی:باب اہم آداب الدعاء،169/2)

(11)بارش کے وقت۔(معارف الحدیث:104،رقم99)

(12)نماز کھڑی ہونے کے وقت۔(معارف الحدیث:104،رقم99)

(13) سجدہ کی حالت میں۔(الفقہ الاسلامی:باب اہم آداب الدعاء،169/2)

(14)یوم عرفہ۔(الفقہ الاسلامی:باب اہم آداب الدعاء،169/2)

(15) رمضان المبارک کا مہینہ۔(صحیح کنوز السنۃ النبویۃ:باب الصیام،رقم26)

(16)جمعہ کا پورا دن تاکہ ساعت اجابت میسر آجائے۔(الفقہ الاسلامی:باب اہم آداب الدعاء،169/2)

(17) رات کے آخری حصہ میں۔(ترمذی:باب''حدیث:ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماءالدنیا''رقم3421)

(18)شبِ قدر۔(بیہقی:رقم3695)

(19)شبِ جمعہ۔(ترمذی:رقم3493)

(20) جمعہ کے دن عصر کے بعد کا آخری وقت۔(سنن ترمذی،رقم:3382)

(21) اچھے حالات میں دعا کرنا۔(مسند احمد:14563)

(22) بدھ کے دن نماز ظہر اور عصر کے درمیان۔(حیات المسلمین:روح ششم بالتغیر)

(تفصیلات:''حصن حصین''،اس کی شرح''تحفۃ الذاکرین''اور''شرح احیاء''میں مذکور ہیں)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- **معمولاتِ دعا**

چند جامع دعائیں

{41} اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی، رقم:3521)

اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔

{42} رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بقرۃ:201)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

- **اسماءِ حسنیٰ**

اَلْمُغْنِي	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ
بے نیاز و غنی بنانے والا	روکنے والا	ضرر پہنچانے والا
اَلنَّافِعُ	اَلنُّورُ	اَلْهَادِي
نفع پہنچانے والا	روشنی والا	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا
اَلْبَدِيعُ	اَلْبَاقِي	اَلْوَارِثُ
بلا نمونہ چیزوں کو ایجاد کرنے والا	ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا	سب کے بعد موجود رہنے والا
اَلرَّشِيدُ	اَلصَّبُورُ	
سب کا رہنما	بڑا بردبار	

باب:2

دین پر عمل کرنا

- ❑ ایک مسلمان اپنی زندگی ایسے سنوارے ❑ سو کر اٹھنا، بیت الخلا جانا
- ❑ غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک ❑ اعمال جمعہ
- ❑ ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنوارے
- ❑ مخالفین کے ساتھ آپ کے اخلاق کس درجے کے ہیں
- ❑ غلطیوں پر جذباتی ردعمل کے نقصانات سے ایسے بچیں
- ❑ تشخیص غصہ ❑ اکسیر غصہ
- ❑ والدین کی فرماں برداری/ نافرمانی کی تشخیص
- ❑ باادب بانصیب ❑ خود احتسابی فارم برائے والدین
- ❑ حیا اور پاکدامنی سے متعلق احتسابی جائزہ
- ❑ رمضان بہتر سے بہتر بنانے کے لیے رمضان سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے؟
- ❑ رمضان کے معمولات (برائے مرد حضرات)
- ❑ رمضان کے معمولات (برائے خواتین)
- ❑ اچھی صحبت اختیار کریں اور اچھے لوگوں سے محبت کریں

ایک مسلمان اپنی زندگی ایسے سنوارے

نوٹ: اس خود احتسابی تربیتی جائزے میں کل 36 معمولات ہیں اور ہر معمول کے ساتھ تیس، تیس خانے ہیں ایک ماہ تک روزانہ ایک خانہ کو اس طرح پُر کریں کہ اگر اس معمول پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگادیں۔اگر تمام معمولات کو بیک وقت عمل میں لانا مشکل ہو تو حسب ہمت کچھ معمولات کا انتخاب کریں۔ اس کے لیے ☐ میں نشان لگائیں۔

پہلا معمول: دین سیکھنا (سنن دارمی:580،کویتیہ علم:5)

1 علماء سے براہ راست ☐ آن لائن ☐ بیانات میں شریک ہوکر ☐ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر ☐ علماء سے پوچھ پوچھ کر ☐
مستند کتابوں کے مطالعہ سے ☐ کتاب کا نام________ بزرگوں کی سوانح سے ☐ کتاب کا نام________
مزید کوئی بات ہوتو لکھیں:________

دوسرا معمول: دین پر عمل کرنا

2 (1) نماز کے معمولات 1) اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔(انبیاء:90،جمعہ 9،جامع الاصول:7080)
تمام نمازوں میں ☐ ان میں_____ 2) اذان سے_____ منٹ پہلے نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔

3 مسنون وضو (مسواک وغیرہ) کی عادت ڈالنی ہے ☐ (جامع الاصول:7019-5142)

4 صف اول میں (خواتین اول وقت میں) نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:7080،مسند احمد:22263)
تمام نمازیں ☐ فجر ☐ ظہر ☐ عصر ☐ مغرب ☐ عشاء ☐

5 تکبیر اولیٰ کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:7081)
تمام نمازوں ☐ فجر ☐ ظہر ☐ عصر ☐ مغرب ☐ عشاء ☐

6 نمازوں میں سنت مؤکدہ ☐ (جامع الاصول:4065) غیر مؤکدہ ☐ (ترمذی:185-427-435،ابوداؤد:127، بخاری 117) کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

7	حسب توفیق نوافل کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے۔(جامع الاصول:7282-7055-7964) اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ تہجد ☐ (ترمذی:3503،مسلم:1982) وتر سے پہلے چار رکعت ☐ اشراق ☐ (ترمذی:535) چاشت ☐ (ترمذی:475) اوابین ☐ (ترمذی:399) تمام ☐ مزید ______
8	سنت کے مطابق نماز پڑھنے (جامع الاصول:3820) نماز میں ہاتھوں کو حرکت نہ دینے اور دل کو غافل ہونے سے بچانے کی عادت ڈالنی ہے۔ (مومنون:2 جامع الاصول:17-7065)
9	**(2) ذکر/تلاوت** 1) تلاوت کی عادت ڈالنی ہے (آل عمران:90 جامع الاصول:6240،ترمذی:2927) مقدار یہ ہوگی: پاؤ ☐ نصف ☐ پارہ، تعداد............ 2) نوافل میں لمبی تلاوت کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:1961-7297) مقدار ______ 3) کچھ تلاوت ان خاص آداب کے ساتھ (قرآن پاک میں دیکھ کر، دل و دماغ کو متوجہ کرکے، تدبر سے، نور ہدایت حاصل کرنے کے لیے آداب تلاوت کی رعایت کرتے ہوئے) (ص:29،محمد:24) کرنے کی عادت ڈالنی ہے ☐
10	مسنون سورتوں کی عادت ڈالنی ہے (سنن دارمی:3461،ترمذی:3404،شعب الایمان:2269) اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ یسین ☐ الم سجدہ ☐ ملک ☐ واقعہ ☐ تمام ☐ مزید ______
11	**(3) ذکر/دعا** اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینے (مسلم:850،نسائی:673) اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی عادت ڈالنی ہے (بخاری،614،مسلم:849)
12	وضو کی دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے ☐ (ابوداؤد:169،مستدرک حاکم:1/564)
13	فرائض کے بعد کی مسنون دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے۔(کتنی نمازوں میں اہتمام کیا) (مسلم:43-38-1334-1325عمل الیوم واللیلۃ:100،ابوداود:23-1522-760،مجمع الزوائد:10/145،بخاری:2822)
14	رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ کی جو دعائیں احادیث میں آئی ہیں سنن، نوافل میں ان کو پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے۔(حصن المسلم)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

15 1) صبح وشام کی حفاظتی دعائیں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم)

2) فجر سے اشراق تک ☐ (مسلم:1075) یا نماز فجر کے بعد سے ____ منٹ تک، عصر سے مغرب تک ☐ (ق:39، طٰہٰ:130) یا عصر کے بعد سے ____ منٹ تک ذکر کی عادت ڈالنی ہے۔

16 1) کھانے، پینے/ سونے، جاگنے/ گھر میں داخل ہونے، نکلنے/ سواری/ سفر/ بازار وغیرہ کی دعائیں اور مسنون اذکار واعمال کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم)

2) مجلس کے اختتام کی دعا کی عادت ڈالنی ہے ☐ (ترمذی:3433) 3) مسنون دعاؤں کی کتابوں میں جتنے موقع کے اذکار ودعائیں ہیں ان کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم)

17 یومیہ دعاؤں کے لیے وقت نکالنے کی عادت ڈالنی ہے (معارف الحدیث 5/168) مقدار یہ ہوگی ____________

18 ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے اور بعد میں ان اعمال کے ذریعہ رجوع الی اللہ کی عادت ڈالنی ہے ☐

(1) استخارہ (2) استعانت (اللہ سے مدد لینا) (3) استعاذہ (پناہ لینا) (4) تدبیر کے ساتھ توکل (5) پسندیدہ نتیجہ پر شکر (6) ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلہ پر رضامندی (فاطر:15، جامع الاصول:4357-9315، ترمذی:3521، ابوداود:5081، بقرۃ:152-153)

(4) ذکرواذکار (احزاب:41)

19 ہر وقت تسبیح ساتھ رکھنے کی عادت ڈالنی ہے ☐

20 یومیہ اذکار کی عادت ڈالنی ہے۔ مقدار یہ ہوگی: تیسرا کلمہ ______ (مسلم:2695) درود شریف ______ (مسلم 384) استغفار ______ (مسلم:2702)

مزید ____________

21 1) مسجد، گھر، دفتر، دکان، کام سے آتے جاتے راستے میں مسلسل اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ☐ (احزاب:41) 2) ہر مجلس میں اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ☐ (ترمذی:3380، ابوداود:4855)

3) کھانے کے ہر لقمے، پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (جامع الاصول:2315) 4) ہر کام کرنے سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (فیض القدیر:4153، بخاری:1) 5) دل، زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں ہو، کسی وقت غافل نہ ہو، اس کی عادت ڈالنی ہے ☐ (اعراف:25)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

22 سونے سے پہلے تھوڑی دیر مراقبہ کرنے کی عادت ڈالنی ہے، جس میں دن بھر کے کاموں کو سوچ کر نیکیوں، نعمتوں پر شکر اور گناہوں پر استغفار کرنا ہے۔ (ابراہیم:34، ترمذی:2459)

تیسرا معمول: دین سیکھانا، پھیلانا

23 دین سیکھانے کے لیے کتنا وقت نکالنا ہے یومیہ _____ یا ہفتہ وار _____ (معجم کبیر طبرانی، الترغیب:1/122)

24 تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا ہے ❑ (بخاری:4086) کتنا؟_________ پانچ اعمال (تعلیم، گشت، مشورہ، شب جمعہ، روزانہ وقت دینا) میں اہتمام سے جڑنا ہے ❑

25 گھر والوں کی تعلیم: (تحریم:6) گھر والوں کو کیا سیکھانا ہے؟_______________________________

پانچواں معمول: حقوق کی ادائیگی

26 ورزش کے اوقات (ترمذی:2413)_______________________________

27 عشاء کے بعد جلدی سونے (عشاء کی نماز کے _________ منٹ بعد) کی عادت ڈالنی ہے۔ (جامع الاصول:4373)

28 والدین کو روزانہ وقت دینا _____________ ان کاموں میں ہاتھ بٹانا _____________ (جامع الاصول:6-195)

29 رشتہ داروں/متعلقین (عیادت/تعزیت، خوشی/غمی میں شرکت) ان سے ملاقات کا نظم _____________ (اسرء:26، مجمع الزوائد:13459)

چھٹا معمول: گناہوں سے حفاظت

30 گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کیا ❑ (ہود:104) فوراً سچی توبہ کی ❑

31 گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر توفیق مانگی ❑ (ترمذی:3507)

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

32	جن مقامات، محفلیں، دوست واحباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے اہتمام کیا ❑ (جامع الاصول:109)
33	گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کیا اور اپنے حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کیا ❑ (توبۃ:119)
34	گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کیا ❑ (جامع الاصول:111-117)
35	مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے، فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے میں کتنی خواہشات کو ترک کیا ❑ (مسلم:2822)
36	گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی کتنی خواہش کو ترک کیا ❑ (مسلم:2822)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اسباق سنت: سو کر اٹھنا، بیت الخلا جانا

1	سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:155-156)
2	دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324)
3	مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245)
4	لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)
5	جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں جانا (ابوداؤد:35)
6	جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء نہ لیجانا (ابوداؤد:19)
7	جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی،بیہقی:455،طبقاتِ ابن سعد:1/290)
8	بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰہِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142)
9	بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380)
10	بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12)
11	قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

12	شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14،ابوداؤد:14)
13	بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15،مسلم:370)
14	پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70)
15	شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630)
16	ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24)
17	استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053،مصنف ابن ابی شیبہ:1634)
18	دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380) اور دعا پڑھنا غُفْرَانَكَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ (ابن ماجہ:301)
19	بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا (ابوداؤد:35،ابن ماجہ:337)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اسباق سنت: غسل، وضو، اذان، گھر سے مسجد تک

1	صبح صادق کے بعد غسلِ واجب میں جلدی کرنا (شمائل:265، نسائی:262)
2	مسنون طریقہ سے غسل کرنا: (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا (بخاری: 257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہیے استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو (ابوداؤد:245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا (بخاری:257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا (بخاری:272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا (بخاری:258، مسلم:37)
3	بدن پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں مسنون ہیں جو بھی اختیار کریں سنت کی نیت سے کریں (مسلم:336، ابوداؤد:245,5158)
4	اسی غسل سے نماز ادا کرنا (نئے وضو کی ضرورت نہیں) (ابوداؤد:250، ترمذی:107)
5	گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا (بخاری:647)
6	مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538، 597) (1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی، انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری:164 مسلم:226، 559-61) (6) داڑھی/ ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:103,106) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:402-413) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (عمل الیوم واللیلۃ:80)
7	حضور ﷺ وضو میں ایک مُد (796.651 گرام یعنی ایک لیٹر سے کچھ کم) پانی استعمال کرتے تھے لہٰذا وضو میں حتی الامکان پانی کے اسراف سے بچیں۔ (بخاری:201)

8	وضو کے بعد تشہد پڑھ کر یہ دُعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (مسلم:234)
9	تین اوقات مکروہہ (طلوع، زوال اور غروب) کے علاوہ وضو کے بعد تَحِيَّةُ الْوضو پڑھنا (مسلم:540)
10	تَحِيَّةُ الْوضو کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا (بیہقی فی شعب الایمان:6679)
11	اذان کا جواب دینا (ترمذی:3614)
12	اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (ترمذی:3614) ● پھر یہ دعا پڑھنا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا (مسلم:386) ● پھر اپنی حاجات کے لیے ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔ (ابوداؤد:524)
13	اذان سننے کے بعد دنیاوی مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں (فیض القدیر:2821)
14	باجماعت، تکبیر اولی سے نماز پڑھنا (ترمذی:241,215)
15	● گھر سے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی:3426) ● پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دُعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ابوداؤد:5094)
16	گھر سے چلتے وقت اصل اور مقدم نماز پڑھنے کی نیت رکھنا (بخاری:647)

17	● راستہ میں چلتے ہوئے وہ دعا پڑھنا جس کے پڑھنے والے کے لیے 70 ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مُمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّي لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِي ذُنُوبِي فَاِنَّه، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ (ابن ماجہ:778) ● پھر یہ دُعا پڑھیں خصوصاً فجر کی نماز کے لیے نکلتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا، وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا، وَفِيْ دَمِيْ نُوْرًا، وَفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا وَهَبْ لِيْ نُوْرًا عَلٰى نُوْرٍ (بخاری:6316، حصن المسلم: دعاء الذہاب الی المسجد)
18	باوقار چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا (ترمذی:3226، المعجم الکبیر للطبرانی:4796)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اعمال جمعہ

1	کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ (مشکوۃ مع مظاہر حق: 66-1361، ابن ماجہ، فضل الجمعۃ) وضاحت: کثرت درود شریف کی مقدار کے بارے میں حضرت علماء کرام کے تین قول ہیں: جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ درمیانہ درجہ ہے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔				
2	عشاء کی نماز میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون پڑھنا۔ (سبل الھدیٰ: 208/8)				
3	جمعرات ہی سے صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا۔ ناخن کاٹنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم: 883۔) مونچھیں کاٹنا (اور بہت زیادہ کاٹنا)۔ (بخاری مع الفتح، رقم: 883) خط بنوانا، شرعی حدود میں رہتے ہوئے۔ (جامع الاصول، ترمذی، رقم: 2912) زائد بالوں (زیر ناف/بغل) کی صفائی کرنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم: 883)				
4	فجر کی نماز میں سورۃ الٓمٓ سجدۃ اور سورۃ الدھر پڑھنا۔ (بخاری، رقم: 891)				
5	جمعہ کے دن عبادت کی کثرت کرنا۔ جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چوپائے قیامت کے قائم ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ لہٰذا اس پورے وقت میں جب حیوان قیامت کا خیار رکھتے ہیں اور اس سے خوفزدہ رہتے ہیں تو انسانوں کو بطریقہ اولیٰ جمعہ کے روز دن بھر خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں مشغول رہیں۔ (ترمذی، رقم: 491، مشکوۃ، رقم: 1359)				
6	جمعہ کی نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا کسی حال میں ترک نہ کرنا				
7	جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کی مخصوص گھڑی کی تلاش میں رہنا۔				
8	مسنون (اور خوب اچھے) طریقے سے غسل کرنا، مسواک بھی ضرور کرنا۔ (پورے ہفتے کے گناہوں کی معافی کے لیے شرط) (بخاری، رقم: 83-81-880) (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا۔ (بخاری، رقم: 257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہیے، استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ (ابوداؤد، رقم: 245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا۔ (بخاری، رقم: 257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا۔ (بخاری، رقم: 272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا۔ (بخاری، رقم: 258، مسلم، رقم: 37)				
9	عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔ نیز: سفید کپڑے پہننا۔ (ابوداؤد، رقم: 1078) نوٹ: امام ان چیزوں کا اور زیادہ اہتمام کرے۔ (کویتیہ، تزین، فقرہ: 11)				

10	سراورداڑھی کے بالوں میں تیل لگانا۔ (بخاری مع الفتح،رقم:883،ابوداؤدمع البذل،رقم:353،بیہقی،رقم:2988،مؤطاامام مالک) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈال کر پہلے ابروؤں، پھرپلکوں، پھرسر/ داڑھی پرلگانا، (شیرازی،عزیزی) جب خوشبودارتیل آپ کوپیش کیاجاتاتوپہلے آپ اس میں انگلیاں ڈبوتے پھرجہاں لگانے ہوتاانگلیوں سے استعمال فرماتے۔(ابن عساکر)				
11	سراورداڑھی میں کنگھا کرنا، جب کنگھا کرناہوتوپہلے دائیں جانب سے کرنا۔(بخاری مع الفتح،رقم:883) کنگھا کرتے ہوئے یاحسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تویہ دعاپڑھنا:"أَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي"(مشکوۃ)				
12	جمعہ کی نماز کے لیے جلدسے جلدمسجد پہنچنا(سورۂ جمعہ:9) کوشش کرکے زوال سے کچھ پہلے ہی پہنچنا۔ (1) جس ترتیب سے نمازی آتے ہیں اسی ترتیب سے قیامت کے دن دربارالٰہی میں جگہ ملے گی۔(ابن ماجہ،رقم:1094) نیز: اسی ترتیب سے فرشتے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلاسب سے افضل شمارہوتاہے اوراس کومکہ کے فقیروں پراونٹ صدقہ کرنے کاثواب ملتاہے، بعدوالے کوگائے، پھردنبہ، پھرمرغی اورپھرانڈہ کاثواب ملتاہے۔(مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1384، بخاری،رقم:881) (2) جلدی جانے والے کوہرقدم پرایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کاثواب ملتاہے۔(مشکوٰۃ،رقم:1388) (فضائل کے باب میں اس سے زیادہ ثواب والی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔(مرقاۃ))				
13	سکون ووقارکے ساتھ پیدل مسجدجانا۔ ہرقدم پرایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کاثواب ہے۔(مشکوٰۃ،رقم:1388) مسجددورہونے کی صورت میں سواری پربھی جاسکتے ہیں۔مجبوری میں مذکورہ ثواب ملنے کی امید ہے۔کیونکہ ثواب عطاکرنے والی ذات بہت کریم ہے۔(رسائل جمعہ:39)				
14	اگرصفیں پرہیں تولوگوں کی گردنیں پھلانگ کرآگے نہ بڑھنا۔ایساکرنے والے اپنے لیے جہنم کاراستہ آسان کرتے ہیں، ان کوجہنم کاپل بنایاجائے گا، جہنمی ان کوروندتے ہوئے جہنم میں جائیں گے۔(ابوداؤد،رقم:1118، بخاری مع الفتح،رقم:883)				
15	دوآدمیوں کے درمیان اگرجگہ نہ ہوتووہاں گھس کرنہ بیٹھنا۔(بخاری مع الفتح،رقم:883،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1381)				
16	جوپہلے سے بیٹھاہوا ہواس کواٹھاکراس کی جگہ پرنہ بیٹھنا۔(کویتیہ تخطی الرقاب،فقرہ:6،مسلم مع روایات،ابوداؤد،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1386)				
17	حسب توفیق نوافل (تحیۃ المسجد،تحیۃ الوضو،صلاۃ التسبیح، جمعہ کی سنن/ قضانمازیں وغیرہ) پڑھنا۔(جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی کے لیے یہ شرط ہے)(بخاری مع الفتح،رقم:883،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1381،کویتیہ،صلاۃ التسبیح)				
18	امام کے قریب بیٹھنا۔(مشکوٰۃ مع مظاہر،رقم:1388-91،ابوداؤدمع درمنضود،رقم:1108) خیرکے کاموں میں بلاعذرتاخیرکرنے والے جنت میں دیرسے داخل ہوں گے، جنت کے اونچے درجات سے محروم رہیں گے۔				
19	جمعہ کی نماز سے پہلے صفوں میں قبلہ رخ بیٹھیں حلقہ بناکرنہ بیٹھنا۔(ابوداؤدمع درمنضود،رقم:1079،جامع الاصول،رقم:4002،مشکوٰۃ،رقم:1414)				
20	جمعہ کی نمازکے لیے جاتے ہوئے ایسے ہی نمازجمعہ سے پہلے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کرنہ بیٹھنا۔(بخاری،رقم:659،مسلم،رقم:275)				
21	بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے اورابھی خطبہ شروع نہ ہواہوتوجگہ بدلنا۔(ابوداؤد،رقم:1119،ترمذی،رقم:526،مشکوٰۃ،رقم:1394)				
22	خطبہ بیٹھ کرسننا۔(ابوداؤد،رقم:1091،مشکوٰۃ،رقم:1418)				

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

23	خطبہ کے وقت (اچھی، بری ہر بات سے) خاموش رہنا اور خطبہ کو غور سے سننا۔کوئی فضول کام (کپڑوں، بالوں سے کھیلنا وغیرہ) نہ کرنا۔عین خطبہ کے وقت خاص طور سے گوٹ مار کر بیٹھنا بھی منع ہے یعنی اکڑو بیٹھ کر سرین زمین پر ٹیک کر کپڑوں یا ہاتھوں کے ذریعہ دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹھ کے ساتھ ملا لینا۔(مظاہر حق:879/1، درمنضود:439) جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی ان چیزوں سے بچنے پر موقوف ہے۔(مشکوٰۃ رقم:1381) فضول کام کرنے والے کو جمعہ کا مکمل ثواب نہیں ملتا۔(مشکوٰۃ مع مظاہر حق:97-85-1383) خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والے کو حضور نے اسی گدھے سے تشبیہ دی جس کی پیٹھ پر کتابیں لاد دی گئی ہوں۔(مشکوٰۃ، رقم:1397)				
24	**سورۂ کہف پڑھنا:** جمعہ کے دن جو سورۂ کہف پڑھے گا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کی تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہوجائیں گے۔				
25	جمعہ کے دن عصر کی نماز جس جگہ پڑھی ہے وہی بیٹھے بیٹھے اسّی (80) مرتبہ درج ذیل درود پڑھنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ **فضیلت:** اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ)				
26	جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن (جمعہ) میں کیے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔(1) بیمار کی عیادت کی (2) جنازے میں شرکت کی (3) روزہ رکھا (4) جمعہ کی نماز کے لیے گیا (5) غلام آزاد کیا (یا صدقہ کیا)۔(مسلم، رقم:6128، ترمذی:742)				

نوٹ: اس سبق میں کل 26 سنتیں ہیں اور ہر سنت کے سامنے چار چار خانے ہیں ایک ماہ تک ہر جمعہ کو یک خانہ اس طرح پُر کریں کہ اگر اس سنت پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان نہیں کیا تو × کا نشان لگا دیں۔مہینہ کے بعد اگر ✓ نشان زیادہ ہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ یہ سنتیں عمل میں آ چکی ہیں۔ ورنہ دوبارہ دھرائیں۔

ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنوارے

نوٹ: اس پرچہ میں اخلاق سنوارنے سے متعلق 11 اصولی باتیں ہیں اور ہر بات کے سامنے تیس (30) خانے ہیں۔ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے کے لیے روزانہ اپنا محاسبہ کریں کہ ’’آج کا دن کیسا گزرا‘‘ بہت بہتر کے لیے یہ نشان [✓ ✓ ✓] لگائیں کافی کے لیے [✓ ✓] معمولی کے لیے [✓] یہ نشان لگائیں۔ اگر عمل نہ کیا ہو تو X کا نشان لگا دیں۔

اس مذکورہ طریقہ سے روزانہ اپنا اخلاقی محاسبہ کریں، بہتر ہے کہ یہ پرچہ اپنے مربی کو بھی دیکھاتے رہیں۔

❑ **بدخواہی، نقصان، حق تلفی سے بچنا ہے، سب کے ساتھ خیرخواہی کرنی ہے: میں پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں ان شاء اللہ کسی کے ساتھ بدخواہی نہیں کروں گا۔ لہٰذا کسی کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، نہ جانی نہ مالی نہ ذہنی نہ قلبی۔ کسی کی حق تلفی نہیں کروں گا** (جامع الاصول:1796) **ہر حق والے کا حق ادا کروں گا** (مشکوٰۃ:5127) **پورا پورا ادا کروں گا** (شعراء:182، مطففین:1) **بروقت ادا کروں گا، ٹال مٹول نہیں کروں گا** (ترمذی:1312، بیہقی:121/6) **سب کے ساتھ خیرخواہی** (جامع الاصول:4794) **احسان** (بقرۃ:195) **نرمی کی بنیاد پر معاملہ کروں گا** (جامع الاصول:2615) **مفادی نہیں معادی سوچ، لینے کے بجائے دینے کا جذبہ اختیار کروں گا** (مشکوٰۃ:1113) **سب کو قابل اہمیت اور عزت سمجھوں گا** (معجم طبرانی) **جو اپنے لیے پسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے پسند کروں گا، جو اپنے لیے ناپسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے ناپسند کروں گا** (جامع الاصول:23) **محبت نفرت، لینا دینا تمام معاملات میں اخلاص اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھوں گا** (جامع الاصول:4780)۔ **لہٰذا آج کا دن میں اس طرح گزاروں گا/ گزاروں گی کہ:**

❑ **دوسروں کو اذیت/ نقصان نہ دینا:** نفسانی غصہ کی وجہ سے نہ کسی کو ماروں گا۔ (مشکوٰۃ:3165-5125-5132) ● ذاتی مفاد کے لیے کسی سے خیانت نہیں کروں گا، دھوکہ نہیں دوں گا، جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (انفال:27، نساء:58) کوئی ایسا رویہ/ عادت/ بول اختیار نہیں کروں گا جس سے کسی کی بے عزتی ہو یا کسی کو ذہنی اذیت ہو یا دل دکھے۔ (جامع الاصول:1796) ● مخالف کے ساتھ کوئی بھی رویہ اختیار کرتے ہوئے اس بات کو سوچوں گا کہ اس رویہ کا باعث اور محرک انتقامی جذبہ تو نہیں؟ اگر ایسا ہوا تو توبہ واستغفار کروں گا۔ (جامع الاصول:8819)	1
❑ **ہر حق والے کا حق پہچاننا:** ہر حق والے کے حق کی ادائیگی کہ اللہ کے، اللہ کے مخلوق کے مجھ پر کیا حقوق ہیں؟ ان کو سیکھوں گا، دارالافتاء سے معلوم کروں گا۔ (دارمی:580، ترمذی:478-487) ● خاص طور سے اگر کسی کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو اپنے حق پر ہونے اور سامنے والے کے ناحق ہونے کا فیصلہ خود نہیں کروں گا بلکہ دارالافتاء یا کسی مفتی صاحب کے سامنے رکھوں گا، وہ جو بتائیں گے اس کو دل سے قبول کروں گا اگرچہ میرے مفاد کے خلاف ہو اس یقین کے ساتھ کہ اسی میں میری کامیابی ہے۔ (نساء:135، مائدۃ:8)	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

	❑ **اذیت برداشت کرنا:** حتی الامکان اس بات کی کوشش کروں گا کہ لوگوں کی اذیتوں، حق تلفیوں، برے رویوں کو برداشت کروں، درگزر اور اعراض کروں (اعراف:199) شکوے شکایتیں نہ کروں (بخاری:5765) احسان اور ایثار سے کام لوں، بدلہ نہ لوں، جھگڑا نہ کروں۔ (جامع الاصول:9349)
	❑ **برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا:** کوشش کروں گا کہ اپنی مغفرت کے لیے اللہ کا مقرب بننے اور اخلاق کا اعلی درجہ حاصل کرنے کے لیے برائی کا بدلہ اچھائی سے دوں۔ (حم سجدۃ:34-35، مشکوۃ:5358)
2	❑ **دوسروں کو نفع پہنچانا:** اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ فائدہ وراحت پہنچاؤں گا، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کروں گا مشکلیں نہیں۔ (قصص:77، مجادلۃ:11، مسند احمد:14584-2233)
	● جس کی اعلی شکل یہ ہے کہ اگر کوئی جان، مال، عزت اور آبرو کے اعتبار سے کسی مشکل میں، پریشانی میں خود ہو یا اس کے متعلقین میں سے کوئی ہو تو میں اس کا محافظ اور مددگار بنوں گا۔ (مسند احمد 18647، ترمذی:2726، ابوداود:4642، بخاری:1445، 2442)
	● اور اگر میری جان مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ کسی کا بھلا ہو سکتا ہو تو اس کے ساتھ بھلائی کروں گا۔ (مسند احمد:14584)
	● میری سفارش سے اگر کسی کا کوئی جائز کام بنتا ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو تو اس کا اہتمام کروں گا۔ (جامع الاصول:4808)
	● پریشان حال لوگوں کے لیے دعائیں کروں گا اور کرواؤں گا۔ (جامع الاصول:3535، مشکوۃ:5448)
	● کچھ نہ ہو سکا تو اپنے اچھے بولوں (حوصلہ افزائی، تسلی، مشورہ) سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ (بخاری، بیع حاضر لباد، جامع الاصول:8681)
3	❑ **دوسروں کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا:** کوشش کروں گا کہ اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ایثار سے کام لوں۔ (جامع الاصول:4700)
	● دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔
	● دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔

- دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی خواہش کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔
- کچھ نہ ہو سکا تو یہ ضرور کروں گا کہ دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اپنی خواہش کو قربان کر دوں۔

4 ❑ **صحبت:** احادیث اور اللہ والوں کی جو کتابیں اخلاق، کردار میں معاون ہوں ان کو اپنے مطالعہ میں رکھوں گا۔

- اللہ والوں اور اخلاق والوں کی صحبت اختیار کروں گا، بد اخلاق لوگوں کی صحبت سے بچوں گا۔

❑ **دعا:** با اخلاق بننے کے لیے دعاؤں کا اہتمام کروں گا۔

- اس دعا کو اپنا معمول بناؤں گا۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّا اَنْتَ۔

(سنن ابو داؤد، رقم:760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کر سکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کر سکتا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مخالفین کے ساتھ آپ کے اخلاق کس درجے کے ہیں

نمبر شمار	مخالفین کے ساتھ آپ کے اخلاقی رویئے اور آپ کا اخلاقی درجہ
1	برے رویئے/معاملات کرنے والوں کے ساتھ اچھے رویئے/اچھے معاملات کرتا ہوں۔ برے رویئے اور معاملات کو خاطر ہی میں نہیں لاتا۔ ❑ ● آپ بہت اونچے اخلاق کے مالک ہیں آپ کا صبر قابل رشک ہے آپ خوش نصیب ترین انسان ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ تم بدی کا دفاع ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی، وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایسا ہو جائے گا جیسے وہ (تمہارا) جگری دوست ہو اور یہ بات صرف انہی کو عطا ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ بات اسی کو عطا ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہو (حم السجدہ:34-35)
2	برے رویوں/معاملات کو برداشت کرتا ہوں، صبر عفو درگزر سے کام لیتا ہوں اعراض (Ignore) کرتا ہوں، شکوے شکایتیں نہیں کرتا ❑ ● آپ کو بھی اخلاق کا بڑا درجہ، آخرت میں مغفرت کا سبب حاصل ہے آپ بھی بڑے باہمت انسان ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو کوئی صبر سے کام لے، اور درگزر کر جائے تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے۔ (الشوریٰ:43)
3	برے رویوں/معاملات کرنے والوں سے ان کے برے رویوں/معاملات کو اچھے انداز میں بیان کر دیتا ہوں/ان کے ساتھ اچھے انداز سے تبادلہ خیال کر کے غلط فہمیوں اور شکایتوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں ❑ ● یہ بھی اچھی بات ہے قرآن کریم میں ہے۔ اور صلح کر لینا بہتر ہے اور انسانوں کے دل میں (کچھ نہ کچھ) لالچ کا مادہ تو رکھ ہی دیا گیا ہے۔ (النساء:135-128، البقرۃ:178، النحل:125)
4	برے رویوں/معاملات کرنے والوں سے باہمی تبادلہ خیال کر کے بھی مسئلہ حل نہ ہو تو کسی ایسے تیسرے سے مسئلہ حل کرانے کی کوشش کرتا ہوں جس کے ذریعہ مسئلہ کا حل ممکن ہو ❑ ● یہ بھی صحیح ہے قرآن کریم میں ہے اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو تو (ان کے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے) ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرما دے گا۔ بیشک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے۔ (النساء:35، الحجرات:9)
5	باہمی تبادلہ خیال اور ثالث (Judge) کے ذریعہ بھی مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں اچھے انداز میں کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں فریق مخالف کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا، اس کے ساتھ دشمنوں جیسا معاملہ نہیں کرتا ❑ ● یہ بھی کر سکتے ہیں قرآن کریم میں ہے اس کے بعد (شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو قاعدے کے مطابق (بیوی کو) روک رکھے (یعنی طلاق سے رجوع کر لے) یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دے (البقرۃ:229)

6	جن کے رویوں/ معاملات سے شکایت ہو اور باہمی تبادلہ خیال کے ذریعہ غلط فہمیوں اور شکایتوں کو دور کیا جا سکتا ہو ان سے تبادلہ خیال چھوڑ کر تیسرے شخص سے شکایتیں کرتا ہوں/ کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں ❑ ● یہ صحیح نہیں ہے اگر آپس کے مسائل آپس ہی میں حل ہو سکتے ہوں تو خود ہی حل کر لینے چاہئیں۔
7	بے موقع تبادلہ خیال کرتا ہوں یعنی ایسے وقت میں جس میں فریق مخالف انتہائی غصہ کی حالت میں ہو، بات سننے کیلئے آمادہ نہ ہو یا بے ڈھنگے انداز میں تبادلہ خیال کرتا ہوں یعنی گھڑے مردے نکالتا ہوں، فریق مخالف کی حیثیت و مرتبہ، خدمات و احسانات کو ملحوظ نہیں رکھتا، ناحق مطالبے کرتا ہوں اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتا، مسئلہ کے کسی معقول حل پر بھی آمادہ نہیں ہوتا ❑ ● یہ غلط ہے اس طرح مسائل حل نہیں ہوتے مزید الجھتے ہیں۔
8	جہاں تبادلہ خیال سے مسئلہ کا حل ممکن ہو لیکن کسی ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل ممکن ہو وہاں ثالث سے مسئلہ حل کرنے کے بجائے فریق مخالف سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں ❑ ● یہ بھی غلط ہے تعلقات اور رشتوں کو حتی الامکان نبھایا جاتا ہے فوراً ختم نہیں کیا جاتا (اسی پر دنیا آخرت میں کامیابیاں ملتی ہے)
9	جہاں مسئلہ کا حل ثالث کے ذریعہ ممکن ہو وہاں ثالث اس شخص کو بناتا ہوں جو جانبدار ہو یعنی جو میرے حق میں فیصلہ کرے ❑ ● یہ طریقہ بھی غلط ہے، حق بات تسلیم کرنی چاہئے اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو۔ قرآن کریم میں ہے اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو، (النساء:135) اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم فرمان بردار ہو گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ لوگ (حقیقت میں) مومن نہیں ہیں۔ اور جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے کچھ لوگ ایک دم رخ پھیر لیتے ہیں۔ (النور:49-48-47)
10	جہاں مسئلہ کا حل ثالثی کے ذریعہ بھی ممکن نہ ہو وہاں فریق مخالف سے اچھے انداز میں کنارہ کشی کے بجائے برے انداز میں کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں یعنی اس کو دشمن سمجھتا ہوں اور اس کے ساتھ دشمنوں والا معاملہ اختیار کرتا ہوں یعنی انتقامی جذبہ اپنے اندر پاتا ہوں ہر وقت انتقام کی فکر میں رہتا ہوں ❑ ● یہ طریقہ بھی بالکل غلط ہے اپنی صلاحیتوں، جان، مال وقت کو صحیح مصرف میں لگانا چاہئے بڑی منزل کے مسافر چھوٹی چھوٹی چیزوں میں الجھا نہیں کرتے۔

غلطیوں پر جذباتی ردعمل کے نقصانات سے ایسے بچیں

❑ غلط تنبیہ کے نقصانات یہ ہوسکتے ہیں

برائی کو ٹوکو مگر ٹوکنے اور تنبیہ کرنے کے آداب ہیں، اگر ان آداب کا خیال نہیں رکھا جائے تو نتائج اچھے نہیں نکلتے اس لیے کہ تنبیہ کا اثر کوڑے کی ضرب جیسا ہوتا ہے، اکثر اوقات تنبیہ کڑوی نہیں ہوتی بلکہ تنبیہ کا انداز کڑوا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دوست دشمن بن سکتا ہے، قریب دور ہوسکتا ہے، مواقف مخالف ہوسکتا ہے، تربیت کے بجائے بگاڑ بھی ہوسکتا ہے، رشتوں میں فرق آسکتا ہے، اچھا ساتھی ہاتھ سے جاسکتا ہے، پر امید مایوس ہوسکتا ہے، قدرت نے دماغ کو دل سے اونچی جگہ دی ہے، اس لیے جذبات کو ہر حال میں عقل اور شریعت کے تابع ہونا چاہیے۔ لہٰذا دوسروں کی غلطیوں پر جذباتی ردعمل کے نقصانات سے بچنے کے لیے تنبیہ سے پہلے ان چیزوں پر غور کریں۔

(1) غلطی ہے بھی یا نہیں؟ (2) تنبیہ کرنی ہے یا نہیں؟ (3) تنبیہ کیوں کرنی ہے؟

(4) اسلوب تنبیہ کے لیے کن نوعیتوں کا جاننا ضروری ہے؟ (5) کیسے (کب، کہاں کتنی کس انداز سے) تنبیہ کرنے ہے؟

(1) غلطی ہے بھی، یا نہیں؟

1) جس غلطی پر تنبیہ کا ارادہ ہے تحقیق کی ہے کہ وہ غلطی ہے بھی ______ ❑ یا نہیں ______ ❑

2) صرف آپ کے نزدیک غلطی ہے ______ ❑ یا اور غیر جانب دار/صاحب تجربہ بھی اس کو غلطی سمجھتے ہیں ❑

3) غلطی کرنے والے کی جگہ اگر آپ ہوتے تو آپ اس غلطی کو غلطی تسلیم کر لیتے ❑ یا نہیں ______ ❑

4) بہت زیادہ تلاش جستجو جاسوسی کے ذریعہ یہ غلطی نکالی گئی ہے ______ ❑ ایسا نہیں ______ ❑

(2) تنبیہ کرنی ہے یا نہیں؟

1) اپنے آپ کو غلطی کرنے والے کی جگہ پر رکھ کر فیصلہ کریں کہ اس غلطی پر تنبیہ ضروری ہے ❑ یا قابل تنبیہ نہیں نظر انداز کرنا چاہیے ❑

2) غلطی کرنے والے یا دوسروں کے لیے یہ تنبیہ مفید ہوگی ❑ نہیں ہوگی ❑

مضر ہوگی لہٰذا خاموشی/نظر انداز کرنا کوئی متبادل طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے ❑

(3) تنبیہ کیوں کرنی ہے

1) تنبیہ سے مقصود اصلاح/اللہ کی رضا ہے ❑ یا کوئی اور نفسانی جذبہ/ذاتی اغراض انتقام لینا/ذلیل کرنا/تنگ کرنا/دبا کر رکھنا/قابو میں رکھنا ہے ❑

(4) اسلوبِ تنبیہ متعین کرنے کے لیے کس کس کی، کن کن نوعیتوں کا جاننا ضروری ہے:

1) اس کے لیے غلطی اور غلطی کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کی نوعیت پر غور کرنا ہوگا۔

- **غلطی کرنے والوں کی نوعیتیں:**

1) لاعلمی، ناواقفیت کی وجہ سے کی ہے ________ ☐ یا غفلت اور لا پرواہی کی وجہ سے کی ہے ________ ☐

نا اہل نے اجتہاد کیا ________ ☐ اہل کی اجتہادی غلطی ہے ________ ☐

2) غلطی کرنے والے کا مقام و مرتبہ (عمر، علم و عمل/ احسانات قربانیاں/اختیارات) کیا ہے ________

____

3) غلطی کرنے والے کے دیگر صحیح کام بھی ہیں ________ ☐ یا نہیں ہیں ________ ☐

4) غلطی کرنے والے کے دل میں اصلاح کرنے والے کا کیا مقام ہے،؟ اپنے برابر سمجھتا ہے ________ ☐

اپنے سے بڑا سمجھتا ہے ________ ☐ اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے ________ ☐

5) غلطی کرنے والا نیا ہے ________ ☐ پرانا ہے ________ ☐

1. پہلی بار غلطی کر رہا ہے ________ ☐ عادی ہے کئی بار سمجھایا جا چکا ہے ________ ☐

2. سرعام، کھلم کھلا غلطی کرنے والا ہے ________ ☐ چھپ کر غلطی کرنے والا ہے ________ ☐

3. مسلسل پے در پے غلطی کرنے والا ہے ________ ☐ طویل عرصہ کے بعد غلطی دھرانے والا ہے ________ ☐

4. یہ تحقیق کر لی ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے غلطی کی ہے ☐ ایسا نہیں ہے ________ ☐

5. کمزور (عورت/ بچہ/ ناتجربہ کار/ بیمار/ پریشان) ہے ☐ کمزور نہیں ہے ________ ☐

6. غلطیوں کی تاویلیں کرنے والا ہے ________ ☐ اعتراف اور تسلیم کر لیتا ہے ________ ☐

7. شرّی ہے، تنبیہ کے نتیجہ میں شر کا اندیشہ ہے ________ ☐ شری نہیں ہے ________ ☐

8. بہت زیادہ محسوس کرنے والا، بات دل پر لینے والا ہے ☐ ایسا نہیں ہے ________ ☐

- **غلطیوں کی حقیقت، نوعیتیں:**

1) آپ سمجھتے ہیں کہ غلطی، بھول چوک انسان کی فطرت ہے ☐ ایسا نہیں سمجھتے ________ ☐

2) غلطی چھوٹی قابل معافی ہے ________ ☐ بڑی ہے ☐ بہت بڑی ہے ________ ☐

3) غلطی کرنے والا جس طبقہ (عورت، بچہ/نوجوان وغیرہ) سے ہے ☐ یہ غلطی اس طبقہ کی فطرت ہے (جیسے سوکنوں میں رقابت) ________ ☐

ایسا نہیں ہے ________ ☐

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4) یہ غلطی اس ماحول میں بہت عام ہے ______ ☐ ایسا نہیں ہے ______ ☐

5) اس غلطی پر معذرت طلب کی گئی ہے ______ ☐ نہیں کی ہے ______ ☐

6) غلطی مشترکہ دونوں فریقوں کی ہے ______ ☐ غیر مشترکہ ایک فریق کی ہے ______ ☐

7) غلطی کی بنیاد کوئی غلط نظریہ/ غلط تصور ہے ______ ☐ ایسا نہیں ہے ______ ☐

- **اصلاح کرنے والے کی نوعیت:**

1) تنبیہ کرنے والا غصہ سے بے قابو ہے ______ ☐ ایسا نہیں ہے ______ ☐

2) ذہنی انتشار کا شکار ہے ______ ☐ ایسا نہیں ہے ______ ☐

3) کسی کے دباؤ میں ہے ______ ☐ ایسا نہیں ہے ______ ☐

(5) **کیسے (کب، کہاں، کتنی کس انداز سے) تنبیہ کرنی ہے**

1) کب، کہاں تنبیہ کرنی ہے، (1) ابھی فوراً ☐ بعد میں کب؟ ______

- مجمع میں تنبیہ کرنی ہے ☐ یا تنہائی میں ☐

2) کتنی کس مقدار میں تنبیہ کرنے ہے ______

3) کس انداز سے، کس طرح تنبیہ کرنی ہے؟

1. عملی تعلیم دینی ہے/عملی تنبیہ کرنی ہے، انداز؟ ______

2. غلطی پر خاموشی اختیار کرنی ہے، کسی قسم کی کوئی تنبیہ نہیں کرنی کیونکہ ______

3. غلطی عام لوگوں کے علم میں نہیں ہے لہذا براہ راست مخاطب نہیں کرنا بلکہ عمومی بات کرنی ہے، یہاں کیا نوعیت ہے؟ ______

______

4. کچھ غلطی بتا کر بقیہ غلطیوں/تفصیلات کو نظر انداز کرنا ہے، کیا بتانا ہے کیا نظر انداز کرنا ہے ______

______

5. صرف غلطی/غلطیاں بتانی ہیں کیونکہ ______

6. غلطی کی وجہ سے کونسا شرعی حکم متاثر ہو رہا ہے/ کیا دنیاوی نقصان ہو رہا ہے/ ہو سکتا ہے ان خرابیوں، نقصانات، برے نتائج کو بھی بتانا ہے، کیونکہ ______

7. اس غلطی کی بنیاد چونکہ غلط نظریہ/ غلط تصور پر ہے لہذا فقط غلطی پر تنبیہ نہیں کرنی، بلکہ اس غلط تصور کی بھی اصلاح کرنی ہے وہ غلط تصور کیا ہے؟ ______

8. غلطی بالکل واضح ہے لہذا بغیر کسی تمہید کے براہ راست تنبیہ/ ملامت کرنی ہے، غلطی کیوں واضح ہے؟ ______

______

9. غلطی بڑی ہے/ انتہائی شدید ہے لہذا اس کا احساس دلانے کے لیے احساس ہونے تک تنبیہ/ بار بار ملامت کرنا ضروری ہے۔ غلطی کس

اعتبار سے بڑی ہے؟______________________________

10. غلطی کرنے والا تنبیہ کرنے والے کے زیر تربیت ہے/اپنی اصلاح کے لیے بہت فکر مند ہے لہٰذا غلطی کو غلطی کرنے والے کے مزاج اوراس کی عادت کا حصہ قرار دیا جاسکتا ہے (جیسے تم متکبر ہو) کیسے پتا چلا کہ یہ اس کے مزاج کا حصہ ہے؟______________________________

11. ایسی بہت بڑی غلطی ہے جس کے اثرات نتائج بہت برے نکل سکتے ہیں، لہٰذا غلطی کرنے والے پر بہت زیادہ ناراضگی، غصہ کا اظہار کرنا ہے۔ کیا برے اثرات نکل سکتے ہیں؟______________________________

12. تنبیہ کا کوئی اور طریقہ مفید نہیں غلطی کرنے والے سے اعراض، بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، کوئی اور طریقہ کیوں مفید نہیں؟ اعراض/بائیکاٹ کی شکل کیا ہوگی؟______________________________

13. غلطی کرنے والے کو تنبیہ کرنے سے انتشار کا اندیشہ ہے، لہٰذا تنبیہ سے پہلے غلطی کرنے والے کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنا ضروری ہے، انتشار کیا ہوسکتا ہے؟______________________________

14. تنبیہ کی کوئی صورت چونکہ ممکن نہیں صرف بدعاء ہوسکتی ہے، کیوں ممکن نہیں؟______________________________

____

- **مشترکہ غلطی:**

1. غلطی مشترک ہے لہٰذا فریقین کو تنبیہ کرنی ہے۔

2. تنبیہ کے ساتھ متاثرہ فریق سے معذرت اور معافی بھی منگوانی ہے انداز کیا ہوگا؟______________________________

____

3. تنبیہ کے ساتھ متاثرہ فریق کے نقصانات کی تلافی بھی کرانی ہے، تلافی کی صورت کیا ہوگی؟______________________________

____

- **کنارہ کشی:**

نہ تنبیہ سے مسئلہ حل ہوسکتا ہے نہ اعراض/بائیکاٹ سے اور نہ ہی ثالث سے اور معاملات ایسے ہیں کہ غلطی کرنے والے سے کنارہ کشی کی جاسکتی ہے، لہٰذا کنارہ کشی کرنی ہے، کنارہ کشی کا طریقہ کیا ہوگا؟______________________________

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تشخیص غصہ

اعمالِ باطنہ کی اصلاح کے لیے امام غزالی کی تجویز

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے باطنی امور میں خاص بصیرت عطا فرمائی تھی اور تربیت وتعلیم کا بھی ایک خاص سلیقہ ان کو عطا ہوا تھا، ان کی تجویز یہ ہے کہ:

نفس کے عیوب اور اپنے باطنی گناہوں سے آگاہ ہونے کے چار طریقے ہیں۔

- ◆ **پہلا طریقہ:** سب سے بہتر اور مکمل طریقہ باطنی عیوب سے مطلع ہونے اور ان کی اصلاح کا یہ ہے کہ کسی ایسے شیخ کامل کو تلاش کریں جو شریعت و طریقت کا جامع ہو، باطنی فضائل (خوبیاں) ورذائل (عیوب) کے پہچاننے میں اور ان کے علاج میں مہارت وبصیرت رکھتا ہو۔
- ◆ **دوسرا طریقہ:** اگر کسی شخص کو شرائط مذکورہ کے مطابق کوئی شیخ ومرشد دستیاب نہ ہو تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو چاہیے کہ اپنے مخلص دوستوں کو اپنی اصلاح کے لیے اپنے اوپر مسلط کرلے ان سے پوچھا کرے کہ تمہیں میرے اندر کیا کیا عیب نظر آتے ہیں وہ جو کچھ بتلائیں ان کی اصلاح کی فکر میں لگ جائے۔
- ◆ **تیسرا طریقہ:** اپنے دشمنوں سے اپنی اصلاح کرائے وہ اس طرح کہ دشمن جو باتیں اس کی عیب جوئی میں کرتے ہیں، خوب غور سے سنے پھر اپنے حالات کا جائزہ لے کہ اس میں کتنی باتیں سچی ہیں اور کون سا عیب واقعی مجھ میں موجود ہے؟ اس کے ازالہ کی فکر کرے، بزرگان سلف کا عام طریقہ کار یہی تھا۔
- ◆ **چوتھا طریقہ:** باطنی عیوب پر مطلع ہونے اور ان کی اصلاح کا یہ ہے کہ آپ کو لوگوں میں جو بات بری اور قابل اعتراض نظر آئے اس کو اپنے نفس میں ٹٹولیں کہ کہیں میرے اندر تو یہ عیب نہیں اگر اس کا کچھ احساس ہو تو فوراً اس کی اصلاح کا اہتمام کریں، اس طرح بھی ایک انسان اپنے عیوب پر مطلع ہو کر اپنی اصلاح کرسکتا ہے۔ اور درحقیقت ضرورت تو اس کی ہے کہ ان سبھی طریقوں سے اپنی اصلاح کی فکر جاری رکھیں بالخصوص پہلے طریقہ کے لیے مقدور بھر پوری کوشش کریں۔ (دل کی دنیا:33-26)

1

غصہ دیر سے آتا ہے جلدی چلا جاتا ہے	جلدی آتا ہے جلدی چلا جاتا ہے	جلدی آتا ہے دیر سے جاتا ہے

2

اظہارِ غصہ نہیں ہوتا پی لیا جاتا ہے	اظہارِ غصہ مار پیٹ کر کیا جاتا ہے	تیز لہجہ/بدزبانی کرکے	منہ بنا کر/بات بند کرکے قطع تعلق کرکے	دل میں رکھ کر، غیبت کرکے، نقصان پہچانے کی فکر میں لگ کر
اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی

3

فوراً معافی مانگ لی جاتی ہے	کافی تاخیر سے	معافی نہیں مانگی جاتی
اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی	اکثر / کبھی / کبھی کبھی

4 غصہ کی اصلاح کی فکر ہے

بہت	مناسب	کم	نہیں

5

چھوٹوں پر آتا ہے	ساتھیوں پر آتا ہے	بڑوں پر آتا ہے	بڑے چھوٹے سب پر آتا ہے

نوٹ چھوٹوں میں ماتحت بھی شامل ہیں

6

صرف باہر آتا ہے	صرف گھر میں	گھر میں بھی باہر بھی

7

ہر وقت آتا ہے	مخصوص اوقات میں آتا ہے	آتا ہی نہیں
	ٹینشن / بیماری / کام / آرام / زیادتی	

8 ان مذکورہ چیزوں میں سب سے زیادہ کونسی چیز تکلیف اور اذیت کا باعث بنتی ہے۔

9 اس کے علاوہ غصہ کے متعلق کوئی عادت، قابل اصلاح ہو تو نشاندہی فرمادیں ______________________

____

____

____

____

10 نشان لگانے والا کون ہے؟

شوہر	ماں	باپ	بھائی	بہن	دوست

ان کے علاوہ

نوٹ

◆ غصہ کی تشخیص اگر گھر/ ادارہ/ جو آپ کے غصہ سے متاثر ہوتے ہوں خاص طور سے جن کا حق زیادہ ہے (شوہر/ ماں باپ وغیرہ) ایسے تمام افراد سے کرانی ہو تو سب کو الگ الگ فوٹو کاپی بھی دے سکتے ہیں اور یہی طریقہ بہتر ہے تاکہ ہر شخص کی ذاتی رائے سامنے آئے۔ جان چھڑانے کے لیے دوسروں کی دیکھا دیکھی نشان نہ لگادیں۔

اور ایک ہی پرچہ پر بھی سب کی رائے معلوم کی جاسکتی ہے اس صورت میں ہر ایک نشان الگ الگ لگائے تاکہ یہ واضح ہو کہ کسی بات پر سب ہی نے نشان لگایا ہے تو واقعی یہ فوری قابل غور ہے اور یہ کہ سب ہی غلطی نہیں کرسکتے۔ نیز اس میں تضاد بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی ''غصہ دیر سے آتا ہے جلدی چلا جاتا ہے'' پر نشان لگائے دوسرا اس کے عکس پر

◆ حضرت تھانویؒ مریدین سے فرماتے تھے کہ بزرگوں (ائمۂ طریقت) کی وہ کتابیں جن میں عیوب ذکر کیے گئے ہوں ان کو پڑھو پھر جس عیب کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ یہ میرے اندر ہے وہ شیخ کو لکھ کر دو اور اس کے بارے میں ان سے مشورہ کرو (تربیت السالک 3/21) لہٰذا خود بھی غور کرکے اس پرچہ میں نشان لگائیں، دوسرے یا / کا نشان لگائیں اور آپ o یہ لگائیں

◆ جو جس پر نشان لگائے ان سے الجھیں نہیں

◆ اگر اندیشہ ہو کہ نشان لگانے والے کی طرف سے دل میں کدورت آجائے گی تو نشان لگوا کر پرچہ خود نہ دیکھیں اپنے مربّی کو دے دیں

◆ یہ تشخیص ہر ماہ کرائیں اور مربی کو دیں تاکہ گزشتہ اور موجودہ ماہ کے پرچے سے معلوم ہوسکے کتنا فرق آیا ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اکسیر غصہ

یعنی تحمل مزاجی اور بردباری پیدا کرنے کے لیے یومیہ اعمال

1	غصہ پینے کے فضائل، اہمیت، علاج کو کتنی دیر پڑھا/سنا	
2	خت لہجہ تلخ کلامی کتنی بار اختیار کی۔نہیں کی	
3	ماتھے پہ بل منہ بنا کر کتنی مرتبہ بات کی۔نہیں کی	
4	جس پر غصہ آیا اور انتقام لینے کا خیال کتنی مرتبہ آیا۔نہیں آیا	
5	جس پر غصہ آیا ان سے انتقام لیا۔نہیں لیا	
6	جس پر غصہ آیا ان سے بات چیت بند کر دی۔نہیں کی	
7	جس پر غصہ آیا ان کے ساتھ رویہ میں فرق آیا۔نہیں آیا	
8	جس پر غصہ آیا اس کی غیبت، دوسروں سے شکوہ کیا۔نہیں کیا	
9	غلطی کر کے معذرت کرنے والے کی معذرت قبول کی۔نہیں کی	
10	غلطی کر کے معذرت کی۔نہیں کی	
11	صہ سے بچنے، حلم اور بردباری کے لیے مسنون دعائیں اوقات قبولیت میں کتنی مرتبہ کی۔نہیں کی	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

12	جس پر غصہ آیا اس کی خیر خواہی، نفع رسانی کا موقع ہاتھ آنے پر خندہ پیشانی سے اپنی آخرت کا فائدہ سمیٹتے ہوئے ان کو نفع پہنچایا۔ نہیں پہنچایا۔										
13	بوقت غصہ۔ علاج غصہ میں سے کتنے اختیار کیے۔ نہیں کیے										
14	دھیان سے اللہ کا ذکر کیا۔ نہیں کیا										

نوٹ : یہ رپورٹ ہر مہینہ اپنے مربی کو دکھا کر آئندہ کی ہدایات اور اس کے مطابق عمل کریں

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

والدین کی فرماں برداری/ نافرمانی کی تشخیص

نوٹ: بہت زیادہ کے لیے یہ نشان لگائیں ✓✓✓ کافی کے لیے ✓✓ معمولی کے لیے ✓ اور بالکل نہیں کے لیے یہ ✗

●1. اذیت (والدین سے پوچھ کر نشان لگائیں)

(1) تکلیف ہوتی ہے: مار پیٹ کی وجہ سے ☐ آرام میں خلل ڈال کر ☐ کام لے کر ☐ کام میں ہاتھ نہ بٹا کر ☐ کام بڑھا کر ☐

(2) تکلیف ہوتی ہے: تلخ لہجے سے ☐ بدزبانی سے ☐

(3) تکلیف ہوتی ہے: تحقیر آمیز رویہ سے ☐ اہمیت نہ دینے سے ☐ بے توجہی ولا پروائی کی وجہ سے ☐

(4) تکلیف ہوتی ہے: منہ بنا لینے سے ☐ بات نہ کرنے سے ☐

(5) ذہنی تکلیف ہوتی ہے: خواہشات کی ضد کی وجہ سے ☐ دیر سے آنے جانے کی وجہ سے ☐

بات نہ ماننے کی وجہ سے ☐ ٹال مٹول کی وجہ سے ☐ جھوٹ کی وجہ سے ☐

ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل میں مشغولیت کی وجہ سے ☐ بُری صحبت کی وجہ سے ☐

بہن بھائیوں سے لڑنے کی وجہ سے ☐ تعلیم میں غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے ☐

دین پر عمل کرنے میں سستی کی وجہ سے ☐ کھانے پینے میں صحت کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ☐

صفائی ستھرائی میں غفلت کی وجہ سے ☐ خودغرضی اور اپنے آپ میں مگن رہنے کی وجہ سے ☐

سسرالی پریشانیاں/ دیگر جھگڑے وغیرہ سنانے کی وجہ سے (یعنی پریشان کن خبریں والدین کو بتانے کی وجہ سے) ☐

دوسروں سے والدین کے رویہ/سلوک کی شکایتیں کرنے کی وجہ سے ☐

●2. اطاعت

(1) جو بھی جائز بات/کام کہا جائے اسے | خوشی خوشی فوراً کر دیتا ہوں | تاخیر سے | بھول جاتا ہوں | بوجھ سمجھ کر کرتا ہوں | منع کر دیتا ہوں |

(2) ناجائز کاموں میں بھی اطاعت ہوتی ہے ☐

(3) ناجائز کاموں میں اطاعت نہیں ہوتی لیکن رویہ/سلوک اچھا ہوتا ہے ☐ برا ہوتا ہے ☐

●3. محبت/ اظہار محبت

(1) ان کی پسند ناپسند کا خیال رکھتے ہیں؟ | اکثر | کبھی | کبھی کبھی | نہیں |

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) ان سے دورہ کران سے رابطہ رکھا جاتا ہے/ ان کو یاد رکھا جاتا ہے؟ اکثر | کبھی | کبھی کبھی | نہیں

(3) ان کی ناراضگی پر پریشان ہوجاتے ہیں؟ ناراض ہونے پر ان کو منایا جاتا ہے؟ ہاں | نہیں | فوراً | تاخیر سے | نہیں مناتا

(4) چھٹی والے دن زیادہ وقت کس کو دیتے ہیں؟ والدین کو | بیوی کو | بچوں کو | دوستوں کو

(5) اپنی خوشیوں/ تفریحات (کھانے، پینے/ ہوٹلنگ/ گھومنے پھرنے) میل ملاقات میں شریک کرتے ہیں؟ اکثر | کبھی | کبھی کبھی | نہیں

(6) ہدیہ تحفہ/ محبت کے بول/ پسندیدہ اداؤں/ لاڈ پیار کے ذریعہ اظہار محبت کرتے ہیں؟ اکثر | کبھی کبھی | نہیں

(7) ان کی ذات ان کی باتوں اور ان کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں؟ ہاں | نہیں

(8) عام روٹین سے ہٹ کر کچھ کرنا ہو تو والدین سے اجازت لیتے ہیں؟ اکثر لیتا ہوں | کبھی لیتا ہوں | کبھی کبھی لیتا ہوں | نہیں لیتا

●4. خدمت (جسمانی خدمت)

(1) اپنے اور والدین دونوں کے کام خود کرتے ہیں؟ سب | اکثر | کچھ

(2) اپنے کام خود کرتے ہیں والدین کے نہیں کرتے سب | اکثر | کچھ

(3) والدین کے کام بھی نہیں کرتے اپنے کام بھی والدین سے لیتے ہیں اسب | اکثر | کچھ

(4) اپنے کام بھی والدین سے لیتے ہیں اور اپنے متعلقین (اہل وعیال کے بھی) سب | اکثر | کچھ

(5) بیماری وغیرہ میں/ بڑھاپے میں/ صفائی ستھرائی وغیرہ کی ضرورت ہو تو خوشی خوشی خود خدمت کرتے ہیں ❑ کراہت و ناگواری سے کرتے ہیں ❑

ملازم وغیرہ سے کرواتے ہیں ❑

(6) ہاتھ پیر وغیرہ دبوانے سے اگر والدین خوش ہوتے ہیں تو ازخود دباتے ہیں ❑ کہنے سے دباتے ہیں ❑ روز دباتے ہیں ❑ کبھی کبھی ❑ کبھی نہیں ❑

(7) والدین جب کسی کام یا کسی ضرورت کا ارادہ کرتے ہیں (مثلاً کوئی چیز اٹھانے میں تو آگے بڑھ کر خود کرتے ہیں ❑ یا نہیں ❑

(8) اپنے مفاد کو قربان کر دینا والدین کے مفاد کی وجہ سے

نمبر شمار	اخلاقی درجہ	کیفیت	آج کے احوال
1	سب سے اعلیٰ اخلاق	اپنی ضرورت قربان کر دینا والدین کی خواہش کی وجہ سے	
2	اس سے کم	اپنی ضرورت کو قربان کر دینا والدین کی ضرورت کی وجہ سے	
3	اس سے کم	اپنی خواہش کو قربان کر دینا والدین کی ضرورت کی وجہ سے	
4	اس سے کم	اپنی خواہش کو قربان کر دینا والدین کی خواہش کی وجہ سے	
5	یہ اخلاق کا دھوکہ ہے اخلاق نہیں	اپنی کسی دنیاوی غرض کی وجہ سے مندرجہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کرنا	

والدین کے مفاد کو قربان کر دینا اپنے مفاد کی وجہ سے

نمبر شمار	بداخلاقی درجہ	کیفیت	آج کے احوال
1	سب سے اعلیٰ درجہ کی بداخلاقی (ظلم)	والدین کی ضرورت کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے	
2	عدمِ ایثار	والدین کی خواہش کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے	
3	عدمِ ایثار	والدین کی خواہش کو قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے	
4	عدمِ ایثار	والدین کی ضرورت کو قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے	

(مالی خدمت)

(1) ان کی ضروریات کا خیال از خود کیا جاتا ہے — ضروریات بتانی پڑتی ہیں، بتانے کے بعد

تمام ضروریات کا | اکثر ضروریات کا | نہیں — فوراً پوری کرتا ہوں | تاخیر سے | بھول جاتا ہوں | بتانے کے باوجود پوری نہیں کرتا

(2) اپنی ماہانہ آمدنی کا کتنے فیصد والدین پر خرچ کرتے ہیں ☐

(3) کھانے، پینے، پہننے اوڑھنے کے لیے جب اپنے اہل وعیال کے لیے خریداری کرتے ہیں تو والدین بھی یاد رہتے ہیں ☐

(4) والدین کی وصیت اور قرضوں وغیرہ کی ادائیگی کر دی ☐ ادائیگی کے لیے فکرمند ہیں ☐ کوئی فکر نہیں ☐

● 5. ادب

(1) بات چیت/رویہ میں: پست آواز، دھیما لہجہ، خندہ پیشانی، اچھے القاب (باباجانی/امی جان وغیرہ) سے پیش آتے ہیں ☐ نہیں ☐

(2) رہن سہن میں: ان بے ادبیوں سے بچتے ہیں ان کی طرف پاؤں پھیلانا ☐ پیٹھ کرنا ☐ جب کسی کام کے لیے بلائیں تو فوراً جواب نہ دینا ☐
اپنی تقریبات/محفل میں ان کو امتیازی مقام نہ دینا ☐ ان کی شرکت کو عار سمجھنا ☐

(3) تقدیم وتاخیر میں: راحت وآرام کے کاموں (کھانا پینا/سونا/بیٹھنا/چلنا وغیرہ) میں والدین کو مقدم رکھتے ہیں ان سے پہلے نہیں کرتے ☐

(4) کام کاج سے واپسی پر پہلے والدین کے پاس جاتا ہوں ☐ دوستوں کے پاس ☐ بیوی بچوں کے پاس ☐

● 6. دعا/زیارت/ادائیگی حقوق

(1) ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں؟ جب بھی دعا کرتا ہوں تو والدین کے لیے بھی کرتا ہوں | ہفتہ مہینے میں کر لیتا ہوں | نہیں کرتا

(2) مرحوم والدین کی قبر پر جاتے ہیں؟ ہر ہفتہ | خاص موقعوں پر | نہیں جاتا

(3) مرحوم والدین کے قریبی دوستوں تعلق والوں سے خصوصی حسن سلوک کرتے ہیں؟ ہاں | نہیں | کبھی کرتا ہوں کبھی نہیں

(4) مرحوم والدین کی وصیت پوری اور قرضوں وغیرہ کی ادائیگی میں کر چکا ہوں ☐ ادائیگی کے لیے فکرمند ہوں ☐ کوئی فکر نہیں ☐

اشارات	کیا/ہاں	نہیں	بہت
	✓	×	××
	ضد	تاخیر	کچھ
	✓×	✓×	✓×
	جماعت	قضا	
	تعداد ج	تعداد ق	

باادب بانصیب

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَأَحْسِنُوْا أَدَبَکُمْ

اپنی اولاد کا اکرام کرو اور ان کی اچھی طرح تربیت کرو۔

1	صبح اٹھتے وقت تنگ کیا۔نہیں کیا۔بہت	
2	برش کیا۔نہیں کیا۔ضد کی	
3	ناشتہ کیا۔نہیں کیا۔ضد کی	
4	مدرسہ/اسکول گئے۔نہیں۔ضد کی۔تاخیر سے	
5	مدرسہ/اسکول کا کام بروقت کیا۔نہیں کیا۔تاخیر سے کیا	
6	مدرسہ/اسکول میں کسی سے لڑے۔نہیں۔بہت	
7	اساتذہ کی بات مانی۔نہیں۔کچھ	
8	آج مدرسہ/اسکول میں ڈانٹ پڑی۔نہیں۔بہت	
9	جیب خرچ صدقہ کیا۔کچھ۔نہیں	
10	جیب خرچ کہاں استعمال کیا؟ وہ چیز لکھیں۔	

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

11	گھر آ کر کھانے/ پینے/ لباس/ آنے جانے میں والدین سے ضد کی۔نہیں۔بہت	
12	بہن بھائی وغیرہ سے لڑے۔نہیں۔بہت	
13	TV /کمپیوٹر/ موبائل میں مشغولیت رکھی۔نہیں۔بہت	
14	بُرے لڑکوں کی صحبت اختیار کی۔نہیں۔بہت	
15	جھوٹ کتنی بار بولا۔نہیں	
16	کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال کی۔نہیں	
17	اپنے کام (کھانا، پینا، کپڑے، جوتے وغیرہ جگہ سے لینا، رکھنا) خود کیے۔نہیں۔کچھ	
18	اپنے جو کام خود کر سکتے تھے (پانی پینا، بستر، تکیہ، چادر جگہ سے لینا، جگہ پر رکھنا) وہ بھی والدین/ بڑوں سے لیے۔نہیں۔بہت۔کچھ	
19	والدین/ بڑوں کی پکار پر فوراً جی کہا، ہاں۔نہیں۔کچھ	
20	کتنی نمازیں جماعت سے پڑھی؟ تعداد کتنی قضا کیں؟ تعداد	
21	قرآن کتنی دیر پڑھا۔نہیں	
22	بچوں کا اسلام/ ذوق وشوق رسالہ/ بچوں کے اسلامی آداب وغیرہ میں سے پڑھا/ سنا۔نہیں	
23	تعلیم کتنی دیر کی۔نہیں	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

24	آج کی کوئی بات (ضد/لڑائی جھگڑا/جھوٹ/چوری/بُری صحبت/بدتمیزی بے ادبی/نافرمانی/گناہ/عمل کی سستی/وغیرہ) جس سے بہت تکلیف ہوئی	
25	آج کی کوئی بات (اطاعت/ادب/سچ/عملی رغبت/ایثار/درگزر وغیرہ) جو بہت اچھی لگی	
26	رات کو کب سوئے؟	
27	اس ماہ کی اہم تبدیلی ________________	
28	آئندہ ماہ کی اہم عادت جس پر محنت کی زیادہ ضرورت ہے ________________	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نتیجہ:	اول	دوم	سوم	ممتاز	جیدجدا	جید	مقبول	راسب

نوٹ:

(1) آج آپ بچہ کی تربیت کے لیے وقت نکالیں، کل بچہ آپ کے لیے وقت نکالے گا، زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی ورنہ؟

(2) سچ اور صحیح لکھیں قرآن کریم میں ہے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے۔ (النور:2)

(3) ایک ماہ بعد بچہ کی کارکردگی پر بچہ کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔

خود احتسابی فارم برائے والدین

اس پر پرچہ میں درج ہر سوال کے 10 نمبر ہیں آپ ہر سوال کو پڑھنے کے بعد اپنا محاسبہ فرمائیں اور خود کو کالم ''جی ہاں'' اور'' نہیں''میں سے
جس کالم کا مستحق سمجھیں اس کالم کو پر کریں۔
تمام کالم پر کر لینے کے بعد ان کے نمبرات جمع فرمالیں۔

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں (10)	نہیں (0)
1	کیا آپ روزانہ اپنے بچے کو وقت دیتے ہیں؟		
2	کیا بچہ آپ کے ساتھ وقت گزارنا پسند کرتا ہے؟		
3	کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بچے کو آپ کی کون سی بات اچھی اور کون سی بری لگتی ہے؟		
4	کیا آپ بچے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟		
5	کیا آپ اپنے بچوں کے دوستوں سے واقف ہیں؟		
6	کیا آپ کے گھر میں نماز، تلاوت اور تعلیم کا ماحول ہے؟		
7	کیا آپ کے بچوں کو معلوم ہے کہ میرے والد/ والدہ کن باتوں سے خوش اور کن باتوں سے ناراض ہوتے ہیں؟		
8	کیا آپ اپنے بچوں کے ساتھ اپنے رویہ سے مطمئن ہیں؟		
9	کیا آپ کے گھر میں عشاء کے بعد جلدی سونے کا ماحول ہے؟		
10	کیا آپ اپنے بچے کے موبائل کے استعمال پر نظر رکھتے ہیں؟		
11	کیا آپ اپنے بچے پر اعتماد کرتے ہیں؟		
12	کیا آپ اپنے بچوں کے لیے دعا مانگتے ہیں؟		

کل نمبرات:	120	حاصل کردہ نمبرات:	

درج ذیل کیفیات سے محنت کی اہمیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

گریڈ A +	120	ماشاءاللہ اللّٰھم زد فزد، اللہ برکت دے۔
گریڈ A	90	تھوڑی محنت کی ضرورت ہے۔
گریڈ B	70	کافی محنت کی ضرورت ہے، رویہ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حیا اور پاکدامنی سے متعلق احتسابی جائزہ

نوٹ: تمام سوالات کے جواب دینے لازمی ہیں۔ سامنے دیئے گئے جوابات میں سے صحیح پر نشان لگائیے۔

	ہاں	نہیں
(1) کیا آپ مخلوط تعلیم سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ پاتے ہیں؟	10	
(2) کیا آپ یونیورسٹی/تقریبات میں منعقد ہونے والے موسیقی اور ناچ گانے کے پروگراموں سے بچتے ہیں؟	10	
(3) کیا آپ غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں؟		10
(4) کیا آپ خود غیر محرم کزنوں سے پردہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟	10	
(5) کیا آپ اپنے آپ کو غیر محرم سے غیر ضروری گفتگو اور چیٹنگ سے محفوظ رکھ پاتے ہیں؟	10	
(6) کیا آپ اپنی زبان کو بے ہودہ اور فحش گفتگو و مذاق سے محفوظ رکھ پاتے ہیں؟	10	
(7) کیا آپ ٹیلی فون پر غیر محرم سے جنسی باتیں کرتے ہیں؟		10
(8) کیا آپ اپنی کتابیں، نوٹس، ہدیہ تحفے وغیرہ کا کسی نامحرم سے تبادلہ کرنے سے بچتے ہیں؟	10	
(9) کیا آپ غیر محرم کو چھونے یا دوسرے غیر شرعی کام سے اپنے ہاتھوں کو محفوظ رکھ پاتے ہیں؟	10	
(10) کیا آپ کسی حسین/حسینہ سے چھپی محبت کرتے ہیں؟		10
(11) کیا آپ آپنے آپ کو غیر محرم کے ساتھ خلوت اور تنہائی میں ملاقات سے محفوظ رکھ پاتے ہیں؟	10	
(12) کیا آپ ٹی وی، موبائل پر ڈرامے، فلمیں دیکھتے ہیں؟		10
(13) کیا آپ TikTok استعمال کرتے ہیں؟		10
(14) کیا آپ محبت بھرا افسانے، ناول، کہانیاں پڑھتے ہیں؟		10
(15) کیا آپ کو گانے سننا اور میوزک سننا اچھا لگتا ہے؟		10
(16) کیا آپ انٹرنیٹ پر فحش تصویریں اور ویڈیوز دیکھتے ہیں؟		10
(17) کیا آپ غیر شرعی طریقے سے شہوت پوری کرتے ہیں؟		10
حاصل کردہ نمبرات		

ہدایات:

ہرسوال کے جواب پر 10 نمبر دیتے جائیں پھر ٹوٹل کریں۔

اگر مذکورہ بالا جائزے میں آپ کے نمبرات پورے ہیں تو آپ کو پیشگی مبارک باد ہے کہ آپ بدترین گناہوں سے محفوظ ہیں۔شکر بجالائیں۔استقامت کی دعا کرتے رہیں۔مزید برآں کہ آپ سے درخواست کریں گے کہ ہم عاجز مسکینوں کی بخشش کے لیے دعا فرمادیں۔سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکدامن شخص کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے۔

اور اگر خدانخواستہ مذکورہ جائزے میں کہیں کمی ہے تو فوراً متنبہ ہوجائیں، توبہ واستغفار کے ساتھ مندرجہ ذیل کاموں کا اہتمام کیجیے:

(1) اپنی صحبت (Gathering) تبدیل کیجیے۔ بری صحبت (موبائل، دوست، احباب، تعلیم گاہ، ملازمت کی جگہ، بیرون ملک) سے بچیں۔

(2) کسی اللہ والے سے رابطہ قائم کیجیے۔ان کو اپنی حالت کی اطلاع دیتے رہیں۔اپنی کسی حالت کو ان سے نہ چھپائیں۔پھر وہ اللہ والے جو مشورہ دیں اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔

(3) اللہ تعالیٰ سے ہمت اور توفیق مانگیں: رورو کر اوقات قبولیت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں: کہ اے اللہ میں حیا کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا چاہتا ہوں میں بار بار کوشش بھی کرتا ہوں پھر غلطی ہوجاتی ہے۔میں کمزور ہوں آپ کی توفیق کے بغیر میرے لیے بے حیائی سے بچنا مشکل ہے۔آپ ہی میری مدد فرمائیں۔اس دعاء کو نہ چھوڑیں۔

(4) کسی خیر کے کام میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔خصوصاً دین سیکھنے (علماء سے براہ راست، آن لائن، بیانات میں شریک ہوکر، ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر، علماء سے پوچھ پوچھ کر، مستند کتابوں کے مطالعہ سے، بزرگوں کی سوانح سے) دین پر عمل کرنے (نماز، تلاوت، دعا، ذکر واذکار) دین پھیلانے (دعوت وتبلیغ، گھر والوں کی تعلیم وتربیت) میں آپ اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔

رمضان بہتر سے بہتر بنانے کیلئے رمضان سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے

1- رمضان کی اہمیت جاننے/اجاگر کرنے کیلئے

1/1 گھر میں فضائل رمضان کی تعلیم ❑ وقت__________تا__________

1/2 فہم رمضان کا مطالعہ ❑ وقت__________تا__________

1/3 رمضان سے متعلق حضرت مولانا__________، __________، __________صاحب کے بیانات سننا وقت__________تا__________

1/4 اکابر کا رمضان کا مطالعہ گھر والوں/متعلقین کو پڑھ کر سنانا❑ وقت__________تا__________

1/5 بیانات/دروس میں شرکت اس کا نظم__________________________________

2- رمضان کیلئے میرے عزائم

❑ پہلا عزم: یہ رمضان گزشتہ رمضانوں سے بہت اچھا گزارنا ہے❑ حسب سابق ہی صحیح ہے❑ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر❑

❑ دوسرا عزم: روزہ اور عبادت کا مقصد (تقویٰ بقرہ 83-21) خوب خوب حاصل کرنا ہے❑ حسب سابق ہی صحیح ہے❑

❑ تیسرا عزم: وقت بالکل ضایع نہیں کرنا ایک ایک سانس قیمتی بنانا ہے❑ حسب سابق ہی صحیح ہے❑ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے❑

(1) غیر ضروری تعلقات، مشغولیتیں، بالکل ختم کرنی ہیں❑ حسب سابق ہی صحیح ہے❑ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے❑

تفصیل لکھیں__________________________________

____

____

(2) موبائل کا غیر ضروری استعمال بالکل ختم کرنا ہے❑

تفصیل لکھیں__________________________________

____

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) کھانے پینے میں بہت زیادہ خواہشات (باہر جانا/من پسند کا پکوانا/خریداری) میں بالکل نہیں لگنا ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ بہتر کرنا ہے ☐

تفصیل لکھیں ____________________

(4) غیر ضروری سونا بالکل ختم کرنا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے ☐

تفصیل لکھیں ____________________

(5) عید کی خریداری کی تفصیل لکھیں ____________________

____

(6) روزانہ کی سحری افطاری سودا سلف کی خریداری کی تفصیل لکھیں ____________________

____

____

(7) صفائی ستھرائی سے متعلق (برائے خواتین) تفصیل لکھیں ____________________

____

(8) کھانے پکانے سے متعلق (برائے خواتین) تفصیل لکھیں ____________________

____

____

☐ چوتھا عزم: رمضان کے معمولات (دین سیکھنا/عمل کرنا گناہوں سے بچنا/ پھیلانا/حقوق وذمہ داریاں پوری کرنا) اہتمام سے اور آسانی سے پورے ہوجائیں اس کے لیے رمضان سے قبل ہی ان معمولات کا مزاج بنانا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐

☑ پہلا معمول: دین سیکھنا ہے تفصیل لکھیں کیا سیکھنا ہے؟ اور سیکھنے کیلئے روزانہ کتنا وقت نکالنا ہے؟

(1) قرآن: حفظ پختہ کرنا ہے ☐ تفصیل لکھیں ____________________

یہ سورتیں __________ حفظ کرنی ہیں تجوید درست کرنی ہے ☐ بذریعہ استاذ ☐ بذریعہ ریکارڈنگ ☐

(2) یہ دعائیں ____________________ یاد کرنی ہیں۔

(3) موقع کا علم سیکھنا ہے:

1/3۔فضائل روزہ ☐ (1) رمضان کا استقبال کیسے کریں؟ قرآن وحدیث سے ثابت 9 اعمال (2) رمضان کے لازمی حقوق کیا ہیں؟ اور زائد چیزیں کیا ہیں؟

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) پہلے عشرے میں کرنے کے 11 اعمال دوسرے عشرے کے 12 اعمال، تیسرے عشرے کے 14 اعمال کی قرآن وحدیث سے وضاحت

3/2۔مسائل روزہ ❑ (1) کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے؟ (2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟ (3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

(4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے؟ (5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟

(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

3/3۔مسائل تراویح ❑

3/4۔اعتکاف/ شب قدر/عید ❑ اعتکاف کی حقیقت، فضائل، کوتاہیاں، مسائل اور معتکف کے لیے دستور العمل اور خود احتسابی چارٹ، شب قدر کی فضیلت، وقت، علامت، کوتاہیاں اور کرنے کے کام۔ شب عید اور عید کی حقیقت، فضیلت، کوتاہیاں، عید کے دن کے مسنون اعمال، شوال کے 6 روزوں کے فضائل ومسائل ❑

3/5۔مسائل زکوۃ ❑

(4) دین کا بنیادی ضروری علم ❑

(5) کیسے سیکھنا ہے: علماء سے براہ راست ❑ آن لائن ❑ بیانات میں شریک ہوکر ❑ ریکارڈ بیانات/ کلاسیں سن کر ❑ مستند کتابوں کے مطالعہ سے ❑ علماء سے پوچھ پوچھ کر ❑

(6) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________________

____

☑ **دوسرا معمول: عبادت، تلاوت، ذکر، دعا، نوافل اللہ والوں کی صحبت کے معمولات تفصیل سے لکھیں:**

(1) اعتکافِ مسنون کرنا ہے ❑ نفلی اعتکاف کرنا ہے ❑ ________ دن

(2) عبادات کے معمولات: ایک مسلمان اپنی زندگی کیسے سنواریں والے پرچے میں لکھیں۔

(3) اخلاق کے معمولات: ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنواریں والے پرچے میں لکھیں۔

(4) رمضان کے معمولات: رمضان کے معمولات والے پرچہ میں لکھیں۔

(5) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________________

____

☑ **تیسرا معمول: دین سیکھانے/ پھیلانے (اہل وعیال/ ماتحتوں/ طلب والوں/ بے طلبوں کو) کے معمولات تفصیل سے لکھیں:**

(1) تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا ہے ❑ کتنا؟ ______ پانچ اعمال (تعلیم، گشت، مشورہ، شب جمعہ، روزانہ وقت دینا) میں اہتمام سے جڑنا ہے ❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) گھر والوں کی تعلیم: گھر والوں کو کیا سکھانا ہے ______

(3) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ______

______

☑ چوتھا معمول: حقوق (ذاتی/اہل وعیال/رشتہ دار/متعلقین وغیرہ) کی ادائیگی کے معمولات تفصیل سے لکھیں:

(1) ورزش کے اوقات ______

(2) والدین کو روزانہ وقت دینا ______ ان کاموں میں ہاتھ بٹانا ______

(3) رشتہ داروں/متعلقین (عیادت/تعزیت، خوشی/غمی میں شرکت) ان سے ملاقات کا نظم ______

(4) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ______

______

☑ پانچواں معمول: گناہوں سے بچنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کرنی ہیں تفصیل سے لکھیں:

(1) گناہ ہونے کے بعد فوراً سچی توبہ کرنا ☐ فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کرنا ☐

(2) گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر توفیق مانگنا ☐

(3) جن مقامات، محفلیں، دوست واحباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے کا اہتمام کرنا ☐

(4) گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کرنا اور اپنے حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کرنا ☐

(5) گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کرنا ☐

(6) مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے، فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے میں خواہشات کو ترک کرنا ☐

(7) گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی خواہش کو ترک کرنا ☐

(8) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ______

______

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رمضان کے معمولات (برائے مرد حضرات) (چیک لسٹ)

	☐ سحری تا فجر	اگر عمل کیا ہے تو خانوں میں ✓ نہیں کیا ✗ کا نشان لگائیں
1	سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے ________	
2	اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے ● سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:156-155) ● دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری: 6324) ● مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245) ● لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)	
3	● جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35) ● جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19) ● جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقاتِ ابن سعد:1/290) ● بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰہِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142) ● بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380) ● بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12) ● قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8) ● شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14) ● بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370) ● پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70) ● شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630) ● ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24) ● استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634) ● دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380) اور دعا پڑھنا غُفْرَانَكَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ابن ماجہ:301) ● بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا (ابوداؤد:35، ابن ماجہ:337)	

4	• گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا (بخاری:647) • مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو نا گوار ہو (مسلم:538، 597) (1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم: 538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی' انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم: 226, 61-559) (6) داڑھی / ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:103,106) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (عمل الیوم واللیلة:80)	
5	تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں تہجد______ رکعتیں، دعا کم از کم ______ منٹ۔ استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم ______ منٹ۔	
6	**سحری میں** غذا کی مقدار نہ بہت زیادہ نہ بہت کم ہو۔ سحری کے وقت میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا۔ سحری کھاتے وقت ذکر و استغفار، مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے۔	
7	اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ☐ اذان سے ______ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔ ☐	
8	مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے الٹا پیر جوتے سے نکال کر سیدھے پیر سے مسجد میں داخل ہونا (الترغیب) دعا پڑھ کر داخل ہونا داخل ہونے کے بعد کی دعا پڑھنا (الترغیب) اعوذ باللہ اعظیم و بوجھه الکریم و سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا (طبرانی، احمد) گانا گانا، قبلہ رو تھوکنا، بلا ضرورت شدیدہ دنیا کی باتیں کرنا۔ باہر گم ہو جانے والی چیز کو تلاش کرنا اس کا اعلان۔ زور سے تلاوت ذکر کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ بدن کپڑے وغیرہ سے کھیلنا۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا چٹخانا۔ قبلہ رو پیر پھیلانا	

نمبر	عمل										
9	سنتوں اور جماعت کے درمیان دعاء ومناجات ❑ تلاوت کرنی ہے _____ ❑ صبح کی مسنون دعاوں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اہم تسبیحات کرنی ہیں ❑										
10	صف اول اور تکبیر اولی کا اہتمام										
11	فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے ❑										
12	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑										
13	صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔										
	❑ فجر تا اشراق										
14	اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق ❑ کم از کم _____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار _____										
	❑ اشراق تا ظہر										
15	صبح جلدی ٹھنڈے وقت میں کام شروع کرنا ہے ❑ _____ بجے تک آرام پھر کام۔										
16	چاشت کی نماز ❑										
17	دوران کام اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔										
18	اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار _____										

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

19	اشراق تا ظہر ذکر و اذکار کے معمولات ______	
	❑ ظہر تا عصر	
20	اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
21	ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار ______	
22	ظہر تا عصر آرام کتنی دیر ______	
	❑ عصر تا مغرب	
23	اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
24	عصر تا مغرب پورا وقت مسجد میں گزارنا ہے ❑ عصر کے بعد ______ منٹ مسجد میں	
25	عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار ______	
26	عصر تا مغرب ذکر و اذکار ______ منٹ دعاء و مناجات ______ منٹ	
	❑ مغرب تا عشاء	
27	اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
28	اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں ❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں ❑	

29	شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)	
30	مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار ______	
31	مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ☐ ملک ☐ دخان ☐ الم سجدہ ☐	
32	آرام کتنی دیر ______ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)	
	☐ **عشاء تا سونا**	
33	اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولی، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
34	تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔ پورے ماہ کرنا ہے۔ مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔ تجوید سے پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا ہے۔	
35	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ☐ چھٹی والے دن کرنی ہے ☐	
36	تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔	
37	تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ☐ پوری رات جاگنا ہے ☐ ______ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے	
38	اپنے ملازموں پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔	
39	یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث وتکرار سے بچنا ہے۔	

40	تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔ بدنظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔	
41	صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہو ان سے تعلق بحال کرنا۔	
42	رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔	
43	لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔	
44	دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑ وقت_____ تا_____ علماء سے براہ راست سیکھنا ہے ❑ وقت_____ تا_____ آن لائن سیکھنا ہے ❑ وقت_____ تا_____ بیانات میں شریک ہو کر سیکھنا ہے ❑ وقت_____ تا_____ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر سیکھنا ہے ❑ وقت____ تا____ مستند کتابوں کے مطالعہ سے سیکھنا ہے ❑ وقت____ تا____ علماء سے پوچھ پوچھ کر سیکھنا ہے ❑ وقت_____ تا_____	
45	روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے وقت_____ تا_____ دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے_____ تا_____	
46	آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ❑ _____ روزہ نفلی اعتکاف کرنا ہے ❑ کم از کم یہ اوقات_____ تا_____ مسجد میں گزارنے ہیں۔	

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رمضان کے معمولات (برائے خواتین)

	سحری تا فجر	اگر عمل کیا ہے تو خانوں میں ✓ نہیں کیا ✗ کا نشان لگائیں
1	سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے ________	
2	اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے ● سو کر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:156-155) ● دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324) ● مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245) ● لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)	
3	● جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35) ● جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19) ● جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقات ابن سعد:1/290) ● بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰهِ (ترمذی:606) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142) ● بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380) ● بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12) ● قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8) ● شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداود:14) ● بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداود:15، مسلم:370) ● پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70) ● شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630) ● ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24) ● استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634) ● دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380) اور دعا پڑھنا غُفْرَانَكَ (ابوداود:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ (ابن ماجہ:301)	

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4	● مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو (مسلم:538، 597) (1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی' انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری:887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم: 226، 61-559) (6) ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:106، 103) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/ مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ:80)	
5	تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں تہجد ______ رکعتیں، دعا کم از کم ______ منٹ۔ استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم ______ منٹ۔	
6	سحری میں سحری کب بنانی ہے؟ وقت __________ تا __________ سحری بناتے وقت اور کھاتے وقت ذکر و استغفار اور مسنون اعمال کا اہتمام کریں	
7	اذان اور نماز کے درمیان اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اذان سننے کے بعد گھریلو مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں (فیض القدیر:3/87 رقم 2821) اذان سے ______ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔❑	

8	دعاء ومناجات ☐ تلاوت کرنی ہے ____ ☐ صبح کی مسنون دعاوں کا اہتمام کرنا ہے ☐ اہم تسبیحات کرنی ہیں ☐	
9	اول وقت اور وقت طے کر کے نماز کا اہتمام کرنا ہے	
10	فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے ☐	
11	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد تعلیم کرنی ہے ☐ چھٹی والے دن کرنی ہے ☐	
12	صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔	
	☐ فجر تا اشراق	
13	اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق ☐ کم از کم ____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار ____	
	☐ اشراق تا ظہر	
14	چاشت کی نماز ☐	
15	گھریلو کاموں کے دوران اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔	
16	اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار ____	
17	اشراق تا ظہر ذکر واذکار کے معمولات ____	

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

	❑ ظہر تا عصر
18	اذان، اول وقت میں نماز کا اہتمام، فرض نماز کے مسنون اذکار وغیرہ کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
19	ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار ______
20	ظہر تا عصر آرام کتنی دیر ______
21	افطاری کب بنانی ہے؟ وقت __________ تا __________
	❑ عصر تا مغرب
22	اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
23	عصر تا مغرب پورا وقت مصلی پر گزارنا ہے ❑ عصر کے بعد ______ منٹ مصلی پر
24	عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار ______
25	عصر تا مغرب ذکر و اذکار ______ منٹ دعاء و مناجات ______ منٹ
	❑ مغرب تا عشاء
26	اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
27	اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں ❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں ❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

28	شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)	
29	مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار______	
30	مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ❑ ملک ❑ دخان ❑ الم سجدہ ❑	
31	آرام کتنی دیر______ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)	
	❑ **عشاء تا آرام**	
32	اذان، اول وقت میں نماز کا اہتمام، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
33	تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔ پورے ماہ کرنا ہے۔ مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔ (خصوصا حافظ)	
34	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد تعلیم میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑	
35	تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔	
36	تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ❑ پوری رات جاگنا ہے ❑ ______ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے	
37	اپنے ملازموں (ماسی وغیرہ) پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔	
38	یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث وتکرار سے بچنا ہے۔	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

39	تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔ بدنظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔	
40	صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوا ان سے تعلق بحال کرنا ہے۔	
41	رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔	
42	لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔	
43	دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ☐ چھٹی والے دن کرنی ہے ☐ علماء سے براہ راست ☐ آن لائن ☐ بیانات میں شریک ہوکر ☐ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر ☐ مستند کتابوں کے مطالعہ سے ☐ علماء سے پوچھ پوچھ کر ☐ وقت ______ تا ______	
44	روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے وقت ______ تا ______ دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے ______ تا ______	
45	آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ☐ ______ روز نفلی اعتکاف کرنا ہے ☐ کم ازکم یہ اوقات ______ تا ______ خلوت میں مصلی پر گزارنے ہیں۔	

اچھی صحبت اختیار کریں اور اچھے لوگوں سے محبت کریں

اچھی صحبت کا حکم ہے اور بری صحبت کی ممانعت ہے

اچھی صحبت کے فوائد اور نتائج

کن صفات و عادات کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے؟

اچھی صحبت اختیار کرنے کی صورتیں

اچھے لوگوں سے محبت کریں نفرت نہ کریں

❑ اچھی صحبت کا حکم ہے اور بری صحبت کی ممانعت ہے

قرآن کریم میں ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ (التوبة:119)

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور جو لوگ (دین کے پکے اور) سچے ہیں ان کے ساتھ رہو۔

(صحبت اہل اللہ کی اہمیت اور اس کے فوائد:266/2)

فائدہ: ساتھ رہنے میں ظاہری صحبت بھی آ گئی اور ان کی راہ پر چلنا بھی آ گیا۔ (اصلاحی نصاب، حیاۃ المسلمین:50)

ایک اور ارشاد باری ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ (الانعام:68)

اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں (کے پاس بیٹھنے) کنارہ کش ہو جا۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔ اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو جب یاد آ جائے تو پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا۔ (کھف:28)

اور کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے، اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا

ہوا، اور جس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کسی کی صحبت اختیار مت کرنا بجز ایمان والے کے۔

فائدہ: اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ ہے کہ کافر کی صحبت میں مت بیٹھو، دوسرا یہ ہے کہ جس کا ایمان کامل نہ ہو اس کے پاس مت بیٹھو، پس قابل صحبت وہ شخص ہے جو مومن ہو اور بالخصوص وہ مومن جو کامل ایمان والا یعنی دین کا پورا پابند ہو۔

(اصلاحی نصاب، حیاۃ المسلمین: 51)

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نیک ہم نشین اور بد ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک لیے ہوئے اور ایک شخص بھٹی دھونک رہا ہو۔

ف: نیک صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہو تب بھی کچھ تو ضرور ہو جائے گا اور بد صحبت سے اگر کامل ضرر نہ تب بھی کچھ تو ضرور ہو جائے گا۔ (اصلاحی نصاب، حیاۃ المسلمین: 51)

❑ اچھی صحبت کے فوائد اور نتائج

1. نیک لوگوں کی جو نعمتیں، رحمتیں برس رہی ہوتیں ہیں وہ حاصل ہوتیں ہیں

هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ۔ (جامع الاصول، رقم: 2556، خ: 6408)

جو نیک صحبت اختیار کرتا ہے وہ انہیں نیک لوگوں کے ساتھ درج ہو جاتا ہے ان نعمتوں میں جو اللہ ان کو عطا فرماتا ہے اور یہ ان نیک لوگوں کے اکرام کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (فتح الباری: 11/ 213)

2. اللہ تعالیٰ نیک صحبت اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں، نور کے منبر پر ہوں گے اور ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے

حدیث قدسی میں ہے:

وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ۔

(جامع الاصول، رقم: 4779)

ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی۔

ایک اور روایت میں ہے:

الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ۔

(جامع الاصول، رقم: 4778، ت: 2391)

میری عظمت و بزرگی کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن نور (روشنی) کے ایسے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں۔

3.نیک صحبت سے مردہ دل زندہ ہوجاتے ہیں

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی:

اے بیٹا! علماء کے پاس بیٹھنے کو لازم رکھنا اور اہل حکمت کی باتوں کو سنتے رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے اس طرح زندہ کردیتے ہیں جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار پانی سے زندہ کرتے ہیں۔(المعجم الکبیر،رقم:7810)

4.اچھی صحبت سے انسان اچھا بن جاتا ہے

المرءُ علی دِینِ خلیلہ، فلینظرْ أحدُکُم مَن یُخَالِلُ۔(جامع الاصول،رقم:4367)

ہر شخص اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوجاتا ہے پس چاہیے کہ جو کوا پنا گہرا دوست بناؤ خوب دیکھو کہ کیسا ہے۔

ملا علی قاریؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

حقیقی محبت اور خلۃ صرف اہل اللہ میں پائی جاتی ہے۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حریص دنیا کی صحبت اور میل جول حریص دنیا بنادیتی ہے اور دنیا کی صحبت سے پاک بندے یعنی زاہدین کی صحبت زاہد بنادیتی ہے کیونکہ انسان کی طبیعت میں فطری طور تشبہ اور اقتدا اور نقل کا مادہ ہوتا ہے پس طبائع غیر شعوری طور پر دوسری طبائع سے اخلاق چرا لیتے ہیں۔(صحبت اہل اللہ کی اہمیت اور اس کے فوائد:2/198)

5.دنیا و آخرت کی بھلائی نیک صحبت سے حاصل ہوسکتی ہے۔

حضرت ابو رزین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مِلَاكِ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟، عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ۔(شعب الایمان للبیہقی،رقم:8608)

تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرسکو تو سنو ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کرلو اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو

6.نیک صحبت والوں کے لیے جنت میں یاقوت کے ستونوں پر زبرجد کے بالا خانے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ، عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ "، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا؟، قَالَ: " الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ، وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللهِ، وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ۔(شعب الایمان للبیہقی،رقم:8589)

جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ بالاخانے اور ان کے دروازے اسی طرح روشن اور چمکتے ہیں جیسا کہ روشن ستارے چمکتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں لوگ رہیں گے حضور نے فرمایا وہ لوگ جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے کی صحبت و ہم نشینی اختیار کرتے ہیں اور اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

7. نیک صحبت کی برکت سے قیامت میں حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

اصحاب کہف کے کتے کی مثال۔ (صحبت اہل اللہ کی اہمیت اور اس کے فوائد: 1/35)

❑ کن صفات و عادات کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے؟

سوال: کن صفات و عادات والوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور کن کی صحبت اکسیر ہے؟

جواب:

(1) ضرورت کے موافق دین کے مسائل سے واقفیت ہو۔

(2) عقیدے بھی اچھے ہوں۔

(3) شرک و بدعت اور خلاف شرع رسومات سے بچتا ہو۔

(4) ظاہری اعمال بھی اچھے ہوں، نماز، روزہ اور ضروری عبادتوں کا پابند ہو۔

(5) معاملات بھی اچھے ہوں۔

(6) مزاج میں عاجزی اور انکساری ہو۔

(7) کسی کو بلاوجہ تکلیف نہ دیتا ہو۔

(8) حاجت مندوں کو ذلیل نہ سمجھتا ہو۔

(9) اخلاق باطنی بھی اچھے ہوں، اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف دل میں رکھتا ہو۔

(10) دل میں دنیا کی لالچ نہ رکھتا ہو۔

(11) دین کے مقابلے میں مال، راحت اور آبرو کی پروانہ رکھتا ہو (یعنی مقابلے کے وقت دین کو ترجیح دیتا ہو)

(12) آخرت کی زندگی کے سامنے دنیا کی زندگی کو عزیز نہ رکھتا ہو۔

(13) ہر حال میں صبر و شکر کرتا ہو، جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں اس کی صحبت اکسیر ہے۔

(14) جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے اور اس کی گفتگو علمی فائدہ پہنچائے اور اس کا عمل آخرت کی یاد دلائے۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(15) اہل ایمان (یعنی کامل ایمان والے کے سوا) کسی کی صحبت میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔

(16) نیز جس آدمی کی اچھائی یا برائی ظاہر نہ ہو اس کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے لیکن جب تک اچھائی ظاہر نہ اس وقت تک صحبت صحبت اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت کو دین کے سنوارنے میں اور ایمان کو پختہ کرنے میں بڑا دخل ہے اسی طرح برے لوگوں کی صحبت دین کے بگاڑنے اور ایمان کے کمزور ہونے پر اثر کرتی ہے۔ (حیات المسلمین:، روح ہفتم)

❑ اچھی صحبت اختیار کرنے کی صورتیں

سوال: اچھی صحبت اختیار کرنے کی کیا کیا صورتیں ہوسکتی ہیں؟

جواب:

(1) مسجد میں اپنا وقت گزارنے کی کوشش کرنا۔

(2) مسجد والوں (علماء، صلحاء اور تبلیغ والوں) کی صحبت اختیار کرنا۔

(3) انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور گزرے ہوئے علماء وصلحاء کے حالات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ پھر اس کی اتباع اور پیری کرنا۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ زیادہ مناسب ہے:

1) قصص القران از مولانا سجاد میرٹھی صاحب

2) غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مولانا زکریا اقبال صاحب

3) حیاۃ الصحابہ از مولانا یوسف کاندھلوی صاحب

4) سیر الصحابیات مع اسوہ صحابیات از مولانا سعید احمد انصاری ندعی

5) حکایات صحابہ از مولانا شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب (حیات المسلمین:، روح ہفتم)

❑ اچھے لوگوں سے محبت کریں نفرت نہ کریں

- حدیث میں ہے:

اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُحِبًّا، وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ.... وَالْخَامِسَةُ أَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ (المعجم الصغیر للطبرانی، رقم:786، مجمع الزوائد، رقم:495)

تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے نہ بنو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔

- ایک اور حدیث میں آتا ہے

عن أنس بن مالك قال: قال المهاجرون: يا رسول الله، ما رأينا مثل قوم قدمنا عليهم أحسن بذلا من كثير، ولا أحسن مواساة في قليل، قد كفونا المئونة، وأشركونا في المهنأ، فقد خشينا أن يذهبوا بالأجر كله، قال: فقال رسول الله ﷺ: لا ما أثنيتم عليهم به، ودعوتم الله لهم۔ (مسند احمد، رقم:13122)

- ایک اور حدیث میں آتا ہے:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔ (بخاری، رقم:21)

تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

- اسی طرح اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل دعا سکھائی ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ۔ (ترمذی۔ رقم:3490)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور میں اس شخص کی بھی تجھ سے محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور ایسا عمل چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے

باب:3

دین پھیلانا

فصل:1 دین پر عمل کرنے کے ساتھ دین پھلانا بھی ہماری ذمہ داری ہے
فصل:2 دین پھیلانے اور دین کی محنت کرنے کے فوائد
فصل:3 دین پھیلانے کی ذمہ داری میں کوتاہی پر سخت ترین تنبیہات
فصل:4 دین پھیلانے کی شکلیں

فصل: 1

دین پر عمل کرنے کے ساتھ دین پھیلانا بھی ہماری ذمہ داری ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء اس لیے بھیجے جاتے تھے کہ اس کے بندوں کو نیکی اور بھلائی کی دعوت دیں۔ پسندیدہ اعمال واخلاق اور ہر طرح کے اعمال وخیر کی طرف ان کی رہنمائی کریں اور ہر نوع کی برائیوں سے ان کو روکنے کی کوشش کریں تاکہ دنیا وآخرت میں وہ اللہ کی رحمت اور رضا کے مستحق ہوں اور اس کے غضب وعذاب سے محفوظ رہیں، اسی کا جامع عنوان دعوت الی الخیر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔

جب خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا تو قیامت تک کے لیے اس پیغمبرانہ کام کی پوری ذمہ داری آپ ﷺ کی امت کے سپرد کر دی گئی۔ (معارف الحدیث: 8/65)

چنانچہ دین پر چلنے کے ساتھ ساتھ دین کی محنت کرنا بھی ضروری ہے۔ ارشادات باری تعالیٰ ہے

وَالْعَصْرِ (1) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (2) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (3)۔ (العصر)

زمانے کی قسم۔ انسان درحقیقت بڑے گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کریں، اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں۔

اس سورت نے مسلمانوں کو ایک بڑی ہدایت یہ دی کہ ان کا صرف اپنے عمل کو قرآن وسنت کے تابع کر لینا جتنا اہم اور ضروری ہے اتنا ہی اہم یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ایمان اور عمل صالح کی طرف بلانے کی مقدور بھر کوشش کرے ورنہ صرف اپنا عمل نجات کے لیے کافی نہ ہوگا۔ خصوصاً اپنے اہل وعیال اور احباب ومتعلقین کے اعمال سیئہ سے غفلت برتنا اپنی نجات کا راستہ بند کرنا ہے۔ اگرچہ خود وہ کیسے ہی اعمال صالحہ کا پابند ہو اس لیے قرآن وحدیث میں ہر مسلمان پر اپنی اپنی مقدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں عام مسلمان بلکہ بہت سے خواص تک غفلت میں مبتلا ہیں، خود عمل کرنے کو کافی سمجھ بیٹھے ہیں، اولاد وعیال کچھ بھی کرتے رہیں اس کی فکر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس آیت کی ہدایت پر عمل کی توفیق نصیب فرما دیں۔ (معارف القرآن: 8/812)

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ

لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(ال عمران:104-105)

اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کے پاس کھلے کھلے دلائل آچکے تھے، اس کے بعد بھی انہوں نے آپس میں پھوٹ ڈال لی اور اختلاف میں پڑ گئے، ایسے لوگوں کو سخت سزا ہوگی۔

گزشتہ دو آیتوں میں مسلمانوں کی اجتماعی فلاح وصلاح کے دو اصول بتلائے گئے جن میں ہر فرد کو ایک خاص انداز سے اپنی اصلاح کرنے کی ہدایت تھی کہ ہر شخص تقویٰ اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سلسلہ (اسلام) سے مربوط ہو جائے، اس طرح انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ خود بخود ایک اجتماعی قوت مسلمانوں کو حاصل ہو جائے گی، مذکورہ دو آیتوں میں اس نظام اصلاح وفلاح کا تکملہ اس طرح کیا گیا کہ مسلمان صرف اپنے اعمال وافعال کی اصلاح پر بس نہ کریں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی فکر بھی ساتھ ساتھ رکھیں، گویا ان دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ خود بھی اپنے اعمال واخلاق کو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے قانون کے مطابق درست کرو اور اپنے بھائیوں کے اعمال کو درست کرنے کی فکر بھی رکھو، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ سب مل کر مضبوطی کے ساتھ جبل متین کو تھامے رہیں گے اور اس کے نتیجے میں فلاح دنیا وآخرت ان کے ساتھ ہوگی۔

(معارف القرآن بتغیر:2/122)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ.(سورۃ البلد:17)

پھر وہ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوا جو ایمان لائے ہیں، اور جنہوں نے دیکدوسرے کو ثابت قدمی کی تاکید کی ہے، اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی تاکید کی ہے۔

اس آیت میں ایمان کے بعد مومن کا یہ فرض بتلایا گیا کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی صبر اور رحمت کی تلقین کرتا رہے۔صبر سے مراد نفس کو برائیوں سے روکنا اور بھلائیوں پر عمل کرنا ہے اور رحمت سے مراد دوسروں کے حال پر رحم کھانا، ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر ان کی ایذا اور ان پر ظلم سے بچنا، اس میں تقریباً دین کے سارے ہی احکام آ گئے۔

(معارف القرآن:8/752)

ایک حدیث میں آتا ہے:

من رأى منكم منكرًا فليُغيِّره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان.(جامع الاصول، رقم:107)

جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو مٹا دے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار رہو) یہ سب سے کم

درجہ کا ایمان ہے۔

جو شخص کوئی خلاف شریعت کام ہوتا دیکھے تو اگر اس کا امکان ہے کہ طاقت استعمال کر کے اس کو روک دے تو ایسا ہی کرے اور اگر اس کی استطاعت اور قدرت نہیں ہے تو زبان ہی سے نصیحت اور اظہار ناراضی کرے اگر اس کی بھی استطاعت اور قدرت نہیں ہے تو دل سے اس کو برا سمجھے اور دل میں اس کے خلاف جذبہ رکھے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:2

دین پھیلانے اور دین کی محنت کرنے کے فوائد

1.اللہ کی رحمتیں حاصل ہوں گی

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ إِنَّ اللهَ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۔(التوبة:71)

اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ وہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی رحمت سے نوازے گا۔ یقیناً اللہ اقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔

2.کامیابی اور بشارتوں کا خدائی وعدہ ہے

قرآن مجید میں ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ
وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ، يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ
مُقِيمٌ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۔(التوبة:20-22)

جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور انھوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی ہے اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کیا ہے، وہ اللہ کے نزدیک درجے میں کہیں زیادہ ہیں، اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا پروردگار انھیں اپنی طرف سے رحمت اور خوشنودی کی، اور ایسے باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے دائمی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کے پاس عظمت والا اجر موجود ہے۔

3.عذاب سے نجات، مغفرت اور دخول جنت کا وعدہ ہے

ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ
وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔(الصف:10-12)

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کو پتہ دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہترین بات ہے، اگر تم سمجھو۔ اس کے نتیجے میں اللہ تمہاری خاطر تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ایسے عمدہ گھروں میں بسائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں واقع ہوں گے۔ یہی زبردست کامیابی ہے۔

4. قیامت تک اجر ملتا رہے گا

حدیث میں آتا ہے:

ما من رجل ينعش لسانه حقا يعمل به بعده، إلا أجرى عليه أجره إلى يوم القيامة، ثم وفاه الله ثوابه يوم القيامة ۔(مسند احمد، رقم:13803)

جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرما دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔

5. نیک کام کرنے والوں کی نیکیوں کا اجر بھی ملتا رہے گا

حدیث نبوی ﷺ میں ہے:

من دل على خير فله مثل أجر فاعله ۔(ابو داود، رقم:5129)

جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اس کو بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا ۔(مسلم، رقم:2674)

جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

فصل: 3

دین پھیلانے کی ذمہ داری میں کوتاہی پر سخت ترین تنبیہات

قرآن کریم میں ہے:

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۔ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۔ (الاعراف:164-165)

اور (وہ وقت انھیں یاد دلاؤ) جب انہی کے ایک گروہ نے (دوسرے گروہ سے) کہا تھا کہ: تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جنھیں اللہ یا تو ہلاک کرنے والا ہے، یا کوئی سخت قسم کا عذاب دینے والا ہے؟ دوسرے گروہ کے لوگوں نے کہا کہ: یہ ہم اس لیے کرتے ہیں تا کہ تمہارے رب کے حضور بری الذمہ ہو سکیں اور شاید اس (نصیحت سے) یہ لوگ پرہیز گاری اختیار کر لیں۔ پھر جب یہ لوگ وہ بات بھلا بیٹھے جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی تو برائی سے روکنے والوں کو تو ہم نے بچا لیا، اور جنھوں نے زیادتیاں کی تھیں، ان کی مسلسل نافرمانی کی بنا پر ہم نے انھیں ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا۔

مذکورہ آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس بستی کے لوگوں نے شقاوت کی یہ راہ سمجھانے بجھانے والوں کے علی الرغم اختیار کی۔ یہ نہیں تھا کہ ان کو کوئی آگاہ کرنے والا نہیں تھا، اللہ کے ایسے بندے وہاں تھے جنھوں نے ان کو نہ صرف اس جرم سے روکنے کی کوشش کی بلکہ اس حد تک کوشش کی کہ ان کے اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت نے اب مزید سمجھانے کو بالکل غیر مفید سمجھا اور یہ کہا کہ ایسے لوگوں کو سمجھانے سے کیا حاصل جواب یا تو ہلاک ہونے والے ہیں یا کم از کم یہ کہ کسی شدید عذاب کی پکڑ میں آنے والے ہیں۔ لیکن اللہ کے ان بندوں نے اس نقطہ نظر کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کو یہ جواب دیا کہ ہمارا سمجھانے کا کام جاری رہنا چاہیے۔ اگر یہ لوگ نہ مانے تو ہم اللہ کے ہاں اپنے فرض سے سبکدوش ٹھہریں گے اور کیا عجب کہ مان ہی جائیں، سو اگر مان گئے تو یہی مطلوب ہے۔

اس سے اس ذمہ داری کی حد معین ہوتی ہے جو ہر مومن پر دوسروں کو برائی سے روکنے اور بھلائی کی دعوت دینے کی عاید ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی مرحلہ ایسا نہیں آتا جب داعی اور ناصح یہ فرض کر لیں کہ اب دعوت و نصیحت کا فرض ادا ہو گیا اس لیے نہ ماننے والوں کو عذاب الٰہی کے لیے چھوڑ دینا چاہیے بلکہ یہ کام زندگی کے آخری لمحے تک کرتے رہنا چاہیے اگرچہ ایک شخص بھی نصیحت کا قدر کرنے والا نہ نکلے۔ عنداللہ ایسے ہی لوگ اپنے فرض سے سبکدوش قرار پائیں گے۔ وہ لوگ اللہ کے ہاں

بری نہیں ہوں گے جو خود اگرچہ برائی میں مبتلا نہ ہوں لیکن دوسرے کے خیر وشر سے بالکل بے تعلق ہو کر زندگی گزاریں۔

(تدبر قرآن: 379/3)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔(الانفال:25)

اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

یہ خطاب پورے معاشرے سے عموماً ان لوگوں سے خصوصاً ہے جن پر انفرادی اصلاح کا رجحان غالب تھا اور اس رجحان کے سبب سے انھیں اس امر سے کچھ زیادہ تعلق خاطر نہ تھا کہ دوسرے لوگ کیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو جھنجھوڑنے کے لیے فرمایا کہ اپنے معاشرے کے اندر ابھرنے والی خرابیوں سے بے تعلق نہ رہو بلکہ اپنے امکان اور اپنی صلاحیت کے حد تک اس کی اصلاح کی کوشش کرو اس لیے کہ معاشرے میں اگر کوئی خرابی جڑ پکڑ لے تو وہ بالتدریج ایک وبائے عام کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور جب وبائے عام کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اس کے برے اثرات ونتائج انہی لوگوں کی حد تک محدود نہیں رہتے جو بالفعل ان برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں بلکہ ان خرابیوں پر راضی یا خاموش رہنے والے بھی ان کی زد میں آجاتے ہیں اگرچہ وہ عملاً ان میں مبتلا نہ ہوں۔

اس حقیقت کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک کشتی کے مسافروں کی تمثیل سے سمجھایا ہے کہ اگر کچھ لوگ ایک کشتی میں سفر کریں، کچھ اس کے اوپر کے حصے میں، کچھ نیچے والے حصے میں، نیچے والے یہ محسوس کر کے کہ انھیں پانی کے لیے اوپر جانے کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے، یہ فیصلہ کریں کہ ہم کیوں نہ کشتی کے نیچے کے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والے یہ خیال کر کے کہ وہ اپنے حصے میں سوراخ کر رہے ہیں، ہمیں اس سے کیا سروکار، اس پر خاموش رہیں تو نیچے والوں کے اس فعل کے نتیجہ میں کشتی ڈوبے گی تو اوپر والوں اور نیچے والوں دونوں کو لے کر ڈوبے گی۔

اس بنیاد پر اسلام نے ہر شخص پر دوسروں کو برائی سے روکتے رہنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔(تدبر قرآن: 459/3)

فصل: 4

دین پھیلانے کی شکلیں

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی مدد، نصرت اور اس کے پھیلانے کی شکلیں کیا کیا ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی مدد اور نصرت پھیلانے کی بنیادی دو شکلیں ہیں:

(1) اشاعتِ دین (2) حفاظت اور دفاعِ دین

(1) اشاعتِ دین کی شکلیں

1) دعوت و تبلیغ

1. عملی دعوت: مسلمان دین کے احکام و اخلاق کے مطابق زندگی گزاریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں تو ان کی یہی بات بہت سے کافروں کے لیے اسلام میں رغبت کا باعث ہوگی۔

2. رفاہی کام: سماجی سرگرمیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا اہم حصہ ہے۔ دعوت دین کو مؤثر بنانے کا یہ ایک اہم گر ہے۔ اس قسم کی سرگرمیوں کی شکلیں قائم کی جاسکتی ہیں۔

3. قولی دعوت: علاوہ ازیں وہ اگر کافروں کو اسلام کی دعوت دیں اور دین کی بنیادی اور موٹی موٹی باتیں بتائیں اور دین اسلام کی حقانیت کے کھلے کھلے دلائل سمجھائیں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔

4. عوامی دعوت: اگر علماء ہوں یا علماء تو بہت ہوں لیکن ان کی جانب سے دعوت کے کام میں کوتاہی ہو رہی ہو تو فکرمند علماء دعوت کے کام میں مسلمان عوام سے کام لے سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کام لینے والے علماء ہوں اور وہ جن سے کام لیں ان کی ضروری تعلیم و تربیت کریں اور ان کو اس بات کا پابند کریں کہ جتنی بات انہوں نے سیکھی ہے اسی کے دائرہ میں رہ کر دعوت کا کام اور دعوت کی بات کریں اور ادھر ادھر سے لی ہوئی باتوں کو ازخود اختیار نہ کرلیں۔

کافروں کو اسلام کی دعوت دینے میں بھی مسلمان عوام کو ضروری تعلیم و تربیت کے بعد ان سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

(مسائل بہشتی زیور: 2/306)

عورتوں کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرنا، اپنی ماتحتوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کی فکر کرنا

عورتوں کے کام سے متعلق موٹی موٹی باتیں یہ ہیں:

1. عورتوں پر بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لازم ہے۔ جس کی آسان شکل یہ کہ تبلیغ میں وقت لگائیں ،مستورات کی جماعتوں کو اپنے گھر/محلہ میں لائیں ان کی نصرت کریں۔

2. دین کی نشر واشاعت میں مالی امداد کرسکتی ہیں۔

3. جن کے مرد دعوت کا کام کررہے ہوں وہ اپنی طرف سے ان کو بے فکر رکھیں اور بچوں کی دیکھ بھال بھرپور طریقے سے کریں۔

4. ہفتہ یا مہینہ میں یا کسی خاص تقریب میں جب کچھ عورتیں جمع ہوں خواہ ایک خاندان کی ہوں یا متفرق ہوں کچھ دین کی بات کرسکتی ہیں یا کوئی معتبر کتاب مثلاً فضائل اعمال یا بہشتی زیور یا تحفہ خواتین وغیرہ میں سے کچھ پڑھ کر سنا سکتی ہیں۔ یا کسی اللہ والے کا بیان رکھ سکتی ہیں۔ (مسائل بہشتی زیور: 2/309)

5. موقع محل کی مناسبت سے خود یا کسی معلمہ کا بندوبست کرکے اپنے یا کسی کے گھر، مکتب، مدرسہ میں ہمارے فہم دین شارٹ کورسز کروائیں۔ جیسے ماہ محرم الحرام میں ''فہم محرم کورس'' ماہ صفر المظفر میں ''فہم صفر کورس'' ماہِ ربیع الاول میں ''سیرت کورَز'' ماہِ رجب المرجب میں ''شب برأت'' ماہ شعبان المعظم ''فہم رمضان، فہم زکوۃ کورسز'' ماہ شوال المکرم میں ''فہم حج'' ماہ ذی الحجہ میں ''فہم قربانی''۔ سردی گرمی کی چھٹیوں میں ''سمر کیمپ''۔

6. اپنے یا محلہ کے کسی گھر میں مکتب کھول کر بچیوں، خواتین کو قرآن کریم کی تعلیم دے سکتی ہیں۔

7. کسی قریبی خواتین کے مدرسہ میں اپنی خدمات پیش کرسکتی ہیں۔

2) وعظ ونصیحت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> میں تمام اہل مدارس دینیہ کو رائے دیتا ہوں کہ مدرسہ کی طرف سے کچھ مبلغ بھی ہونے چاہئیں، یہ سنت نبویہ ہے۔ اور پڑھنا پڑھانا مقدمہ ہے اسی مقصود کا، اصل مقصود تبلیغ ہی ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت: 6/387)

3) تدریس وتعلیم

حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی پھر ارشاد فرمایا:

> یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں نہ ان کو دین سکھاتی ہیں، نہ ان کو نصیحت

کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں، اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں، اللہ کی قسم یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو نصیحت کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں، اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ (معجم کبیر للطبرانی، الترغیب: 1/122)

حضرت ابوبامہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمتِ خاصہ نازل فرماتے ہیں، فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ بلوں میں چیونٹیاں اور سمندروں میں مچھلیاں دُعاءِ خیر کرتی ہیں اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے۔ (سنن الترمذی، رقم: 2685)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب قائم کیا ہے بَابٌ: لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (جو لوگ موجود ہیں وہ غائب کو علم پہنچائیں) اس کے بعد فرمایا یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ دین کا علم سیکھانے کے لیے باقاعدہ دوسرے شہروں کا سفر بھی کیا کرتے تھے۔ جیسے رعل اور ذکوان میں 70 قراء شہید کردیئے گئے۔ (بخاری، رقم: 4086)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اگر تم اس پر تلوار رکھ دو (اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا) اور مجھے گمان ہو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ایک کلمہ سنا ہے، گردن کٹنے سے پہلے بیان کرسکوں گا تو یقینا میں اسے بیان کر ہی دوں گا۔

(بخاری، العلم، بَابٌ: العِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ)

حضرت ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس کے پاس کچھ علم ہو اسے یہ جائز نہیں کہ دوسرے کام میں لگ کر علم کو چھوڑ دے اور اپنے آپ کو ضائع کردے۔ (بخاری، العلم، رفع العلم وظہور الجہل)

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن حزم رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا:

تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جتنی بھی حدیثیں ہوں، ان پر نظر کرو اور نہیں لکھ لو، کیونکہ مجھے علم دین کے مٹنے کا اندیشہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو اور لوگوں کو چاہیے کہ علم پھیلائیں اور ایک جگہ جم کر بیٹھیں تاکہ جاہل بھی جان لے اور علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔ (بخاری، العلم، کیف یقبض العلم)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ (آدمی کا

اپنی باندی (ماتحتوں) اور اپنے گھر والوں کو علم سیکھانا)، اسی طرح احادیث میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سلسلہ تعلیم کو کسی خاص مقام یا جگہ میں محصور نہ کر رکھا تھا کہ اس کے علاوہ کسی اور مقام پر تعلیم نہ دیں بلکہ جہاں بھی موقع میسر آتا آپ ﷺ تعلیم دیتے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے سلسلہ تعلیم کو کسی مخصوص وقت میں محدود نہ کیا تھا کہ اس کے علاوہ دیگر اوقات میں لوگوں کو اپنے فیض سے محروم رکھتے ہوں بلکہ آپ ﷺ کو جب بھی مناسب موقع میسر آتا تعلیم دیتے حتی کہ رات اور رات کی کوئی گھڑی یا ساعت بھی اس کی راہ میں رکاوٹ نہ تھی سیرت طیبہ میں اس بارے میں متعدد شواہد موجود ہیں۔

نیز حضور ﷺ نے اپنی تعلیم کو کسی مخصوص طبقے یا کسی جماعت میں محصور نہیں فرمایا تھا آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ آپ کی تعلیم سے ہر شخص ہر طبقہ فائدہ اٹھائے۔

حضور ﷺ صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام اپنی اولاد کو دین کا علم اس اہتمام سے سیکھایا کرتے تھے جس اہتمام سے آج کل دنیاوی تعلیم سیکھائی جاتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں:

> رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سیکھاتے تھے جیسے لکھنا سکھاتے تھے:
>
> اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
>
> اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔ (بخاری، رقم:6390)

اس کے بعد سعد بن ابی وقاص اپنے بچوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے۔ (بخاری، رقم:2822)

4) تصنیف وتالیف

اگر اللہ تعالیٰ نے لکھنے اور تصنیف وتالیف کا ملکہ دیا ہے تو موجودہ دور کی نفسیات کو سامنے رکھ کر لوگوں کی ضروریات کو دیکھ کر اس کے حوالے سے کتابیں لکھیں۔ اگر لکھنے کا ملکہ نہیں ہے تو جن جید اور قابل اعتماد علماء نے امت کی اصلاح اور مسائل کے حل کے لیے کتابیں لکھیں ہیں ان کو لوگوں میں تقسیم کریں۔ ان سے لوگوں کو متعارف کرائیں۔

(2) حفاظت اور دفاعِ دین

1) جہاد فی سبیل اللہ

2) اسلام کی برتری ثابت کرنا

تمام ادیان کے مقابلے میں اسلام کی فوقیت اور برتری کی ذہن سازی کرنا، اہل باطل (جدت پسند، ملحد، زندیق، اہل بدعت، مستشرقین، کفار، یہود ونصاریٰ) کے اسلام کے خلاف پھیلانے جانے والے پروپیگنڈہ، شکوک وشبہات کا جواب دینا، اپنوں کی دینی ذہن سازی کرنا۔

3) سیاست

جو اہل حق علماء اسلامی سیاست کے ذریعہ سے دین کی خدمت اور دین کا دفاع کررہے ہیں ان کا دست وبازو بن جائیں۔

❑ طریقہ کار

مدد اور نصرت کی درج بالا شکلوں پر عمل پیرا ہونے کے چار طریقے ہیں:

(1) ان کاموں میں یا ان میں سے کسی ایک میں براہ راست خود لگنا، اپنی جان، مال، وقت، صلاحیتیں اور اپنے تعلقات استعمال کرنا۔

(2) کام کرنے والوں کا معاون، مددگار بننا جس طرح بھی ممکن ہو ان کی نصرت اور مدد کرنا۔

(3) کام کرنے والوں سے محبت کرنا، ان کے لیے دل میں خیرخواہانہ جذبہ رکھنا، کمزوریاں برداشت کرنا، حوصلہ افزائی کرنا، دعائیں کرنا، اچھے مشورے دینا۔

(4) کم ازکم کام کرنے والوں سے بغض، نفرت، عداوت ودشمنی نہ کرنا، مقابلہ، حوصلہ شکنی نہ کرنا، کام کی نفی نہ کرنا رکاوٹیں پیدا نہ کرنا۔

باب:4

آپ کی پریشانیاں اوراُن کا یقینی حل

- قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اورآفتوں کے نازل ہونے کے 25 حقیقی اسباب
- قرآن وحدیث کی رشنی میں بلاؤں،آفتوں سے بچنے کے 8 مستند طریقے

قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے 25 حقیقی اسباب

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے حقیقی اسباب کیا ہیں؟

جواب: قرآن وحدیث میں بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے یہ اسباب بیان کیے گئے ہیں:

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خیانت/فرد کی ہو/مشترک اموال یا قومی اثاثے کی:

(1) جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے۔

(2) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کی بجائے خود استعمال کر لیا جائے۔

عبادات میں حیلے بہانے کرنا اور بوجھ سمجھنا:

(3) زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کی بجائے ناگواری سے دی جائے۔

(4) علم، دین کے لیے نہیں بلکہ دنیا کے لیے حاصل کیا جانے لگے۔

قطع رحمی قطع تعلق، رشتوں کا خیال نہ کرنا خاص طور سے ماں باپ پر ظلم:

(6,5) آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔

(8,7) دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے۔

شعائر کی توہین:

(9) مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچانے لگے۔

عہدے منصب میں دینداری کو نظر انداز کرنا:

(10) قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے۔

(11) قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے۔

(12) آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا جانے لگے۔

بے حیائی، فحاشی، عریانی، جنسی بے راہ روی:

(13) گانے والی عورتوں اور ساز و باجے کا رواج ہو جائے۔

(14) شراب کھلے عام پی جانے لگے۔

دینی فہم میں عجب، بڑوں پر اعتماد نہ کرنا:

(15) اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں

اس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہیے اور ایسے ہی مسلسل آفات اور بلاؤں کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگا ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔ (ترمذی، الفتن، ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، رقم: 2211، مجالس الابرار: مجلس 41)

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

مال غنیمت میں خیانت کرنا:

(16) جب کسی قوم میں مال غنیمت کے اندر خیانت کھلم کھلا ہونے لگے تو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے۔

زنا کا عام ہونا:

(17) جب کسی قوم میں زنا عام طور سے ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنا:

(18) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو اس کا رزق اٹھا لیا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

فیصلوں میں ناانصافیاں:

(19) جب کوئی قوم فیصلے کرنے میں ناانصافی کرتی ہے تو ان میں خونریزی پھیل جاتی ہے۔

بدعہدی:

(20) جب کوئی قوم عہد توڑنے لگے تو اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ (مؤطا امام مالک، رقم: 476)

- حضرت عمروؓ بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

زنا کی کثرت:

(21) جس قوم میں زنا کی کثرت ہو جاتی ہے اس کو قحط اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

رشوت:

(22) جس قوم میں رشوت کی وبا عام ہو جاتی ہے اس پر رعب (وخوف) مسلط کر دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ: کتاب الحدود: 28، مظاہر حق: 3/595، مسند احمد)

● حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سود

(23) جس نے بھی مال سے سود بڑھایا، اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کا مال گھٹ جائے گا۔ (ابن ماجہ، تجارات، تغلیظ فی الربا، رقم: 2279)

نہی عن المنکر چھوڑنا:

(24) لوگوں کو گناہوں اور نافرمانی سے نہ روکنا بھی بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کا سبب ہے۔ (مجالس الابرار، مجلس 43)

چنانچہ بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۔ (اعراف: 164-65)

اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں، اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لیے نصیحت کر رہے ہیں تا کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا، ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آ جائیں (ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بُرے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا۔

اسی طرح سورۂ ہود میں ہے:

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۔ (ھود: 116-17)

جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچا لیا تھا (یعنی پچھلی

امتوں کی ہلاکت کے جو قصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچا لیے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جس کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلاوجہ) تباہ و برباد کر دیں۔

اسی طرح سورۂ انفال میں ہے:

وَاتَّقُوا فِتۡنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمۡ خَاصَّةً وَاعۡلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الۡعِقَابِ ۔ (انفال:25)

اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا، اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

(معجم الکبیر:2383، ابوداؤد:3775، ابن ماجہ، الفتن، الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، رقم:4005)

گناہوں سے نہ بچنا

(25) گناہوں سے نہ بچنے، گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ نہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں پھر باہمی اختلاف، نفرتوں، عداوتوں کا عذاب مسلط کر دیتے ہیں۔ (أحسن الفتاویٰ:1/21)

قرآن کریم میں ہے:

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعۡضَ الظَّالِمِينَ بَعۡضًا بِمَا كَانُوا يَكۡسِبُونَ. (انعام:129)

اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جن دو لوگوں میں باہم اللہ کے لیے محبت ہو تو ان میں جدائی اور تفریق صرف اس گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے جو ان میں سے کسی ایک سے سرزد ہو گیا ہو۔ (الادب المفرد للامام البخاری، رقم:401)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمر کو نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی اور تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدلتی ہے اور آدمی گناہوں کے ارتکاب کے سبب رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، مقدمۃ، القدر، رقم:90)

قرآن وحدیث کی رشنی میں بلاؤں، آفتوں سے بچنے کے 8 مستند طریقے

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں مصیبتوں اور بلاؤں کے واضح اسباب سامنے آگئے اب قرآن وحدیث کی روشنی میں بلاؤں اور آفتوں، مصائب اور پریشانیوں کے دور کرنے کے اسباب بھی بتادیجیے۔

جواب: قرآن وحدیث میں بلاؤں اور آفتوں کے دور کرنے کے یہ اسباب بیان کیے گئے ہیں:

(1) استغفار، توبہ

- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امانیں مجھ پر نازل فرمائیں (سورۃ الانفال میں ارشاد فرمایا گیا) **وما کان اللہ لیعذبھم**...الایۃ (یعنی اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ (1) آپ ان کے درمیان موجود ہوں اور ان پر عذاب نازل کردے، اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا جبکہ (2) وہ استغفار کرتے ہوں گے اور معافی ومغفرت مانگتے ہوں گے۔

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پھر جب میں گزر جاؤں گا تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار کو (بطورِ امان) چھوڑ جاؤں گا۔

(ترمذی، تفسیر القرآن، سورۃ الانفال، رقم: 3082، معارف الحدیث: 5/218)

- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادیتے ہیں، ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ابوداؤد، الوتر، فی الاستغفار، رقم: 1518، مجالس الابرار: مجلس 41)

(2) تقویٰ، پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا

قرآن کریم میں ہے:

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ۔(طلاق: 3،2)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔

(3) صدقہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صبح سویرے صدقہ نکالا کرو کیونکہ بلائیں اس سے آگے قدم نہیں بڑھا سکتیں۔ (طبرانی فی الاوسط، مجالس الابرار: مجلس 41)

(4) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کی کثرت کرنا

- حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ا کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

جو شخص لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی واخروی) غم ہے۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

- حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کر دیا گیا۔ نبی کریم ا نے ارشاد فرمایا ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کثرت سے پڑھیں، یہ رسول اللہ ا کی طرف سے پیغام ہے۔

چنانچہ قاصد نے آ کر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہو کر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف آ گیا، ان کی ماں نے کہا کہ ہائے! عوف (کیسے آ سکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا ہوا مصیبت میں گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ ہنکا کر لانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ ا نے ان کو ارشاد فرمایا ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاؤ۔ (آدم بن ابی ایاس، مجالس الابرار: مجلس 41)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو مختلف پریشانیوں میں مختلف اعمال ارشاد فرمائے ہیں تاکہ اُمت کے لیے اعمال کے ذریعے اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے اور اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کا راستہ کھلے بلکہ اُخروی ہمیشہ کی ضرورتیں پورا

ہونے اور وہاں کے ہمیشہ رہنے والے مصائب سے بھی چھٹکارا ملنے کی صورت بنے اور یہ وہ خصوصی راستہ ہے جو عام اسباب سے ہٹ کر ہے، اس راستے میں جس درجہ اعمال سے ضرورتوں کے پورا ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کا ارشاد خداوندی اور ارشاد نبوی ا کی بنیاد پر یقین بڑھتا جاتا ہے اسی درجہ دنیا وآخرت کے کاموں کے بننے کے راستے اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلتے چلے جاتے ہیں، یہ راستہ عمومی طور پر آج اُمت میں مفقود ہو چکا ہے، اس لیے عام طور پر سمجھ میں نہیں آتا جبکہ سینکڑوں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی نصوص اور سینکڑوں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کے واقعات موجود ہیں، بس یقین کر کے عملاً مشق کی ضرورت ہے۔

(5) آیتِ کریمہ کا کثرت سے ورد کرنا

- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذُوالنُّون (اللہ کے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام) جب سمندر کی ایک مچھلی کا لقمہ بن کر اس کے پیٹ میں پہنچ گئے تھے تو اس وقت اللہ کے حضور میں ان کی دعا اور پکار یہ تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

میرے مولیٰ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جس سے رحم وکرم کی درخواست اور مدد کی التجا کروں تو پاک اور مقدس ہے، تیری طرف سے کوئی ظلم وزیادتی نہیں میں ہی ظالم اور گناہ گار ہوں۔

جو مسلمان بندہ اپنے کسی معاملہ اور مشکل میں اللہ تعالیٰ سے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرمائے گا۔

(ترمذی، الدعوات، فی دعوۃ ذی النون، رقم:3505، مسند احمد، سنن نسائی، معارف الحدیث:5/153، مجالس الابرار مجلس:41)

(6) درود شریف کی کثرت کرنا

- حضرت اُبی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لیے) اٹھتے اور فرماتے:

لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ پہنچی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت آ گیا) موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے، موت اپنی تمام ہولنا کیوں کے ساتھ آ گئی ہے، اس پر ابی بن کعب ؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تمہارا دل چاہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کر لو کہ تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ آدھا کر لوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

(ترمذی، صفۃ القیامۃ، الترغیب فی ذکر اللہ، رقم: 2457، مجالس الابرار: مجلس 41)

(7) دعاؤں کا اہتمام کرنا

خاص طور سے اچھے حالات میں دعا کرنا تاکہ برے حالات میں دعا جلد قبول ہو

(1) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہوچکے ہوں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کیا کرو۔

(ترمذی، الدعوات، من فتح لہ منکم باب الدعاء، رقم: 3548، معارف الحدیث 5/94، مجالس الابرار: مجلس 41، مظاہر حق: 2/45)

(2) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔

(ابو یعلیٰ فی مسندہ: معارف الحدیث: 5/94)

(3) حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تقدیر یعنی (ناپسندیدہ چیز) کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔

(ترمذی، القدر، ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء، رقم: 2139، مظاہر حق: 2/456)

(4) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیے کہ عافیت اور خوشحالی کے زمانے میں دعا زیادہ کیا کرے۔

(ترمذی، الدعوات، ماجاء أن دعوۃ المسلم مستجابۃ، رقم: 3382، معارف الحدیث: 5/96)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مصائب، پریشانیوں اور آفتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ان مصیبتوں سے اللہ کی پناہ مانگیں خود حضور ﷺ نبوت، رسالت بلکہ مقام محمود پر فائز ہونے کے باوجود قضا وقدر کے فیصلوں سے کتنے لرزاں و ترساں رہتے تھے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ کا کتنا محتاج سمجھتے تھے۔ اس کا اندازہ حضورا کی استعاذہ کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے

جن میں دنیا و آخرت کا کوئی شر کوئی فساد، کوئی فتنہ، کوئی بلا اور آفت ایسی نہیں جس سے حضور نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو۔ ہمیں بھی چاہیے کہ "اَعُوْذُ" سے جو دعائیں شروع ہوتی ہیں ان کا اور "مُعَوَّذَتَیْن"(سورہ فلق، سورہ ناس) کا اور صبح وشام کی مسنون حفاظتی دعاؤں کا خصوصی اہتمام کریں۔ (معارف الحدیث: 187/5، 191 بتغیر)

- شدت غم وفکر کے وقت ان دعاؤں کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

(1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت غم وفکر کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ اور بُردبار ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے عرشِ عظیم کا، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا، پروردگار ہے عرشِ کریم کا۔

(بخاری، الدعوات، الدعاء عند الکرب، رقم: 6345، مسلم، الذکر والدعاء، دعاء الکرب، رقم: 6921، مظاہر حق: 576/2)

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غم زدہ کی دعا جس کو پڑھنے سے غم جاتا رہے، یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں پس مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر (کیونکہ وہ میرا بڑا دشمن ہے اور عاجز ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ حاجت روائی کر سکے) اور میرے سارے کاموں کو درست کردے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ (ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح، رقم: 5090، مظاہر حق 589، مجالس الابرار: مجلس 41)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب کوئی بھاری اور بہت مشکل معاملہ پیش آجائے تو کہو:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے) (ابن مردویہ، معارف الحدیث: 153/5)

(4) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ (کسی سخت مشکل اور پریشانی میں مبتلا ہو اور) اللہ کے حضور میں عرض کرے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ

اے میرے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! میری مہمات ومشکلات حل کرنے کے لیے تو کافی ہو جا اور حل کر دے جس طرح تو چاہے اور جہاں سے تو چاہے۔

تو اللہ اس کی مشکل کو حل کر کے پریشانی سے اس کو نجات عطا فرما دے گا۔

(مکارم الاخلاق للخرائطی، معارف الحدیث: 5/153)

(5) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے علی رضی اللہ عنہ! جب تمہیں کسی بڑی پریشانی اور مصیبت کا سامنا ہو تو اللہ سے اس طرح دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَاتَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِكَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَاغْفِرْ لِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِيْ رَبِّ كَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَامَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَايَنْقَضِيْ اَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِيْنَ۔

اے اللہ! اپنی اس آنکھ سے میری نگہبانی فرما جو کبھی نیند اور اونگھ سے آشنا نہیں ہوتی اور مجھے اپنی اس حفاظت میں لے لیے جس کے قریب جانے کا بھی کوئی ارادہ نہیں کر سکتا اور مجھ مسکین و گناہگار بندے پر تجھے جو قدرت اور دسترس حاصل ہے اس کے صدقہ میں تو میرے گناہ معاف فرما دے کہ میں ہلاکت و بربادی سے بچ جاؤں تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے۔ اے میرے مالک و پروردگار! تو نے مجھے کتنی ہی ایسی نعمتوں سے نوازا جن کا شکر مجھ سے بہت ہی کم ادا ہو سکا اور کتنی ہی آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا اور ان آزمائشوں کے وقت مجھ سے صبر میں بڑی کمی اور کوتاہی ہوئی۔ پس اے میرے وہ کریم رب جس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں میں نے کوتاہی کی تو اس نے مجھے نعمتوں سے محروم کرنے کا فیصلہ نہیں کیا (بلکہ میری اس کوتاہی کے باوجود اپنی نعمتیں مجھ پر انڈیلتا رہا) اور آزمائشوں میں صبر سے میرے قاصر رہنے کے باوجود اس نے مجھے اپنی نگاہِ کرم سے نہیں گرایا (بلکہ میری بے صبری کے باوجود مجھ پر کرم فرماتا رہا) اور اے میرے وہ کریم رب جس نے مجھے معصیتیں کرتے ہوئے خود دیکھا مگر اپنی مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہیں کیا (بلکہ مجھ گناہگار کی پردہ داری فرمائی) اے ہمیشہ اور تا ابد احسان و کرم فرمانے والے اور بے شمار و بے حساب نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار! میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ اپنے بندے اور پیغمبر حضرت محمد پر اور ان کے خاص متعلقین پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ خداوندا! میں تیرے ہی زور پر اور تیرے ہی بھروسہ پر مقابلہ میں آتا ہوں دشمنوں اور جباروں کے۔

(مسند فردوس دیلمی، جامع الاحادیث: 23/319 معارف الحدیث: 153-154/5)

(8) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا

قرآن کریم میں ہے:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۔(نساء:147)

اگر تم شکر گزار بنو اور (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر آخر کیا کرے گا؟ اللہ بڑا قدر دان ہے، اور سب کے حالات کا پوری طرح علم رکھتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

جب تک بندہ نعمتوں پر شکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے مواقع دیتے رہتے ہیں جب بندہ ناشکری کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ نعمت کو عذاب سے بدل دیتے ہیں اسی لیے اللہ والے شکر کو حافظ کہتے ہیں یعنی نعمتوں کا محافظ۔(نضرۃ النعیم: شکر)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب ______________ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے
آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مدد گار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کورس کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/ اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ❑ بہتر ہے ❑ اعلیٰ ہے ❑

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ❑ مناسب ہے ❑ مہنگی ہے ❑

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ❑ نہیں ❑ کبھی کبھی ❑

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمایئے:

03312607204-2607207-0331

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہمِ ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہمِ محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبِ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی ﷺ
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جہاں تک میں اس مجموعے کو دیکھ سکا ہوں میرے خیال میں اس کورس کے مضامین کا انتخاب اور تفہیم وتعلیم کا اسلوب نہایت ہی عمدہ، سلیس، پُر مغز، جامع، دلکش اور تعلیمی نفسیات سے ہم آہنگ ہے، میری رائے میں یہ کورس ایسا مرتب اور مفید ہے کہ اگر ہر مسجد میں تعلیمِ بالغاں کے لیے نصاب کے طور پر رکھا جائے تو امید ہے کہ ایک نوجوان بلکہ مسلمان دین کی بنیادی ضروری معلومات سے آراستہ ہو جائے گا اور اسے اپنی عملی زندگی کو بہت مختصر وقت میں شریعت کے مطابق ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

حضرت مولانا مفتی منیر احمد صاحب مدظلہٗ نے فہم دین کورس انتہائی جان فشانی سے بڑے سہل انداز میں مرتب کیا ہے، جس سے عصری اداروں میں زیرِ تعلیم طلباء کی اسلامی، ذہنی، فکری، نظریاتی تربیت ہوگی۔ ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی پاکیزہ اخلاق اور علوم نبوت کی طرف رغبت وشوق بھی حاصل ہوگا۔

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مفتی عبدالمنان صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

موصوف نے اور بھی قابل قدر مختصر کورسز مثلاً فہم دین کورس، فہم قربانی کورس وغیرہ مرتب فرمائے ہیں، مولانا کا اسلوب تحریر بہت آسان اور عام فہم ہے........ یہ کورس لوگوں میں بہت مقبول ہیں، جن سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے مزید یہ کہ ائمہ وخطباء حضرات اپنے علاقوں میں حسبِ موقع دینی تعلیم اور تربیت کے لیے ان قابل قدر اور مختصر کورسز کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں۔